1518

عملی جغرافیہ ہند و دنیا





1518

چندر کیش

سلسلہ نمبر ۲

عملی جغرافیہ ہند و دُنیا

(با تصویر)

پانچویں جماعت کے واسطے

منظور کردہ جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب
بطور ٹیکسٹ بک سرکلر نمبر ۵۲۵۳ مؤرخہ ۱۳ مارچ ۱۹۳۴ء

سنہ ۱۹۳۷ء

میسرز عطر چند کپور اینڈ سنز پبلشرز انارکلی لاہور
نے
اپنے مطبع کپور آرٹ پرنٹنگ ورکس لاہور میں باہتمام لالہ گوراندتا کپور مینیجر چھپوایا

بار چہارم

قیمت ۱۱ر

دیباچہ

یہ کتاب عملی جغرافیہ کے سلسلے کا دوسرا نمبر ہے۔ جس کے تیار کرنے میں عملی جغرافیہ پنجاب کی مانند قدرتی اصولوں اور انسانی ضروریات کے پہلو کو خاص طور پر مدِّ نظر رکھا گیا ہے۔ اور اپنے وطن ہندوستان کی پیداوار۔ جنگلات۔ ذرائع دولت اور دیگر جغرافیائی کیفیت کو باشندوں کی خوراک۔ لباس۔ گھر اور انسانی تمدن اور معاشرت سے گہرا تعلق دلا کر جغرافیہ کو اصلی معنوں میں پیش کیا ؛

ہر ایک سبق کے خاتمہ پر ایسی عملی مثالیں دی گئی ہیں۔ جو طلبہ کی آئندہ زندگی میں کار آمد ثابت ہو سکتی ہیں۔ اور جن کے حل کرنے سے دماغی نشو و نما میں ترقی ہو سکتی ہے۔ امید واثق ہے۔ کہ جس طرح ٹیکسٹ بک کمیٹی اور ماہرین تعلیم نے عملی جغرافیہ پنجاب کو داخل درس فرما کر قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اس کتاب کو بھی شرفِ قبولیت بخش کر مصنّفین کی حوصلہ افزائی کرینگے ؛

لاہور
۱۵ اگست ۱۹۳۲ء

مصنّفین

رائے صاحب لالہ رام جوایا کپور مالکِ فرم میسرز عطر چند کپور اینڈ سنز لاہور نے شائع کیا

فہرستِ مضامین

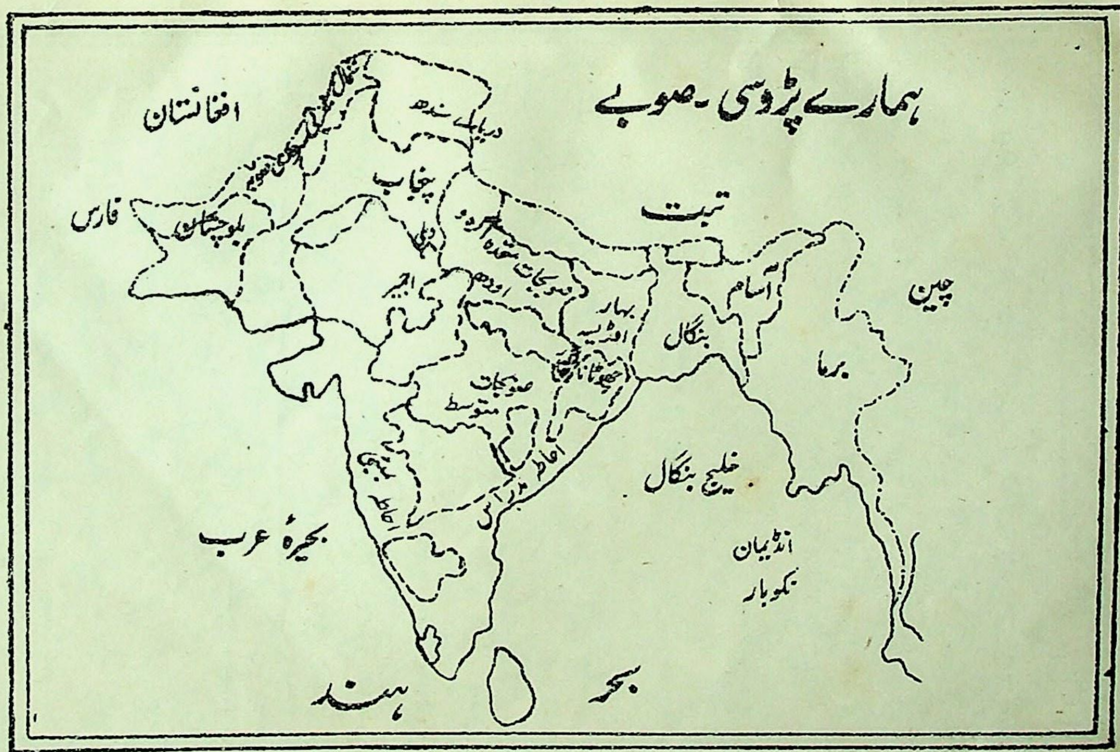
وطن

پچھلی جماعت میں [illegible] پڑھ چکے ہو - کہ پنجاب ہمارا وطن ہے - اور اس کے شمال میں کوہ ہمالیہ ریاست کشمیر - مغرب میں افغانستان اور بلوچستان جنوب میں سندھ اور راجپوتانہ - اور مشرق میں دہلی کا صوبہ واقع ہے - ان علاقوں کے باشندے کشمیری - پٹھان - بلوچ - سندھی - راجپوت - اور ہندوستانی کہلاتے ہیں ۔ اگر ان صوبوں کے کچھ مسلمان شہر مکہ میں جہاں ان کے پیغمبر حضرت محمدؐ صاحب پیدا ہوئے تھے - حج کرنے کے لئے جائیں - اور وہاں کوئی آدمی ان سے دریافت کر بیٹھے - کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو ؟ تو جواب میں نہ تو وہ اپنے شہر کا نام لینگے اور نہ اپنے صوبے کا - کیونکہ پوچھنے والا ان کے صوبے کا نام تک نہیں جانتا - اس لئے وہ یہی کہیں گے - کہ ہم

نمبر صفحہ
۱۱۷
۱۱۹
۱۳۷
۱۴۳
۱۷۳
۱۷۷
۱۹۰
۱۹۰
۲۰۴
۲۲۱
۲۲۸
۲۳۴
۲۳۷
۲۳۹

ہندوستان کے رہنے والے ہیں۔ اسی طرح کلکتہ کا
ایک طالب علم ولایت میں پڑھنے اور کراچی کا ایک
بیوپاری کپڑا خریدنے کے لئے جاتا ہے اگر وہاں ان
سے پوچھا جائے۔ کہ تمہارے گھر کہاں ہیں۔ تو دونو
جواب دینگے۔ کہ ہم تو ہندوستان کے رہنے والے
ہیں ÷ پس اوپر کے بیان سے ظاہر ہُوا - کہ کوئی
شخص خواہ وہ ہندوستان کے کسی شہر یا صوبہ میں
سکونت رکھتا ہو۔ اس کا وطن ہندوستان ہی ہے
اور ہم اسے پنجابی - بنگالی - سندھی وغیرہ کی بجائے
ہندوستانی کہیں گے - حتیٰ کہ وہ انگریز بھی جو
ہندوستان میں آباد ہیں ہندوستانی انگریز یعنی اینگلو
انڈین کہلاتے ہیں۔ مگر ہمارے وطن کا نام ہندوستان
کیوں پڑ گیا؟ سامنے کے نقشہ میں دیکھو۔ ہندوستان
کے شمال مغرب کی طرف ایک بڑا دریا سندھ
بہتا ہے۔ پُرانے زمانہ میں اسے سندھو کہتے تھے۔
جب ملک ایران کے بیوپاریوں نے اس ملک کے
ساتھ تجارت شروع کی۔ تو انہوں نے اس دریا کو
ہندو کے نام سے پکارا - اور یہاں کے لوگوں کو
بھی ہندو کہنا شروع کیا - اس وقت سے اس ملک
کا نام ہندوستان یعنی ہندو کے رہنے کی جگہ مشہور
ہو گیا ہے۔ اور ابھی تک اسی نام سے پکارا جاتا

۳



همارے پڑوسی صوبے
افغانستان
فارس
بلوچستان
پنجاب
اجمیر
تبت
آسام
چین
بہار
اڑیسہ
بنگال
برما
صوبجات
متوسط
خلیج بنگال
بحیرۂ عرب
انڈمیان
نکوبار
بحر
ہند

ہے ۔

خُدا نے اس مُلک کو بہت خوبصورت اور دولتمند بنایا ہے - دُنیا کی تمام نعمتیں اسے میسّر ہیں - اسی لئے اس کو دشمنوں سے بچانے کے لئے اس کے شمال میں کوہ ہمالیہ کی بلند اور لمبی دیوار بنا دی ہے - جس کو عبور کرنا نہایت ہی کٹھن کام ہے - مغرب میں سلیمان اور کرتھار کے پہاڑوں کیساتھ ساتھ ایک بڑا صحرا پھیلا دیا ہے - اور جنوب مشرق جنوب اور جنوب مغرب میں بڑے بڑے سمندر بنا دئے ہیں ۔

نقشہ کو دیکھ کر بتاؤ - کہ ہندوستان میں کتنے صوبے ہیں - اور تمہارا صوبہ کس طرف واقع ہے ؟

سوالات

۱ - ہمارے وطن کا کیا نام ہے ؟ اور اس کا یہ نام کیوں پڑا ؟

۲ - وہ کونسا دریا ہے جو صوبہ دہلی کو پنجاب سے جُدا کرتا ہے ؟

۳ - اپنا گاؤں یا شہر نقشے پر دکھاؤ - اگر وہ نقشے پر لکھا ہُوا نہیں - تو کہاں ہونا چاہیئے ؟

۴ - خدا نے ہندوستان کو دشمنوں سے کس طرح محفوظ رکھا ہے ؟

پڑوسی

۲- ہمارے ہمسائے

گرمی کے موسم میں امیر لوگ میدانوں کی گرمی سے بچنے کے لئے شملہ - سری نگر - دارجلنگ - جیسے شہروں میں چلے جاتے ہیں - اس موسم میں ان شہروں میں خاص رونق ہوتی ہے - دیس بدیس کے بیوپاری آ جاتے ہیں - جن کی شکل صورت - رنگ ڈھنگ - لباس اور زبان میں بہت فرق ہے - یہ لوگ اپنے اپنے ملکوں کی پیداوار پہاڑی بکروں اور سرا گائے پر لاد کر لاتے ہیں - پہاڑی راستے بڑے کڈھب اور ناہموار ہیں - بلند پہاڑوں پر چڑھنا پڑتا ہے - نہ کوئی سڑک ہے - اور نہ ریل - ہمالیہ کے برفانی درے - سردیوں میں برف ستاتی ہے - نہ پینے کو پانی ملتا ہے - نہ جلانے کے لئے ایندھن - اسی لئے بڑے گندے اور غلیظ ہیں - کئی کئی دن نہائے بغیر گذر جاتے ہیں - شملہ اور سری نگر جیسی سرد جگہ میں بھی ان کو گرمی محسوس ہوتی ہے - اوہو یہ تبت کے لوگ ہیں - جو دُنیا کی سب سے اونچی سطح مرتفع پر رہتے ہیں - یہ لوگ ہمارے ملک میں نرم نرم پشم - سہاگہ - چرس لاتے ہیں - اور یہاں سے چاول - چاء -

کھانڈ اور سوتی کپڑا لے جاتے ہیں۔ نقشہ پر دیکھ کر بتاؤ - کہ یہ ملک ہندوستان سے کس طرف ہے اور وہاں جانے کے لئے کون کون سے راستے ہیں؟

بُدھ کا روز ہے۔ پشاور کی میوہ منڈی میں لدے ہوئے اونٹوں کا قافلہ چلا آ رہا ہے۔ دیکھو تل دھرنے کے لئے جگہ نہیں رہی۔ یہ کون لوگ ہیں اور کیا چیزیں لا رہے ہیں؟ یہ پٹھان تاجر ہیں۔ جو اپنے وطن افغانستان سے تازہ اور خشک پھل۔ ہینگ زیرہ۔ پوستین۔ اون۔ چاقو اور بخارا سے غالیچے۔ سمور۔ ریشم اور بورے اونٹوں پر لاد کر لاتے ہیں۔ اور یہاں سے سوتی کپڑا۔ نیل۔ کھانڈ۔ تمباکو۔ نمک لے جاتے ہیں۔ یہ لوگ ہفتہ میں دو دن یعنی بدھ اور ہفتہ کے روز درہ خیبر کے راستے پشاور پہنچتے ہیں۔ اور جمعہ کے روز یہاں سے روانہ ہوتے ہیں۔ ان کے بعض بھائی بند قندھار کے راستے کوئٹہ اور ملتان اور غزنی کے راستے ڈیرہ اسمٰعیل خاں پہنچتے ہیں۔ اور ہمارے وطن سے تجارت کرتے ہیں۔

افغانوں اور بلوچوں کے ملک کے ساتھ ایران کی حد ملتی ہے۔ یہاں کے بیوپاری بھی اونٹوں کے ذریعے غالیچے۔ قالین۔ اون اور پھل ہمارے

وطن میں لاتے ہیں - اب سرکار نے خشکی سے ونڈآب
تک ریل کی لائن بنا دی ہے - جس سے ان
سوداگروں کو بہت فائدہ پہنچا ہے ۔

تم نے کبھی پارچہ ریشم کے کپڑے بنوائے
ہونگے - جانتے ہو کہ یہ کپڑا کہاں سے آتا ہے -
اور کون لوگ تیار کرتے ہیں ؟ ہمارے وطن کے
مشرق کی طرف ایک بڑا ملک چین ہے جہاں
شہتوت کے درخت بکثرت ہوتے ہیں - ان
درختوں کے پتوں پر ریشم کے کیڑے پالے جاتے
ہیں - اور ان سے ریشم حاصل کرکے یہ کپڑا تیار
کیا جاتا ہے - چینیوں کا رنگ پیلا - آنکھیں چھوٹی
اور دھنسی ہوئی - ناک چھوٹی اور چپٹی اور عورتوں
کے پاؤں چھوٹے ہوتے ہیں - یہ لوگ افیون بہت
کھاتے ہیں - اس لئے ہمارے وطن سے افیون
خاص کر اور پٹ سن - روئی دالیں اور آٹا جاتا
ہے ۔

ہندوستان کے جنوب مشرق - جنوب اور مغرب
کی طرف بڑے بڑے سمندر ہیں - نقشہ دیکھ کر بتاؤ
کہ ان سمندروں کے کیا نام ہیں - جنوب میں
بحر ہند پھیلا ہوا ہے - جس کی ایک شاخ خلیج
بنگال مشرق کی طرف اور دوسری بحیرہ عرب

مغرب میں ہے - ان سمندروں سے ہم کو کئی فائدے پہنچتے ہیں - کم گہرے سمندر میں مچھلیاں بہت ملتی ہیں اسی لئے ساحل کے کنارے مچھلیاں پکڑنے والوں کے گاؤں آباد ہیں - جو اکثر گھاس پھوس کی جھونپڑیوں میں رہتے ہیں - ساحل مالابار کے نزدیک بعض لوگ مچھلیوں کا شکار تیر کمان سے کرتے ہیں - سامنے کی تصویر میں دیکھو - کہ آدمی کس طرح تیر اور کمان لئے کھڑا ہے ؞

دوسرے - سمندری ہوائیں ملک میں بارش کرتی ہیں - جس سے کئی قسم کی جنسیں اور گھاسیں اگتی ہیں - اور لاکھوں آدمیوں اور مویشیوں کی روزی کا سامان بہم پہنچاتی ہیں ؞

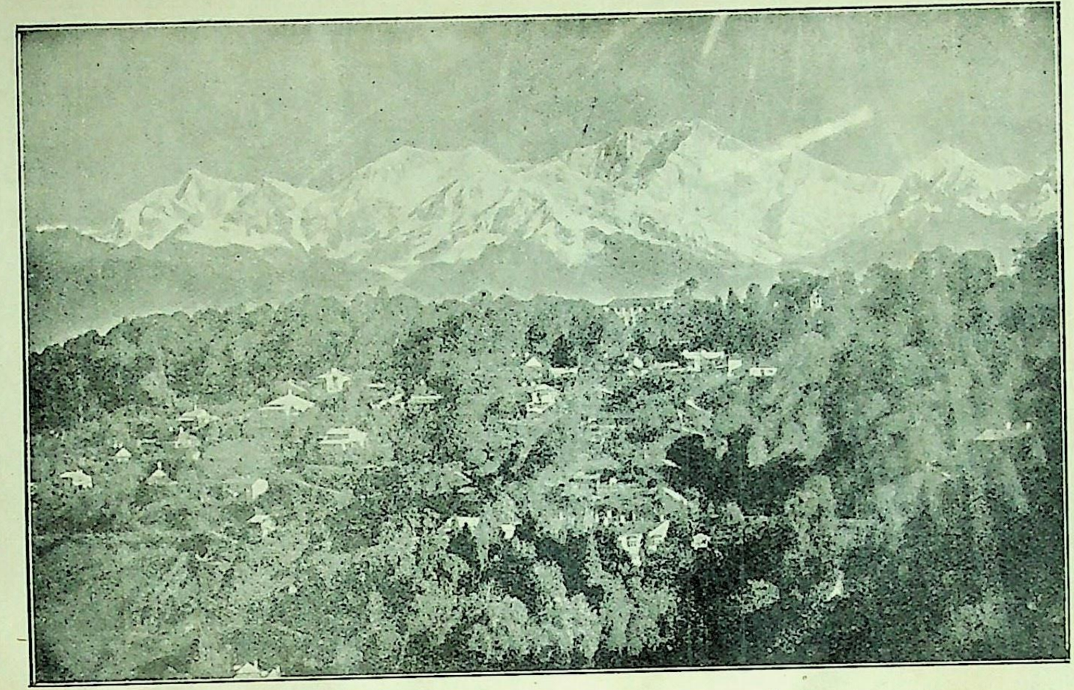
تیسرے - سمندروں میں جہاز اور تجارتی کشتیاں چلتی ہیں - جن میں ہمارے ملک کی پیداوار لدکر دوسرے ملکوں کو جاتی ہے اور وہاں سے ہماری ضروریات آتی ہیں ؞

سوالات

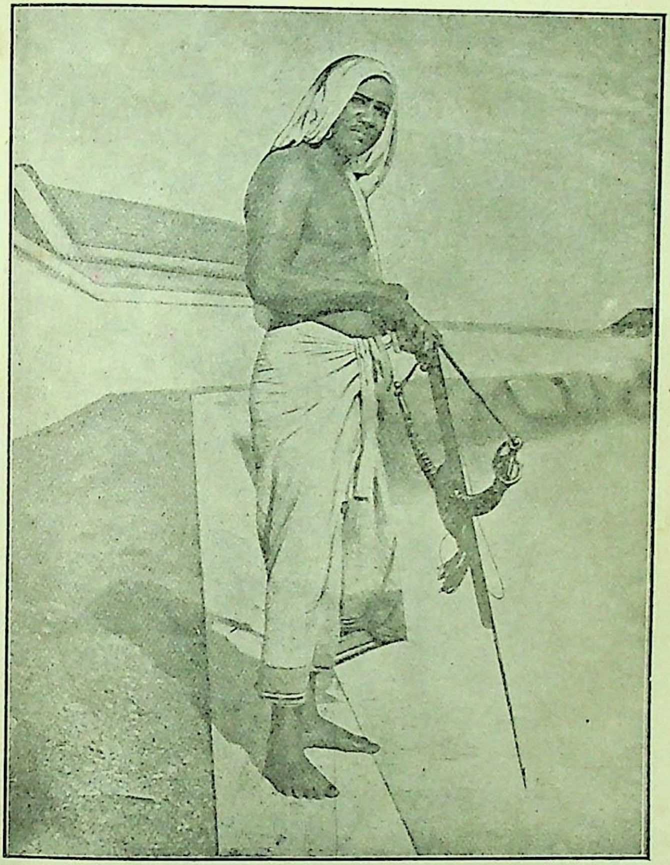
۱ - ہندوستان کا خاکہ کھینچو اور اس میں اپنے پڑوسی ملکوں کے نام درج کرو ؞

۲ - اہل تبت اور چین کے متعلق تم کیا جانتے ہو - ان کے

ہمالیہ کی بلند چوٹی کنچن چنگا کا نظارہ - نیچے دارجلنگ کا شہر بسا ہوا ہے -



ھمالیہ کی بلند چوٹی کنچن چنگا کا نظارہ - نیچے دارجیلنگ کا شہر بسا ہوا ہے -



دیکھو - ساحل مالابار پر کسطرح مچھلی کا شکار کیا جاتا ہے -

متعلق چند فقرے اپنی کاپی میں لکھو ۔
۳ - افغان تاجر ہمارے ملک میں کیا چیزیں لاتے ہیں اور یہاں سے کیا لے جاتے ہیں ؟
۴ - سمندر سے ہندوستان کو کیا کیا فائدے حاصل ہیں ؟
۵ - جو تصویر تمہارے سبق میں دی گئی ہے - اس کا مختصر حال بیان کرو ۔
۶ - درہ آب - بخارا - کابل - قندھار - سری نگر کی تجارت کن شہروں سے ہوتی ہے اور کس طرح ؟

---

۲ - ہمارے وطن کی لمبائی چوڑائی

پنجاب کی زمین تو کوئی چھ سو میل لمبی اور اور سوا پانچ سو میل چوڑی ہے - مگر ہندوستان کی زمین بہت لمبی چوڑی ہے - آؤ دیکھیں - کہ یہ ملک کتنا لمبا چوڑا ہے ۔

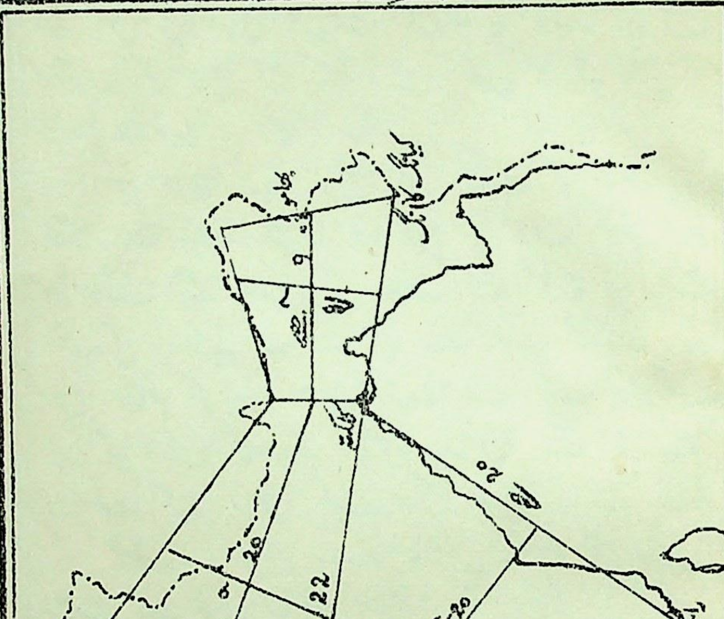
نقشہ کے کونے میں پیمانہ بنا ہوا ہے - غور سے دیکھو - ایک انچ کے دس حصے کئے ہوئے ہیں - جو ۶۰۰ میل کے برابر ہیں - اس پیمانے کے مطابق گلگت سے راس کماری تک فاصلہ

ماپیں تو دو ہزار میل سے کچھ اوپر نکلتا ہے - یہ فاصلہ ملک کی زیادہ سے زیادہ لمبائی کو ظاہر کرتا ہے ॰

چوڑائی - اسی طرح اگر بھامو سے دریاب تک فاصلہ ماپیں تو تقریباً ۲۵۰۰ میل ہوتا ہے - پس ہندوستان کی زیادہ سے زیادہ چوڑائی ۲۵۰۰ میل نکلی - بتاؤ ہندوستان پنجاب سے کتنا زیادہ لمبا چوڑا ہے ؟

اُوپر کے بیان کو دوسرے لفظوں میں یوں بیان کیا جاتا ہے - کہ اگر بھامو میں شام کے ساڑھے چھ بجے کا وقت ہو - تو ڈھاکہ میں ۶ بجے - مدراس میں ۵ بجکر ۲۰ منٹ - لاہور میں ۵ بجے اور کراچی میں شام کے ساڑھے چار بجے ہونگے ॰

رقبہ - سامنے کے نقشہ میں کراچی - کلکتہ اور راس کماری تین مقام درج ہیں - پیمانے کے ذریعے کراچی اور راس کماری - کراچی اور کلکتہ - کلکتہ اور راس کماری کو ملاؤ - بتاؤ - کس قسم کی شکل بن گئی ؟ یہ ایک تکون ہے - جس کے دو ضلع برابر ہیں اور بائیس بائیس حصوں کو ظاہر کرتے ہیں - تیسرا ضلع ۲۰ حصوں کو ظاہر کرتا ہے - اب کراچی کے مقام سے سامنے ضلع پر عمود گراؤ -



اور اس کی لمبائی دریافت کرو - یہ فاصلہ بھی بیس حصّوں کو ظاہر کرتا ہے - پس تکون کا رقبہ $\frac{20 \times 20}{2}$ = 200 مربع ٭

اسی طرح اب کراچی اور گلگت کو ملاؤ - اور کلکتہ سے ایک سیدھا خط اوپر کی طرف کھینچو - جو دارجلنگ کے مشرق کی طرف سے گذرتا ہوا ریاست سکم کی مشرقی حد تک جا ملے - اب گلگت اور اس مقام کو ملاؤ - ایسا کرنے سے ایک چوکور کھیت بن گیا - جس کا رقبہ قدمی پیمائش کے ذریعے دریافت کرو - اس کھیت کے طول والے نقاط ۲۰ حصّے اور عرض والے ۹ ہیں - دونو کی حاصل ضرب ۱۸۰ ہوئی ٭

اس چوکور شکل کے ساتھ ہی ایک اور چوکور کھیت نقشہ میں بنایا گیا ہے - اس کے نقاط وسطی دریافت کرکے طول اور عرض والے حصّے معلوم کرو - یہ حصّے ۹ اور ۷ ہیں - بتاؤ ان کی حاصل ضرب کتنی ہوئی ؟ اب مغرب کی طرف گلگت اور کراچی - کراچی اور ڈنڈہ آب اور ڈنڈہ آب اور گلگت کو ملاؤ - اور گلگت سے سامنے والے ضلع پر عمود گرا کر تکون کا رقبہ دریافت کرو - یہ رقبہ $\frac{9 \times 14}{2}$ = 63 مربع ہوگا - ان سب رقبوں کو جمع

کرنے سے معلوم ہُوا - کہ ہندوستان کے نقشہ میں (200 + 63 + 180 + 63) = 506 چھوٹے مربع بنتے ہیں - لیکن پیمانے کے مطابق ایک مربع انچ کھیت کا رقبہ $3600^{00} = 600 \times 600$ مربع میل اور ایک چھوٹا مربع (360000 ÷ 100) 3600 مربع میل کے برابر ہے - پس ان مربعوں کا رقبہ 3600 × 506 = 1821600 مربع میل نکلا - مگر جریب اور پیمانہ لے کر پورا پورا ناپ دریافت کریں تو صحیح رقبہ 18 لاکھ مربع میل آ جائے گا - جس میں سے ایک تہائی حصّہ دیسی راجاؤں اور نوابوں اور باقی سرکار انگریزی کے ماتحت ہے ٭

شکل - نقشہ کے دیکھنے سے اب تمہیں معلوم ہو گیا - کہ جنوبی حصّہ ایک تکون ہے - اور شمالی حصّہ بے ڈھنگی چوکور ہے ٭

سوالات

۱- تمہارے نقشہ میں جو پیمانہ دیا گیا ہے - اس کے مطابق مندرجہ ذیل شہروں کے درمیان فاصلہ ناپو :-
کلکتہ سے کراچی - گلگت سے کراچی - دارجلنگ سے کلکتہ
دہلی سے بمبئی ٭

۲- ہندوستان کا طول عرض کتنا ہے - اور اس کی شکل صورت

کیسی ہے ؟

۳- پنجاب اور ہندوستان کے رقبے میں کیا نسبت ہے - شکل بنا کر فرق ظاہر کرو +

۴- نقشے کا پڑھنا

تمہاری کتاب میں کئی قسم کے نقشے دئے گئے ہیں - جن میں سے بعض ملک کی بناوٹ - بعض گرمی سردی - بارش اور پیداوار اور بعض ملکی حالت کو ظاہر کرتے ہیں - مگر ان میں سے بناوٹ والا نقشہ نہایت مفید ہے - کیونکہ اس کے دیکھنے سے فوراً معلوم ہو جاتا ہے - کہ ملک کا کونسا حِصّہ اونچا اور کونسا نیچا ہے - دریاؤں کا ڈھلان عموماً کس طرف ہے - اور وہ ملک کے لئے کیسے مفید ثابت ہو سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ +

سامنے کے صفحہ پر رنگین نقشہ بنا ہُوا ہے - جس میں تین مختلف رنگ دکھائے گئے ہیں - سبز رنگ میدانی حصے کو ظاہر کرتا ہے - بتاؤ میدانی علاقہ زیادہ سے زیادہ کتنا اونچا ہوتا ہے ؟ زرد ایسی زمین کو ظاہر کرتا ہے جو میدان کی نسبت

بہت اونچی ہوتی ہے اور اوپر جاکر میز کی سطح کی مانند چوڑی ہوتی ہے۔ اس قسم کی زمین سطح سمندر سے بتدریج بلند ہوتی جاتی ہے اور تین ہزار فٹ کی بلندی تک پہنچ جاتی ہے۔ ایسی زمین کو جغرافیہ کی اصطلاح میں سطح مرتفع یعنی بلند ہموار زمین کہتے ہیں۔ تیسرا بادامی رنگ بلند پہاڑوں کو ظاہر کرتا ہے جو پہاڑیوں کی مختلف قطاروں سے مل کر بنتے ہیں۔ اور سطح مرتفع کی نسبت بہت اونچے اور سلسلوں میں پھیلے ہوتے ہیں۔ پس نقشہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ قدرت نے ہندوستان کو چار مختلف حصّوں میں تقسیم کیا ہے:۔

اوّل۔ شمال مشرق۔ شمال اور شمال مغرب میں کوہستان ہمالیہ اور اس کی شاخیں۔

دوم۔ شمالی میدان۔

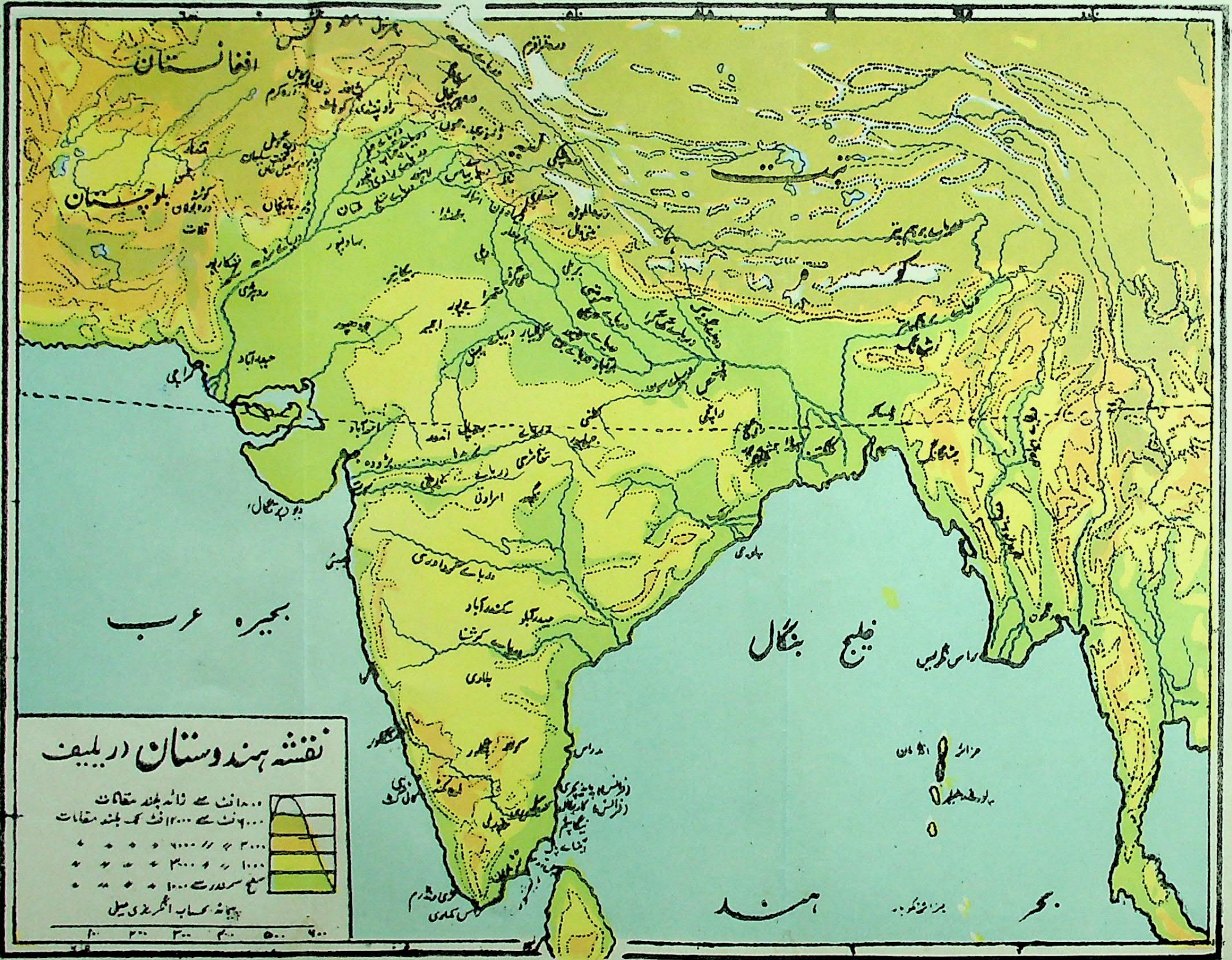
سوم۔ سطح مرتفع دکن۔

چہارم۔ ساحلی میدان۔

۱۔ کوہستان ہمالیہ۔ یہ پہاڑ ہمارے ملک کی شمالی سرحد پر ۱۵۰۰ میل تک تین متوازی سلسلوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جن کی چوڑائی ۱۵۰ سے ۲۰۰ میل تک ہے۔ ان کے درمیان تنگ گھاٹیاں

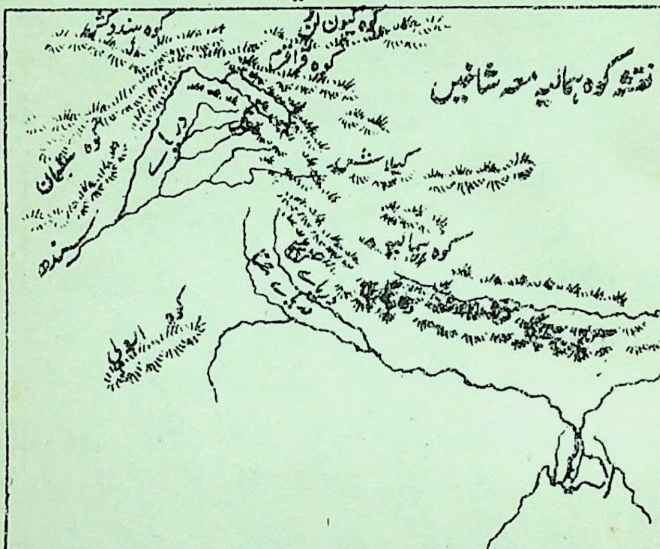
گھنے جنگل اور دریاؤں کی گہری وادیاں ہیں۔ شمال
کی طرف تبت کی خشک اور بلند سطح مرتفع ہے
کیا تم بتا سکتے ہو۔ کہ ان پہاڑوں کا یہ نام
کیوں پڑ گیا؟ ہمالیہ دو لفظوں ہم اور آلہ سے
بنا ہوا ہے۔ ہم سنسکرت زبان میں برف کو
کہتے ہیں اور آلہ معنی گھر کے ہیں۔ یعنی برف کا
گھر۔ چونکہ اس کی چوٹیاں ہر دم برف سے
ڈھکی رہتی ہیں۔ اس لئے یہ نام پایا۔ ان پہاڑوں
کے اندرونی اور بیرونی سلسلے مغرب میں جا کر
مل جاتے ہیں۔ کشمیر کی خوبصورت اور زرخیز وادی
انہی پہاڑوں سے گھری ہوئی ہے۔ بتاؤ اس وادی
میں کیا کیا چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور کونسی جھیل
یہاں واقع ہے؟ پنجاب میں سب سے بیرونی
سلسلہ کوہ شوالک ہوشیارپور اور انبالہ سے
شروع ہوتا ہے۔ اور ڈیرہ دون پر جا کر ختم ہوتا
ہے۔ اس کی زرخیز گھاٹیوں میں گنا۔ آم۔ چاول
اور پھل پیدا ہوتے ہیں۔

یہ پہاڑ دنیا کے تمام پہاڑوں سے بلند ہیں
ان کی بلند چوٹیاں ماؤنٹ ایورسٹ اور کنچن چنگا
ریاست نیپال میں واقع ہیں۔ ہم ہر روز صبح
یا شام کے وقت دارجلنگ سے کنچن چنگا کی



افغانستان
بلوچستان
تبت
بحیرہ عرب
خلیج بنگال
بحر ہند
نقشہ ہندوستان در ریلیف
۱۰۰۰۰ فٹ سے زائد بلند مقامات
۶۰۰۰ فٹ سے ۱۲۰۰۰ فٹ تک بلند مقامات
۳۰۰۰ ۶۰۰۰
۱۰۰۰ ۳۰۰۰
سطح سمندر سے ۱۰۰۰
پیمانہ بحساب انگریزی میل
۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰ ۵۰۰ ۶۰۰

چوٹی کا نظارہ دیکھ سکتے ہیں۔ مغرب کی طرف



ماؤنٹ ایورسٹ کی چوٹی ہے جو تقریباً ۵½ میل اونچی ہے۔ دوپہر کے وقت چوٹی پر سورج کی کرنیں بڑے زور سے ٹکراتی ہیں۔ جسم کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔ ہاتھ منہ پر چھالے اُٹھ آتے ہیں۔ اور اتنی گرمی ہوتی ہے۔ کہ انسان برداشت نہیں کر سکتا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اتنی گرمی سے پانی بھی کھولنے لگ پڑتا ہے۔ مگر دو بجے کے قریب اتنی سردی ہو جاتی ہے۔ کہ آدمی برف کی طرح جم جاتا ہے۔ کیوں؟ اس حصہ

ہیں ہوا بہت لطیف ہے - اور اس پر گرمی اور سردی کا اثر بہت جلد ہو جاتا ہے - ان چوٹیوں کے علاوہ دھولگری - نندا دیوی - کیلاش اور ناگا پربت بھی بارہ مہینے برف سے ڈھکی رہتی ہیں - نقشہ پر ان کو معلوم کرو ٭

لوگوں کی زندگی - پہاڑوں کی بلند چوٹیاں برف اور یخ سے ڈھکی رہتی ہیں - سردی کی زیادتی کے باعث نہ تو وہاں کچھ اُگ سکتا ہے - اور نہ ہی کوئی جانور زندہ رہ سکتا ہے - اس لئے وہاں انسانی زندگی کا ملنا ناممکن ہے - اس حصہ میں ریاست نیپال - بھوٹان اور کشمیر کے بالائی حصے شامل ہیں ٭

پہاڑی حصہ - پہاڑی حصہ میں زمین اونچی نیچی ہوتی ہے - اور بارش کے برسنے سے زمین کی مٹی گھل گھل کر نیچے وادیوں میں آ جاتی ہے - اور چٹانیں خالی رہ جاتی ہیں - ایسی زمین میں ہل چلانا بڑا مشکل ہے - اس لئے یہاں صرف گھاس اور درخت ملتے ہیں - اور جو لوگ اس حصہ میں رہتے ہیں - بھیڑ بکریاں پالتے ہیں اور خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرتے ہیں - نیپال - بھوٹان گڑھوال - کمایوں - شملہ کی پہاڑی ریاستوں اور کشمیر

ہیں لوگوں کا بڑا پیشہ یہی ہے۔ سردی عموماً نو مہینے رہتی ہے۔ بتاؤ۔ لوگ برف سے بچنے کی خاطر کیا انتظام کرتے ہیں؟ اور اُون سے کیا چیزیں تیار کرتے ہیں؟ گرمی کا موسم شروع ہوتے ہی اپنی بھیڑ بکریوں کو تازہ بتازہ گھاس کے میدانوں میں لے جاتے ہیں۔ اور کھانے پینے کے لئے گی۔ چاول اور گندم یا جو کی تھوڑی سی فصل تیار کر لیتے ہیں۔ چونکہ ان لوگوں کو اکٹھے ہونے کا موقعہ نہیں ملتا ہے۔ اس لئے اَن پڑھ رہتے ہیں۔ اور درختوں۔ چٹانوں اور ندی نالوں ہیں جو روحیں رہتی ہیں۔ ان کی پوجا کرتے ہیں۔

جنگلات کا خطہ۔ گھاس کے میدان کے نیچے جنگلات شروع ہو جاتے ہیں۔ بلند حصوں میں دیار اور کیل اور نیچے چیڑ۔ سال اور بانس کے درخت اُگتے ہیں۔ مگر پہاڑوں میں ذرائع آمد و رفت کی کمی کے باعث یہ جنگل تجارتی لحاظ سے چنداں مفید ثابت نہیں ہوتے ہیں۔ اگرچہ اب سڑکیں بنائی گئی ہیں۔ اور پہاڑی ندی نالوں اور کھڈوں پر لکڑی یا رسیوں کے پل تیار کئے گئے ہیں۔ کوہ شوالک۔ کمایوں اور نینی تال کے

نزدیک چیڑ کے درختوں سے گندہ بیروزہ حاصل
کیا جاتا ہے۔ اور وہاں سے جمع کر کے بریلی اور
جلو کے کارخانوں میں بھیجا جاتا ہے۔ جہاں کلوں
کے ذریعے صاف کر کے باہر بھیجا جاتا ہے۔ اس
حصّہ میں لوگ لکڑی کاٹنے۔ کوئلہ بنانے۔ اور
جنگلات کی پیداوار مثلاً بنفشہ اور کیسر کشمیر
میں۔ کٹھ چمبہ کے علاقے میں۔ کمیلا (رنگ) شوالک
کی پہاڑیوں میں۔ جمع کرنے میں لگے رہتے ہیں
گرمی کے موسم میں جب دریاؤں میں پانی چڑھتا
ہے۔ تو لکڑی کے بڑے بڑے کندے بہہ کر
دیس میں آ جاتے ہیں۔ اور ٹھیکہ دار اپنی اپنی
مُہریں اور نشان دیکھ کر لکڑیوں کو پکڑ لیتے ہیں
ان جنگلات میں کئی قسم کے شکاری جانور
شیر۔ چیتا۔ گینڈا ملتے ہیں۔ اور نیپال کے زیریں
حصّہ میں بے شمار ہاتھی گھومتے رہتے ہیں۔

وادیاں۔ وادیوں کے ارد گرد پہاڑوں کی
قطاریں ہوتی ہیں۔ اور وہ سرد ہواؤں سے بچی
رہتی ہیں۔ لوگ اکٹھے ہو کر گاؤں بساتے ہیں
اور بانس کے پتوں یا گھاس پھوس کی جھونپڑیاں
بنا کر رہتے ہیں۔ ان کے کھیت اکثر سیڑھیوں
کی مانند ہوتے ہیں۔ کیوں؟ بارش کے وقت

کھیت کی سب مٹی گھل گھل کر بہہ جاتی ہے
چاول - مکی - تل - آلو - تمباکو اور پوست بویا
جاتا ہے - اور پہاڑی ندی نالوں سے چھوٹی
چھوٹی نہریں نکال کر یا پہاڑی سوتوں سے کھیتوں
کی آبپاشی کی جاتی ہے - تر ڈھلانوں پر چاء کے
کھیت ملتے ہیں - لیکن یہ باغات انگریز تاجروں
کے ہیں - پہاڑی لوگ صرف مزدوری کا کام کرتے
ہیں - البتہ پہاڑیوں کی ڈھلانوں پر گھاس بھی اُگتی
ہے - جہاں ڈھور ڈنگر چرتے ہیں - مگر قد پست
اور دُود کم - تاہم یہ لوگ محنت مشقت کرکے
گھی جمع کرتے رہتے ہیں - اور جب دیس کے
بیوپاری وہاں جاتے ہیں - تو ان کے ہاتھ فروخت
کر دیتے ہیں ؞

اِن وادیوں میں گورکھا - بھوٹانی - گڑھوالی - راجپوت
گدّی اور گوجر لوگ بستے ہیں - چونکہ انہیں موسم
کی سختی کو برداشت کرنا - ایک جگہ سے دوسری
جگہ جانے کے لئے اونچے اونچے پہاڑوں پر چڑھنا
اور ظالم جانوروں سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے - اس
لئے ان کا جسم سخت ہوتا ہے - اور ہتھیاروں
کے استعمال میں ماہر ہوتے ہیں - یہی وجہ ہے
کہ گدیوں کے سوائے باقی سب قومیں فوج میں

بڑی خوشی سے بھرتی ہوتی ہیں۔ اور سرکار میں خوب نام پاتی ہیں ٭

ذرائع آمد و رفت۔ پہاڑوں میں راستے بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔ اگرچہ بعض مقام عین سامنے دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن وہاں تک پہنچنے میں کئی دن صرف ہو جاتے ہیں۔ لوگ عموماً خچریں۔ گھوڑے۔ ٹٹو اور پہاڑی بکرے استعمال کرتے ہیں اب سرکار نے بعض علاقوں میں پختہ سڑکیں بھی بنا دی ہیں۔ اور کئی مقامات پر ریل گاڑی بھی آتی جاتی ہے۔ چونکہ چڑھائی کا کام ہے۔ اس لیئے ریل اینچ پیچ کھاتی ہوئی جاتی ہے۔ بعض اوقات دو انجن ایک آگے اور ایک پیچھے لگانے پڑتے ہیں۔ بتاؤ کالکا شملہ۔ کانگڑہ وادی۔ اور خیبر ریلوے کے کیا فائدے ہیں؟ ریل کی ایک سڑک سیلی گوری سے دارجیلنگ تک پہنچائی گئی ہے۔ گرمی کے موسم میں صوبہ بنگال کے لاٹ صاحب اور دیگر سرکاری افسر وہاں جاتے ہیں ٭

ہمالیہ کے فائدے۔ ہندوستان ایک قلعہ کی مانند ہے۔ اور ہمالیہ کی اونچی اور قدرتی دیوار ایک فصیل کا کام دیتی ہے۔ جس میں بہت

تنگ اور چند دروازے ہیں اور وہ بھی نو مہینے برف سے بند رہتے ہیں۔ اسی لئے حملہ آوروں کے لئے سخت رکاوٹ ہے۔ بتاؤ۔ شمال کی طرف کونسا ملک ہے۔ اور وہاں کے باشندے ہم سے کیوں مختلف ہیں ﴿

۲۔ ہندوستان کے جنوب کی طرف بڑے بڑے سمندر ہیں۔ گرمی کے موسم میں ہوائیں اِن سمندروں پر سے گذرتے وقت پانی کے بخارات سے بھر جاتی ہیں۔ اور سیدھی ہمالیہ اور اس کی شاخوں سے ٹکرا کر ملک میں بارش کی جھڑی لگا دیتی ہیں۔ اگر یہ پہاڑ اس جگہ واقع نہ ہوتے۔ تو یہ ہوائیں دوسرے ملکوں میں چلی جاتیں۔ اور ہمارا ملک پانی کو ترستا رہتا۔ نہ یہاں فصلیں ہوتیں اور نہ لوگ مالدار ہوتے ﴿

۳۔ گرمی کے موسم میں پہاڑوں کی برف پگھلتی ہے۔ اور پانی دریاؤں کے ذریعے میدان میں آ جاتا ہے۔ اس پانی کی بدولت میدانی علاقے میں نہریں جاری ہیں۔ کھیتوں میں آبپاشی ہوتی ہے۔ فصلیں اگتی ہیں۔ آٹا پیسنے۔ چاول نکالنے کی کلیں کام کرتی ہیں ﴿

۴۔ ان پہاڑوں پر دیار۔ چیڑ۔ ساگوان۔

بانس اور کئی قسم کے درخت ملتے ہیں۔ ان درختوں کو
کاٹ کاٹ کر دریاؤں کے ذریعے میدان میں لایا جاتا ہے
اور عمارتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ سچ پوچھو تو ہمارے
مکانات۔ سامان آرائش کا دار و مدار انہی پہاڑوں پر ہے۔
کشمیر میں اخروٹ کی لکڑی پر کھدائی کا کام بریلی اور
ہوشیار پور میں لکڑی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے۔

۵۔ پہاڑی حصہ کی آب و ہوا صحت بخش ہوتی
ہے۔ سرکاری دفاتر اور انگریز سپاہی میدان کی گرمی
سے بچنے کے لئے پہاڑ پر چلے جاتے ہیں۔ اس لئے
ہمالیہ کے بیرونی سلسلے میں دارجیلنگ۔ نینی تال۔
الموڑہ۔ منصوری۔ شملہ۔ ڈلہوزی شہر آباد ہو گئے
ہیں۔ یہ سب صحت افزا مقام ہیں۔ گرمیوں میں
ان شہروں کی رونق بہت بڑھ جاتی ہے۔

۶۔ چاء کی کاشت کے لئے گرمی۔ مرطوب ہوا
اور سطح سمندر سے ایک حد تک اونچائی درکار ہے
چونکہ یہ حالات اس علاقہ میں میسر ہیں۔ اس لئے
کئی مقامات پر چاء کی کاشت کے لئے بڑے بڑے
فارم موجود ہیں۔ خاص کر دارجیلنگ۔ ڈیرہ دون
اور کانگڑہ کے علاقہ میں تو چاء کے باغات کے
باغات نظر آتے ہیں۔ بعض زرخیز گھاٹیوں میں
پھل دار درخت بھی اُگتے ہیں۔ بھلا کشمیر کے

سیب اور ناشپاتی - کلو کے سیب اور آڑو - کوئٹہ اور پشاور کے انگور اور سلہٹ کے سنگترے کس نے نہیں کھائے ہونگے ۔

مغربی پہاڑ - اس سلسلہ میں کوہ ہندوکش کی شاخیں سرحدی صوبہ میں شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی ہیں - ان میں پنجکوڑا کنار اور سوات دریا بہتے ہیں - اور وادیاں بناتے ہیں - کوہ کرتھار بلوچستان میں واقع ہیں اور سمندر تک چلے گئے ہیں - یہ پہاڑ بلوچستان کو سندھ سے جدا کرتے ہیں - کوہ سلیمان شمال میں سفید کوہ پر جا کر ختم ہو جاتے ہیں - اور افغانستان کو ہند سے جدا کرتے ہیں - ان پہاڑوں میں کئی مشہور درے ہیں جن میں سے شمال مغربی حملہ آور گذر کر ہندوستان پر حملہ کرتے رہے ہیں - ان کے راستے افغانستان اور ہمارے درمیان آمد و رفت رہتی ہے - درہ خیبر مشہور درہ ہے - پشاور کی چھاؤنی اس کی حفاظت کرتی ہے - کابل جانے کے لئے اسی درہ میں سے گذرنا پڑتا ہے - درہ گومل کے سرے پر ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی چھاؤنی ہے - یہاں سے غزنی اور قندھار کو راستہ جاتا ہے - درہ بولان کوئی ۵۵ میل لمبا ہوگا - اس کے سرے پر کوئٹہ کی چھاؤنی

بنائی گئی ہے - یہاں سے قندھار اور فارس کو راستے جاتے ہیں - یہ پہاڑ سمندر سے بہت دور فاصلے پر ہیں - اس لئے خشک اور موسم بشدت اہل ہے زمین عموماً پتھریلی اور پیداوار کم ہے - معمولی گھاس اُگتی ہے - جس پر بھیڑ بکریاں گذارہ کرتی ہیں - یہی پٹھانوں کا دھن دولت ہے - ان پہاڑوں اور افغانوں کے ملک کے درمیان سرحدی قومیں آباد ہیں - جو نہ تو انگریزوں اور نہ ہی افغانوں کے ماتحت ہیں یہ لوگ گورکھوں کی طرح بڑے لڑاکے اور نشانہ باز اور کبھی کبھی میدانی علاقہ میں ڈاکہ زنی کی وارداتیں بھی کر دیتے ہیں - لیکن سرکار ان کو سخت سزا دیتی ہے - ان کے گاؤں عموماً پہاڑ کے دامن میں ہوتے ہیں *

مشرقی شاخیں - کوہ ہمالیہ کی مشرقی شاخیں پٹکوئی - جینتیا - کھاسیا - گارو اور لوشائی کی پہاڑیاں شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی ہیں اور آسام کو برما سے جُدا کرتی ہیں - اسی لئے اہل برما تبت کے لوگوں کی طرح زبان - رنگ ڈھنگ اور شکل و صورت میں ہندوستانیوں سے جُدا ہیں - اس حصّہ میں ہندوستان کی کئی پہاڑی قومیں ناگا - گارو وغیرہ آباد ہیں - جو تہذیب کے لحاظ سے بہت پیچھے ہیں -

اور بانس اور بید کے ٹوکرے ٹوکریاں اور پھل بیچ کر یا ادرک اور جنگل کی پیداوار سے اپنا گذارہ کرتی ہیں۔ اِن پہاڑوں پر بارش بہت ہوتی ہے اس لئے ساگوان۔ بانس سنکونا۔ ربڑ اور شہتوت کے درخت بکثرت ملتے ہیں ؎

سوالات

۱۔ ہندوستان کو سطح کے لحاظ سے کتنے حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں ؟

۲۔ کوہ ہمالیہ سے ہندوستان کو کیا فائدے ہیں ؟ مفصّل بیان کرو ؎

۳۔ جنگلات کے خطّے میں کس قسم کے درخت ملتے ہیں۔ اور لوگوں کے پیشے کیا ہیں ؟

۴۔ ہمالیہ اور کوہ سلیمان کا مقابلہ کرو۔ بلحاظ بلندی۔ بارش۔ پیداوار اور درّوں کے ؎

۵۔ کیا وجہ ہے۔ کہ برہما کے لوگ ہم سے شکل و صورت میں مختلف ہیں۔ کونسے پہاڑ ان کو ہم سے جُدا کرتے ہیں ؟

۶۔ وادیوں میں کاشت کیسے کی جاتی ہے۔ اور وہاں لوگوں کے بڑے پیشے کیا ہیں ؟

۷۔ پہاڑی حصّے میں ذرائع آمد و رفت کیا ہیں۔ درہ خیبر اور کانگڑہ وادی ریل کے کیا فائدے ہیں ؟

۴۔ شملہ۔ کوئٹہ۔ پشاور۔ سری نگر اور سلہٹ کیوں مشہور ہیں؟

۵۔ نقشے کا پڑھنا

شمالی میدان۔ شمالی پہاڑی سلسلہ کے جنوب میں ایک لمبا چوڑا میدان چلا گیا ہے۔ نقشہ دیکھ کر بتاؤ۔ کہ اس میدان میں کون کون سے دریا بہتے ہیں۔ اور اس کا ڈھلان کس طرف ہے؟ یہ میدان اس مٹی اور گاد سے بنا ہُوا ہے جو دریائے گنگا۔ سندھ اور ان کے معاون صدیوں سے اپنے ساتھ بہا کر لا رہے ہیں۔ اور اپنی گذرگاہ میں بکھیر رہے ہیں۔ یہ مٹی بڑی زرخیز اور نرم ہے۔ اور اس کی تہ دن بدن گہری ہو رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس حصّہ میں فصل بہت پیدا ہوتی ہے۔ اور لوگ پہاڑی حصّہ کی نسبت زیادہ امیر اور مہذب ہیں۔ یہ میدان ۱۸۰۰ میل لمبا اور ۹۰ سے ۲۰۰ میل تک چوڑا ہے۔

اروَلی پربت اس کو دو حصّوں میں تقسیم کرتا ہے:۔

۱- مشرقی میدان جو دریائے گنگا اور اس کے معاونوں سے سیراب ہوتا ہے +

۲- مغربی میدان جس کو دریائے سندھ اور اس کے معاون سیراب کرتے ہیں۔ بتاؤ۔ کہ ان دونو میدانوں میں سے کونسا میدان سمندر کے زیادہ نزدیک ہے؟ گنگا کے میدان میں بارش زیادہ ہوتی ہے۔ اور چاول۔ پٹ سن۔ تیل نکالنے کے بیج اور نیشکر بوئے جاتے ہیں۔ مغربی میدان میں بارش کم ہوتی ہے۔ بتاؤ۔ پنجاب میں بارش کی کمی کو کیسے پورا کیا گیا ہے؟ اور آبپاشی کا کیا انتظام ہے؟۔ گندم۔ روئی۔ تیل نکالنے کے بیج۔ نیشکر اور دالوں کی کاشت کی جاتی ہے۔ اس میدان میں چناب یعنی لائلپور۔ سرگودھا اور گنجی بار کی نہری بستیاں بہت مشہور ہیں +

لوگوں کی زندگی- پہاڑی حصہ کی نسبت میدانی حصہ کے لوگوں میں بڑا فرق ہے۔ اس حصہ میں پیداوار بہت ہوتی ہے اور کھیت ایک دوسرے کے نزدیک دور دور تک پھیلے ہوتے ہیں۔ لوگ گاؤں میں رل مل کر رہتے ہیں۔ اور اپنے مکانات مٹی گارے اور بعض اوقات پختہ اینٹوں سے بنا لیتے ہیں۔ سو یہ علاقے بڑے گنجان آباد

ہیں۔ دریا اور ندی نالے نوکروں کا کام دیتے
ہیں۔ کشتیوں کے ذریعے ایک جگہ کا مال دوسری
جگہ پہنچ جاتا ہے۔ بڑی بڑی منڈیاں اور شہر
دریا کے کنارے آباد ہیں۔ زمین ہموار ہے۔
سڑکیں اور ریلیں بنانے میں لاگت کم آتی ہے۔
سرکار نے بھی گنگا اور سندھ کے میدان میں
پختہ سڑکوں کے علاوہ ریلوں کا جال بچھا دیا
ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تجارت میں بہت
ترقی ہوئی ہے۔ اور لوگوں کو آمد و رفت میں
بڑی سہولتیں حاصل ہو گئی ہیں۔ اس حصہ میں
لوگوں کا بڑا پیشہ کھیتی باڑی۔ تجارت اور صنعتی
اشیا تیار کرنا ہے۔ سندھ کے مغربی میدان میں
بعض لوگ مویشی اور بھیڑ بکریاں پالتے ہیں اور
گھی اور اُون جمع کر کے فروخت کرتے ہیں ۔

سطح مرتفع دکن۔ گنگا اور سندھ کے میدان کے
جنوب میں زمین پھر اونچی ہوتی گئی ہے اور میسور
کے نزدیک تو جا کر بہت ہی بلند ہو گئی ہے
یہ سارا علاقہ سطح مرتفع کہلاتا ہے۔ اراولی پربت
اور بندھیا چل پہاڑ کے درمیان وسط ہند کی
سطح مرتفع ہے۔ جس کے مشرقی حصے کا نام
بندھیل کھنڈ اور مغربی کا مالوہ ہے۔ جنوب کی

طرف سطح مرتفع دکن راس کماری تک چلی گئی ہے اس کے شمال میں بندھیا چل اور ست پڑا مشرق میں مشرقی گھاٹ۔ مغرب میں مغربی گھاٹ۔ اور جنوب میں نیلگری پربت ہے۔ نقشہ دیکھ کر بتاؤ کہ سطح مرتفع کا ڈھلان کس طرف ہے؟ پہاڑوں کے درمیان دریاؤں کی گھاٹیاں ہیں۔ جن کی زمین بڑی زرخیز اور گہری ہے۔ اور دریاؤں کی لائی ہوئی مٹی سے بنی ہوئی ہے۔ گجرات۔ کاٹھیاواڑ۔ بمبئی اور برار کے علاقہ میں سیاہ رنگ کی مٹی کی تہ جمی ہوئی ہے۔ اس قسم کی زمین زیادہ دیر تک بخارات جمع رکھ سکتی ہے۔ اور کپاس کی فصل کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ اس کے مقابلے میں سطح مرتفع کی زمین سخت ہے۔ اور پیداوار کم ہے۔ وسط ہند کے پہاڑوں پر سال اور تن۔ مغربی گھاٹ پر ساگوان۔ آبنوس۔ میسور میں صندل اور آبنوس اور نیلگری پربت پر سپیدہ اور ربڑ کے درخت پائے جاتے ہیں*

بمبئی کے مشرق کی طرف مغربی گھاٹ میں دو مشہور درے ہیں۔ ایک بھور گھاٹ جس میں سے ریل گذر کر مدراس کو جاتی ہے۔ اور دوسرا تھال گھاٹ۔ آخری درہ میں سے ریل گذر کر الہ آباد جاتی

ہے - نیلگری کے جنوب میں ایک اور درہ پال
گھاٹ ہے - مدراس سے جو ریل کالی کٹ کو
جاتی ہے - وہ اسی درہ سے گذرتی ہے +

لوگوں کی زندگی - چونکہ زمین سخت اور پتھریلی
ہے اور بارش کم ہوتی ہے - اس لئے پیداوار کچھ
زیادہ نہیں ہو سکتی - اور لوگوں کو قدرت کے
خلاف لڑنے کے لئے سخت محنت کرنی پڑتی ہے
اسی لئے مرہٹے اور راجپوت گورکھوں کی طرح جفاکش
اور بہادر سپاہی ہیں - اس حصّہ میں کوئی ۵۰۰
کے قریب دیسی ریاستیں ملتی ہیں - جن پر راجے
اور نواب حکومت کرتے ہیں - پہاڑوں کی ڈھلانوں
پر مویشی اور بھیڑ بکریوں کے ریوڑ چرتے ہیں -
احاطہ مدراس میں بڑے بڑے زمیندار بھیڑ بکریاں
پالتے ہیں - اور ان کی باقاعدہ پرورش کرکے اون
اور چمڑا حاصل کرتے ہیں - بعض علاقوں میں کوئلہ
لوہا - سونا بھی ملتا ہے - ریاست میسور میں کولر
کے سونے کی کان بہت مشہور ہے - جہاں مزدور
بجلی کی مدد سے کام کرتے ہیں - یہ بجلی کاویری
دریا کے آبشار سے حاصل کی جاتی ہے - نیلگری پربت
کی ڈھلانوں پر چاء کی کاشت ہوتی ہے اور الائچی
کالی مرچ اور دارچینی کے درخت ملتے ہیں

ساحلی حصے (۱) مغربی ساحلی میدان - خلیج کھمبایت سے شروع ہو کر راس کماری تک پھیلا ہوا ہے اور مغربی گھاٹ اور بحیرہ عرب کے درمیان واقع ہے - اس کی اوسطاً چوڑائی ۴۰ میل ہے - شمالی سرا کانکن اور جنوبی مالابار کہلاتا ہے - چونکہ زمین بڑی زرخیز اور بارش زیادہ ہوتی ہے - اس لئے زیادہ تر چاول اور ناریل کی کاشت ہوتی ہے +

(۲) مشرقی ساحلی میدان - یہ میدان کارومنڈل کے نام سے مشہور ہے - گنگا کے دہانے سے لے کر راس کماری تک چلا گیا ہے اور خلیج بنگال اور مشرقی گھاٹ کے درمیان واقع ہے - اس کی زیادہ سے زیادہ چوڑائی ۳۰۰ میل ہے - جنوب میں کرناٹک کا مشہور میدان ہے - نقشہ دیکھ کر بتاؤ کہ اس حصے میں کن کن دریاؤں کے ڈیلٹے ہیں؟

لوگوں کی زندگی - ساحل کے ساتھ سمندر کم گہرا ہے - جہاں مچھلیاں بکثرت ملتی ہیں - کیونکہ ایسے سمندروں میں انہیں خوراک بآسانی مل جاتی ہے - اس لئے ساحل کے ساتھ ساتھ مچھلی پکڑنے والے لوگوں کے ہزاروں گاؤں آباد ہیں - یہ لوگ اپنی کشتیاں اور چھوٹے بندرگاہوں میں رکھتے ہیں

اور مچھلیاں پکڑ پکڑ کر اندرونی شہروں کو بھیجتے ہیں۔
ٹراونکور اور مالابار کے علاقہ میں ان کا تیل بھی
نکالتے ہیں اور ہڈیاں کھاد کے کام آتی ہیں۔ یہ
کام زیادہ تر چھوٹی ذات کے لوگوں کے ہاتھ میں
ہے۔ جو اَن پڑھ اور غریب ہیں۔ بڑی ذاتوں
کے امیر لوگ اس کام میں ہاتھ ڈالنا پسند نہیں
کرتے۔ اس لئے روپیہ کی کمی کے سبب یہ لوگ
نئے طریقوں پر مچھلیوں کی پود بڑھا نہیں سکتے
ہیں۔ اور پرانے طریقوں پر قناعت کئے ہوئے ہیں
ان کے مکانات اکثر گھاس پھوس کی جھونپڑیوں
کے بنے ہوئے ہیں۔ موپلا مسلمان ناریل کے کھوپا
کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں سے تیل نکالتے ہیں
اور چھلکوں سے رسّے۔ پائیدان اور ٹاٹ تیار
کرتے ہیں۔ ساحل کے نزدیک بعض مقامات پر
سمندر کا پانی اڑا کر نمک بھی تیار کیا جاتا ہے
آمد و رفت زیادہ تر کشتیوں کے ذریعے ہوتی ہے
کیونکہ اس علاقہ میں کئی جھیلیں ہیں۔ جو نہروں کے
ذریعے آپس میں ملی ہوئی ہیں ۔

سوالات

۱۔ گنگا کا میدان کیوں زرخیز ہے۔ دکن اور میدان کی

سطح میں کیا فرق ہے ؟

۲ - میدانی حصّہ میں رہنے والے لوگوں کی زندگی کا مختصر حال بیان کرو - اور اس کا سطح مرتفع دکن کے لوگوں سے مقابلہ کرو ٭

۳ - ساحلی میدانوں کا مختصر حال بیان کرو - اور بتاؤ کہ اس حصّے میں لوگ کس طرح گذارہ کرتے ہیں ؟

۴ - مشرقی اور مغربی ساحل کا مقابلہ کرو ٭

۵ - تمہارا گاؤں یا شہر کس حصّہ میں آباد ہے - وہاں کی پیداوار اور لوگوں کی حالت بیان کرو ٭

۶ - ہندوستان کا نقشہ کھینچو اور اس میں قدرتی حصّے بڑے بڑے پہاڑ اور دریا ظاہر کرو ٭

---

۲ - آب و ہوا اور بارش

ہم ہر روز دیکھتے ہیں - کہ سورج مشرق کی طرف سے نکلتا ہے اور مغرب میں غروب ہو جاتا ہے - لیکن یہ حالت صرف دو دن یعنی ۲۱ مارچ اور ۲۳ ستمبر کو ہوتی ہے - ۲۲ مارچ سے ۲۲ ستمبر تک سورج مشرق سے ذرا شمال کی طرف نکلتا ہے - اور مغرب سے ذرا جنوب کی طرف غروب

ہو جاتا ہے - یعنی پہلی حالت میں اسے زیادہ چکّر کاٹنا پڑتا ہے - اور زیادہ وقت تک چمکنے کی وجہ سے زمین زیادہ گرمی جذب کرتی ہے - اس وقت گرمی کا موسم ہوتا ہے - اور سورج دوپہر کے وقت عین ہمارے سر پہ عموداً چمکتا ہے - دوسری حالت میں سورج کو کم فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے - اور زمین کم گرمی جذب کرتی ہے - یہ حالت سردی کے موسم میں ہوتی ہے - جب کہ سورج دوپہر کے وقت بہت نیچا ہوتا ہے - اور ہمارے سر پر عموداً نہیں چمکتا - مگر جولائی اگست اور ستمبر کے مہینوں میں گرمی کم ہوتی ہے - حالانکہ سورج اس وقت بھی ہمارے سر پر عموداً چمکتا ہے - اس کی وجہ یہ ہے کہ اس موسم میں آسمان پہ بادل چھائے ہوئے ہوتے ہیں - اور وہ سورج کی شعاعوں کو زمین تک پہنچنے سے روکتے ہیں - اس لئے وہ ہوا جو زمین پر پھیلی ہوئی ہے - زیادہ گرم نہیں ہو سکتی - اور ہمیں گرمی کم محسوس ہوتی ہے - پس اوپر کے بیان سے ظاہر ہوا - کہ ہندوستان میں تین بڑے بڑے موسم ہیں +

موسم - (۱) گرمی مارچ سے مئی تک (۲) برسات جون سے اکتوبر تک (۳) سردی - نومبر سے فروری تک

اگر ہم کم از کم تیس سال تک ان موسمی حالات کا مطالعہ کرتے رہیں تو اپنے ملک کی آب و ہوا بخوبی سمجھ لیں گے ۔

ہم جانتے ہیں ۔ کہ کسی ملک کی آب و ہوا معلوم کرنے کے لئے تین باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے (۱) گرمی سردی کی حالت (۲) سطح سمندر سے بلندی (۳) ہوائیں اور بارش ۔

گرمی اور سردی ۔ ہندوستان میں گرم موسم کوئی آٹھ مہینے تک رہتا ہے اور سردی کا موسم صرف چار مہینے ۔ بھلا یہ کیوں ؟ ہم دیکھتے ہیں کہ صبح اور شام کے وقت ہمارا اپنا سایہ درختوں کا سایہ ۔ غرضیکہ ہر چیز کا سایہ بہت لمبا ہوتا ہے اور دوپہر کے وقت بالکل چھوٹا ۔ کیوں؟ صبح اور شام کے وقت سورج کی کرنیں ترچھی ہوتی ہیں اور دوپہر کے وقت سیدھی ۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ کرنیں جتنا زیادہ عرصہ ہوا میں رہیں اتنی ہی زیادہ گرمی خارج کرتی ہیں ۔ ترچھی کرنیں زیادہ عرصہ ہوا میں رہتی ہیں ۔ اور زمین پہ زیادہ جگہ پہ گرتی ہیں ۔ اس لئے سیدھی کرنوں کی نسبت کم گرم ہوتی ہیں ۔ پس وہ علاقے جہاں ہمیشہ سیدھی کرنیں پڑتی ہیں سخت گرم ہوتے ہیں ۔ عالموں

سے اس علاقے کا نام جہاں سورج کی کرنیں بارہ
مہینے سیدھی پڑتی ہیں - استوائی خطہ رکھا ہے اور
آسانی کے لئے وہاں ایک خط کھینچ دیا ہے - جو
ہماری زمین کو دو برابر حصّوں میں تقسیم کر دیتا
ہے اور خطِ استوا کہلاتا ہے - آدھی دنیا اس خط
کے شمال میں اور آدھی جنوب میں بستی ہے -
یاد رکھو اس خط پر سورج کی کرنیں ہمیشہ عموداً
پڑتی ہیں - لیکن اس خط کے شمال اور جنوب
میں برابر فاصلے پر دو خط اور کھینچے ہوئے ہیں
ان خطوں پر صرف چھ مہینے تک کرنیں عموداً پڑتی
ہیں - شمالی خط کا نام خط سرطان اور جنوبی کا
خط جدی ہے - یہ گرم علاقے کی حد ہے - اس
سے آگے کرنیں ترچھی پڑتی ہیں - نقشہ دیکھ کر
بتاؤ - کہ ہندوستان میں سے کونسا خط گذرتا ہے
اور کِن کِن صوبوں میں سے ؟ ہندوستان کا بہت سا
حصّہ گرم علاقے میں واقع ہے - اس لئے ہندوستان
کی آب و ہوا گرم ہے - بتاؤ سندھ اور پنجاب -
بنگال اور مدراس میں سے کون زیادہ گرم ہے اور
کیوں ؟

بلندی - امیر لوگ میدانوں کی گرمی سے بچنے
کے لئے اکثر پہاڑ پر چلے جاتے ہیں - کیا سورج

میدان کی طرح پہاڑ کو گرم نہیں کرتا ؟ کرتا ہے
لیکن وہاں ہوا ہلکی اور لطیف ہوتی ہے - اور
گرمی اس ہوا کے راستے اوپر نکل جاتی ہے -
اس لئے پہاڑوں پر میدانوں کی نسبت زیادہ
ٹھنڈک ہوتی ہے اور شملہ لاہور کی نسبت سرد
ہے - بتاؤ سطح مرتفع دکن اور شمالی ہند - اور
دارجلنگ اور کلکتہ میں سے کون زیادہ سرد ہے
اور کیوں ؟

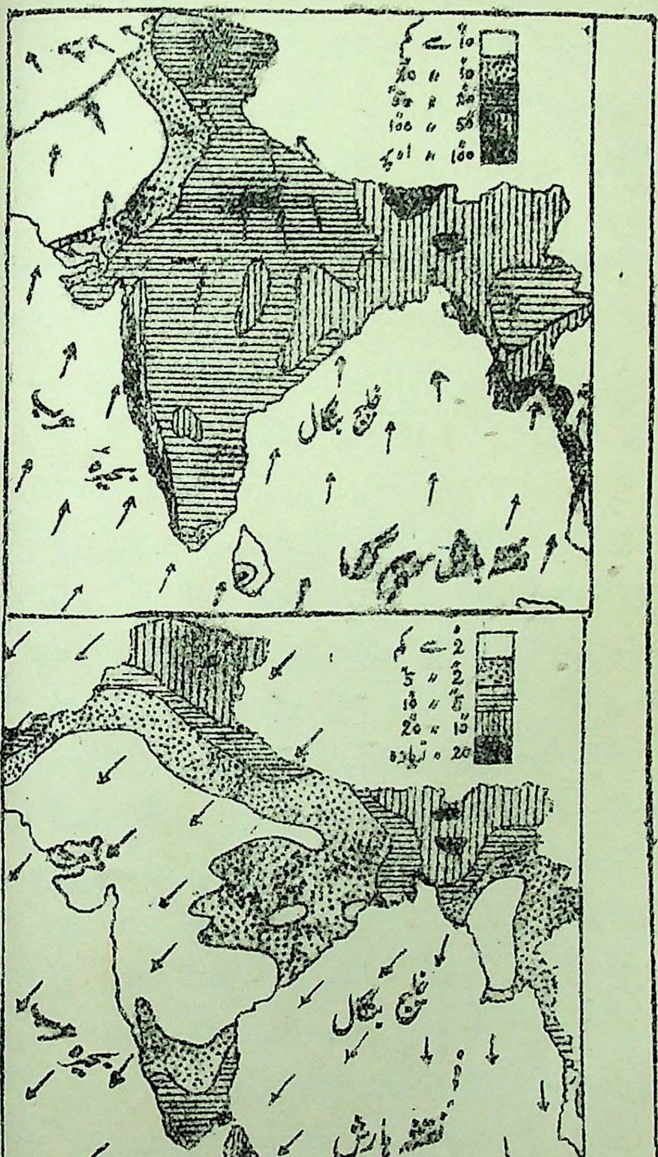
سمندر کا اثر - گرمی کے موسم میں مکان کے
اندر گرمی محسوس ہوتی ہے - لیکن اگر کسی دریا
یا سمندر کے کنارے چلے جائیں تو ہوا ٹھنڈی
معلوم ہوتی ہے - یہ کیوں ؟ ہوا اس وقت پانی
پر سے آرہی ہے اور اس میں پانی کے قطرے
ملے ہوئے ہیں - پس وہ مقام جو سمندر کے
نزدیک واقع ہیں - وہاں گرمی کے موسم میں ٹھنڈی
اور سردیوں میں گرم ہوائیں چلتی ہیں - اس لئے
وہاں کی آب و ہوا بارہ مہینے یکساں رہتی ہے
لیکن اس کے خلاف وہ مقام جو ملک کے
اندر ہیں - گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں سرد
ہونگے - بتاؤ کراچی اور لاہور - بمبئی اور الہ آباد
میں سے کون زیادہ سرد ہونگے ؟

ریتلے علاقے میں دوپہر کے وقت اگر ہم ریتلی
زمین پر سے گذریں تو پاؤں جل جاتے ہیں۔ لیکن
صبح یا شام کے وقت وہاں جائیں۔ تو ریت
ٹھنڈی معلوم ہوتی ہے۔ یہ کیوں؟ پانی کو گرم
کرنے کے لئے دھوپ کو ریت کی نسبت پانچ گنا
زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ریتلے علاقوں
میں گرمی کے موسم میں سخت گرمی پڑتی ہے۔
اور سردیوں میں سخت سردی۔ بتاؤ راجپوتانہ اور
آسام۔ سندھ اور بنگال میں سے کس کی آب و
ہوا گرمیوں میں سخت گرم اور سردیوں میں سخت
سرد ہوگی؟

ہوائیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہوا کبھی ایک
طرف سے چلتی ہے کبھی دوسری طرف سے۔ کبھی
وہ ٹھنڈی ہوتی ہے کبھی خشک۔ یاد رکھو کہ ہوا
جس طرف سے چلتی ہے وہی اس کا نام ہوتا
ہے۔ اگر مغرب کی طرف سے چلے تو ہم اسے
پچھوا کہتے ہیں۔ اگر مشرق کی طرف سے چلے تو
پروا۔ اب دیکھیں کہ ہمارے ملک میں ہوائیں
کس طرف سے چلتی ہیں۔ اور وہ کس نام سے
پکاری جاتی ہیں؟ گرمی کے موسم میں سورج کی
شعاعیں خط سرطان پر سیدھی پڑتی ہیں۔ اور گرمی

اور سندھ کا میدان خوب تپتا ہے۔ گرمی کے باعث اس میدان کی ہوا بھی گرم ہو جاتی ہے۔ اور وہ پھیل کر ہلکی ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ فٹ بال کے بلیڈر کی ہوا کو گرمی پہنچائی جائے تو پھول کر کپا بن جاتا ہے۔ ہلکی چیز ہمیشہ اوپر جانے کی کوشش کرتی ہے۔ اس لئے یہ گرم ہوا آسمان کی طرف چلی جاتی ہے۔ اور اس کی جگہ لینے کے لئے ٹھنڈی اور بھاری ہوا سمندر کی طرف سے آتی ہے ؂

بتاؤ خلیج بنگال بڑا اور بنگال اور بحیرۂ عرب ہندوستان کے کس طرف ہیں؟ یہ دونو جنوب مغرب کی طرف ہیں۔ پس گرمیوں میں ہوائیں سمندر سے خشکی کی طرف آتی ہیں۔ اور ان کا رُخ جنوب مغربی ہوتا ہے۔ یہ ہوائیں جون سے لیکر نصف اکتوبر تک چلتی ہیں۔ اسی طرح سردیوں کے موسم میں زمین ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور سمندر گرم ہوتا ہے۔ اس لئے اب ہوائیں ٹھنڈے علاقہ یعنی خشکی کی طرف سے گرم علاقہ یعنی سمندر کی طرف چلتی ہیں۔ اس وقت ہواؤں کا رُخ شمال مشرق سے جنوب مغرب کی طرف ہوتا ہے۔ چونکہ یہ ہوائیں خاص موسم یعنی گرمی اور سردی میں چلتی ہیں۔



خلیج بنگال
بحیرۂ عرب
خلیج بنگال
بحیرۂ عرب
نقشہ بارش

اس لئے مون سون ہوائیں کہلاتی ہیں ٭

بارش۔ گرمی کے موسم میں ندی نالوں اور تالابوں میں پانی کم رہ جاتا ہے۔ اور بعض اوقات بالکل خشک ہو جاتے ہیں۔ بتاؤ پانی کہاں گیا؟ اس وقت ہوا گرم اور خشک ہوتی ہے اور پانی کو پی لیتی ہے۔ یاد رکھو کہ ہوا جتنی گرم ہوگی۔ اتنا ہی زیادہ پانی پی جائے گی۔ اس طرح پانی کا نظروں سے غائب ہو جانا عمل تبخیر کہلاتا ہے جب پانی بخارات بن کر اڑتا ہے تو بہت ہلکا ہو جاتا ہے۔ اور ہوا میں اس طرح تیرتا پھرتا ہے جس طرح لکڑی کا تختہ کسی ندی نالے میں۔ مگر نظر نہیں آتا۔ یہ بخارات سے لدی ہوئی ہوا جس وقت اوپر جاتی ہے تو ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور بخارات دوبارہ پانی کے قطروں میں تبدیل ہو کر نیچے گر پڑتے ہیں ٭

موسم گرما کی مون سون۔ اوپر ذکر آ چکا ہے کہ گرمی کے موسم میں جنوب مغربی ہوائیں بحیرہ عرب اور خلیج بنگال پر سے گذرتی ہیں اور بہت سا پانی پی کر ملک کے اندر داخل ہوتی ہیں ٭

بحیرہ عرب کی مون سون۔ بحیرہ عرب کی ہواؤں کی ایک شاخ جنوب مغرب سے آکر مغربی گھاٹ

کے ساتھ پوری طاقت سے ٹکراتی ہے اور دریائے
ٹاپتی کے دہانہ سے لے کر راس کماری تک ۱۰۰ انچ
کے قریب بارش مغربی ساحل پر کرتی ہے۔ جب یہ
ہوائیں دکن کی طرف آتی ہیں۔ تو ان میں پانی کم
رہ جاتا ہے۔ اس لئے دکن میں صرف ۲۵ انچ اور
مشرقی ساحل پر اس سے بھی کم بارش ہوتی ہے
دوسری شاخ بندھیاچل اور ست پڑا کے درمیان
سے گذر کر چھوٹا ناگپور کی پہاڑیوں سے ٹکراتی ہے
اور وہاں ۶۰ انچ کے قریب بارش کرتی ہے ٭
تیسری شاخ سندھ اور راجپوتانہ سے گذر کر سیدھی
ہمالیہ سے جا ٹکراتی ہے اور وہاں بارش کرتی ہے
راستے میں ان ہواؤں کو روکنے کے لیئے کوئی پہاڑ
نہیں۔ ارولی پربت ایک طرف رہ جاتا ہے۔ اس
کے ایک کونے سے کچھ ہوائیں ٹکراتی ہیں۔ اور
تھوڑی سی بارش کرتی ہیں۔ بلوچستان کا علاقہ ان
ہواؤں کے خطے سے بالکل باہر ہے۔ اس لئے
سندھ اور راجپوتانہ کی طرح گرم ہے ٭

خلیج بنگال کی مون سون۔ خلیج بنگال کی مون
سون بھی تین شاخوں میں بٹی ہوئی ہے۔ پہلی شاخ
برہما کے پہاڑ اراکان یوما سے ٹکرا کر برہما کے
مغربی ساحل پر ۱۰۰ انچ کے قریب بارش برساتی

ہے - دوسری شاخ گنگا کے ڈیلٹے سے گذر کر آسام کی پہاڑیوں گارو - کھاسیا اور جنتیا سے ٹکراتی ہے - اس جگہ ہواؤں کو یک لخت پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر چڑھنا پڑتا ہے اور وہ ٹھنڈی ہو کر سارا پانی نیچے برسا دیتی ہیں - یہی وجہ ہے کہ چیراپونجی میں ۵۰۰ انچ بارش ہوتی ہے - اتنی بارش دنیا کے کسی مقام پر نہیں ہوتی - تیسری شاخ ہمالیہ سے جا ٹکراتی ہے - لیکن یہ پہاڑ بہت اونچا ہے - اس لئے ہوائیں گنگا کی وادی کی طرف رُخ کر لیتی ہیں - اور ہمالیہ کی جنوبی ڈھلان پر بارش کرتی جاتی ہیں - یہ ہوائیں بہار - آگرہ و اودھ میں سے ہوتی ہوئی پنجاب پہنچتی ہیں - مگر جوں جوں مغرب کو آتی جاتی ہیں پانی کم رہ جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ دہلی میں ۲۷ انچ - لاہور میں ۲۰ انچ اور پشاور میں ۵ انچ بارش ہوتی ہے - حالانکہ بنگال میں جہاں ہوائیں پہلے آتی ہیں - ۸۰ انچ بارش ہوتی ہے ؂

سردیوں کی مون سون - سردیوں میں ہوائیں خشکی سے سمندر کی طرف چلتی ہیں - مگر یہ ہوائیں خشک ہوتی ہیں - اور جب خلیج بنگال پر سے گذرتی ہیں تو بہت سا پانی پی لیتی ہیں اور مشرقی گھاٹ

کے ساتھ ٹکرا کر مدراس کے قریب ۴۹ انچ بارش کرتی ہیں - یہ بارش دسمبر اور جنوری میں ہوتی ہے اسی طرح پنجاب میں بھی اس موسم میں تھوڑی سی بارش ہوتی ہے - اس وقت یہاں ہوائیں خلیج فارس کی طرف سے آتی ہیں - اوپر کے بیان سے ظاہر ہوا - کہ آسام کی پہاڑیاں اور برہمپتر کی وادی (۲) گنگا کی وادی ڈیلٹا سے لے کر جہلم تک (۳) ہمالیہ کی جنوبی ڈھلان یعنی ترائی کا علاقہ (۴) مغربی ساحل تاپتی کے دہانہ سے لے کر راس کماری تک (۵) برہما کا پہاڑی اور ساحلی حصہ زیادہ بارش والے علاقے ہیں - اور بلوچستان - مغربی راجپوتانہ - سندھ - دکن اور جنوب مغربی پنجاب و سرحدی صوبہ میں بہت کم بارش ہوتی ہے - ان کی آب و ہوا گرمیوں میں گرم خشک اور سردیوں میں سرد خشک ہوتی ہے *

سوالات

۱ - ہندوستان میں کتنے موسم ہوتے ہیں - اور گرمی کا موسم کتنا عرصہ رہتا ہے ؟

۲ - سورج کی کرنیں کہاں بارہ مہینے سیدھی پڑتی ہیں - اور کہاں چھ مہینے اور کہاں ترچھی ؟

۳ - کس موسم میں سورج زیادہ بلند ہوتا ہے اور کس موسم میں نیچا اور کیوں ؟

۴ - مندرجہ ذیل شہروں کی آب و ہوا کا مقابلہ کرو :-
مدراس اور لاہور - کراچی اور ملتان - کلکتہ اور آگرہ - بمبئی اور دہلی - شملہ اور الہ آباد ۔

۵ - ہندوستان میں کونسی ہوائیں چلتی ہیں - تم ان کا رُخ کیسے معلوم کرو گے ؟

۶ - بحیرہ عرب اور خلیج بنگال کی مون سون ہوائیں کس طرح ہندوستان میں بارش کرتی ہیں - مفصّل بیان کرو ۔

۷ - ہندوستان کے کن علاقوں میں بارش زیادہ ہوتی ہے - کن میں کم اور کیوں ؟

۸ - تمہارے گاؤں میں جون - اگست اور جنوری کے مہینوں میں ہوائیں کس طرف سے آتی ہیں - ان میں سے کونسی ہوائیں بادل لاتی ہیں اور کونسی اڑا دیتی ہیں ؟

۹ - مندرجہ ذیل شہروں کی سالانہ بارش کا اندازہ نیچے دیا گیا ہے فرق کی وجہ بتاؤ :-

شملہ ۶۸ انچ	کراچی ۸ انچ	الہ آباد ۴۰ انچ
جیکب آباد ۴ انچ	دارجیلنگ ۱۲۲ انچ	بمبئی ۷۴ انچ
آگرہ ۲۷ انچ	لاہور ۲۱ انچ ۔	

۱۰ - ہندوستان کا نقشہ کھینچو اور اس میں مختلف رنگوں سے بہت ہی زیادہ بارش - درمیانی بارش اور کم بارش والے

علامتیں دکھاؤ اور تیروں کے ذریعے ہواؤں کا رُخ بھی ظاہر کرو۔

ہماری خوراک

۱- اناج

ہندوستان بہت لمبا چوڑا ملک ہے- اس کے بعض حصے خشک بعض تر- بعض علاقوں کی زمین زرخیز ہے اور بعض بنجر اور ریتلے پڑے ہیں- اس لئے لوگوں کی خوراک میں بڑا فرق ہے- بتاؤ پنجاب کی بڑی پیداوار کیا ہے- اور لوگ کس اناج کی روٹی کھاتے ہیں؟ پنجاب میں سردی اور گرمی دونو موسم ہوتے ہیں- اور زمین بھی زرخیز اور چکنی ہے- کھیتوں میں آبپاشی کے لئے نہروں- ندی نالوں اور کنوؤں سے پانی دیا جاتا ہے اس لئے گیہوں کی فصل بہت ہوتی ہے اور لوگوں کی بڑی خوراک گیہوں ہے- پنجاب کے علاوہ صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ- وسط ہند- سندھ کا نہری علاقہ گجرات اور دکن کے کچھ حصوں میں بھی گیہوں

بویا جاتا ہے۔ اور ان صوبوں کے باشندے گیہوں
کے آٹے سے روٹی تیار کرتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا
ہے۔ کہ ہمارا ملک گندم کی پیداوار کے لئے دنیا
میں چوتھے درجہ پر ہے۔ اور یہاں سے ہر سال
۵۰ کروڑ من سے زیادہ گندم باہر جاتی ہے۔

جَو۔ غریب لوگ جَو کی روٹی پر گزارہ کرتے
ہیں۔ یہ فصل گندم کے مقابلے میں کم زرخیز اور
زیادہ سرد علاقہ میں ہو سکتی ہے۔ جو کی
پیداوار میں ہندوستان تیسرے درجہ پر ہے۔

چاول۔ اس کے پودے کے لئے گرم تر آب
و ہوا اور پانی کی بہت ضرورت ہے۔ بتاؤ
ہندوستان میں کونسے علاقے ہیں جہاں بارش زیادہ
ہوتی ہے؟ بنگال۔ آسام۔ برما۔ مغربی اور مشرقی ساحل
بہار۔ پنجاب اور صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کے
پہاڑی ضلعے سندھ کے نہری رقبہ اور دریاؤں کے
ڈیلٹے میں بہت پیدا ہوتے ہیں۔ ان حصوں میں
لوگوں کی بڑی خوراک چاول ہے۔ بعض علاقوں میں
اس کی پیداوار سال میں دو دفعہ اٹھاتے ہیں۔
اسی لئے چاول کی پیداوار کے لئے ہندوستان دنیا
میں دوسرے درجہ پر ہے۔

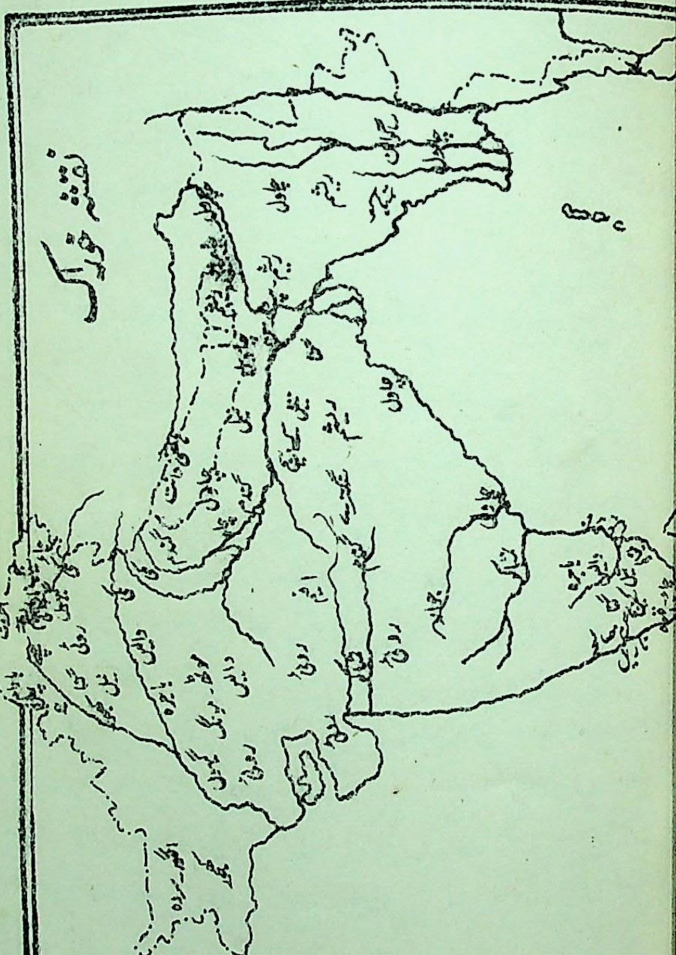
باجرا۔ جوار۔ مکئی۔ یہ فصلیں زیادہ تر چاول سے کم

لئے بوئی جاتی ہیں - اور خشک آب و ہوا میں پھولتی پھولتی ہیں - اس لئے سندھ - راجپوتانہ - سرحدی صوبہ بلوچستان اور دکن کے خشک علاقہ میں بہت ہوتی ہیں - وہاں کے لوگ ان کی روٹی بنا کر کھاتے ہیں - اور پودے اور پتے مویشیوں کا چارہ بن جاتے ہیں - یہ سب ساونی کی فصلیں ہیں +

دالیں - روٹی اور چاولوں کے لئے سالن کی ضرورت ہوتی ہے - ہندوستان میں ایسے لوگوں کی کثرت ہے - جو دالوں کا استعمال زیادہ کرتے ہیں - اس لئے ان کی فصل یوں تو ہر جگہ ہوتی ہے - مگر زیادہ تر خشک علاقے یعنی راجپوتانہ - سندھ گجرات - آگرہ اودھ اور پنجاب کے مغربی حصوں اور دکن میں ماش - مونگ - ارہر - مسور اور چنے بہت بوئے جاتے ہیں +

مکی - یہ فصل برسات میں ہوتی ہے - اور گرم تر آب و ہوا کو پسند کرتی ہے - لیکن اس کے لئے چاولوں کی طرح زیادہ بارش کی ضرورت نہیں عام طور پر شمالی ہندوستان میں کھائی جاتی ہے

تیل کے بیج - سرسوں - تل - توریا - ارنڈی - مونگ پھلی - السی سب تیل نکالنے والے بیج ہیں چونکہ تیل کے بغیر گذارہ بڑا مشکل ہے - اس لئے



تقریباً ہر جگہ بوئے جاتے ہیں۔ مونگ پھلی مشرقی ساحل اور مدراس۔ ارنڈی۔ بنگال۔ بمبئی اور ریاست حیدر آباد توریا پنجاب۔ آگرہ اودھ اور بنگال میں بہت ہوتے ہیں۔ ہمارا ملک مونگ پھلی اور توریا کی پیداوار میں اوّل درجے پر ہے ٭

۲۔ سبزی۔ ترکاری اور پھل

دالوں کے بعد سالن کے لئے سبزی ترکاری کی ضرورت ہے۔ اس مطلب کے لئے ہر جگہ ارائیں لوگ اپنی زمینوں میں ساگ پات۔ گوبھی۔ بھنڈی۔ گھیا۔ بینگن وغیرہ بوتے ہیں۔ لیکن بڑے بڑے شہروں میں سبزی۔ دوسرے صوبوں سے منگوائی جاتی ہے چنانچہ کلکتہ میں بردوان۔ دربھنگہ۔ بمبئی میں پونا۔ کراچی میں ملیر۔ لاہور میں راولپنڈی۔ جالندھر اور شملہ۔ دلی میں سہارنپور۔ پٹنہ میں مظفرپور۔ اور مدراس میں نیلگری اور اناملی سے آتی ہے۔ ان مقامات پر بڑے بڑے کھیتوں میں مختلف قسم کی سبزیاں بوئی جاتی ہیں ٭

آلو۔ آلو کی فصل پہاڑی حصّہ میں ہوتی ہے آج کل ولایتی آلوؤں کی کاشت بہت کی جاتی

ہے۔ شملہ اور کماؤں کی پہاڑیوں اور پردوان میں
پہاڑی آلو اپریل اور مئی میں بوئے جاتے ہیں ۔

گرم مصالحہ - کالی مرچ - الائچی اور دار چینی
کے درختوں کی کاشت ٹراونکور اور ساحل مالابار
کی جاتی ہے - کیونکہ ان کے لئے گرم مرطوب آب
و ہوا کی ضرورت ہوتی ہے ۔

پھل - خوراک کے لئے پھلوں کی بھی ضرورت
ہے - ان کے کھانے سے بدن میں خون زیادہ اور
صاف ہوتا ہے اس لئے امیر لوگ ان کا زیادہ
استعمال کرتے ہیں

سیب اور ناشپاتی - ان کے لئے سرد آب و
ہوا اور کافی بارش درکار ہے - کشمیر اور کلو کی
گھاٹیوں اور کماؤں کی پہاڑیوں میں بہت ہوتے ہیں
اور بڑے بڑے شہروں میں آکر بکتے ہیں ۔

انگور - سردہ وغیرہ - سرد اور خشک آب و ہوا
کو پسند کرتے ہیں - کابل - پشاور کی وادی - بلوچستان
میں کوئٹہ اور چمن ان کے بڑے بڑے مرکز ہیں
یہ پھل برف سے سرد کی ہوئی گاڑیوں میں بند
ہو کر بڑے بڑے شہروں - کراچی - بمبئی - کلکتہ
لاہور اور دہلی میں بیچے جاتے ہیں ۔

کیلا ہمارے ملک میں مختلف قسم کے کیلے

لتے ہیں۔ مالابار کے ساحل پر ان کی باقاعدہ
کاشت کی جاتی ہے۔ کلکتہ کا کیلا چھوٹا اور سُرخ
رنگ کا ہوتا ہے۔ کراچی اور بمبئی کے کیلے کی
چھال ہری ہوتی ہے۔ اس لئے ہری چھال کے
نام سے مشہور ہے ۔

سنگترے۔ بڑے بڑے زمینداروں نے اپنی
زمینوں میں سنگترے کے باغات لگائے ہوئے ہیں
اور ان کی پیداوار کو نزدیک کے شہروں
میں بھیجتے ہیں۔ مگر وسط ہند میں ناگپور اور جبلپور
پنجاب میں گوجرانوالہ۔ آسام میں سلہٹ۔ آگرہ اودھ
میں سہارنپور سنگتروں کے لئے بہت مشہور ہیں۔

آم۔ اس کے لئے سرد آب و ہوا مضر ہے
ہمارے ملک میں اس کی کئی قسمیں مشہور ہیں
سہارنپور۔ بنارس۔ پٹنہ۔ بمبئی اور مدراس کے
آم خاص طور پر پسند کئے جاتے ہیں۔ پنجاب
کے پہاڑی اضلاع ہوشیارپور۔ کانگڑہ۔ گورداسپور۔
ان کا گھر ہیں۔ مگر یہ آم گھٹیا درجے کے ہوتے
ہیں۔ بمبئی اور شملہ میں ان کا مربہ ڈالا جاتا
ہے اور بکنے کے لئے مختلف شہروں میں بھیجا
جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی مظفرپور اور ڈیرہ
دون۔ لوکاٹ سہارنپور۔ شریفہ جبلپور۔ الہ آباد اور

پونا - انار قندھار - چلغوزے شملہ اور پشاور اخروٹ
بادام - کشمش افغانستان - امرود الہ آباد - بیر کا سگنج
آگرہ - جموں - تربوز اور خربوزہ لکھنؤ - ڈیرہ اسمٰعیلخاں
حصار اور مالیر (کراچی) کے بہت مشہور ہیں ٭
کھجور - گرم خشک آب و ہوا کو پسند کرتا ہے
اور ندی نالوں کے کنارے اس کے جھنڈ کے
جھنڈ نظر آتے ہیں - بلوچستان کے ساحل کے ساتھ
ساتھ - سندھ اور مغربی پنجاب میں بہت ہوتا ہے
بتاؤ - اس فصل کی ترقی کے لئے کیا انتظام کیا
گیا ہے ؟
ناریل گرم اور تر علاقہ میں ملتا ہے - اور
سمندر کی ریتلی زمین میں بہت پھلتا پھولتا ہے
ساحل مالابار اور کنارہ و منڈل اس کا گھر ہے - ان
علاقوں میں اس کی کاشت کی جاتی ہے - گری سے
سامان آرائش اور مکان - پتوں سے چھپر - ریشوں سے
رسے - چٹائیاں - برش - پائیدان - گودا سے کھوپا بناتے
ہیں - دودھ پینے کے کام آتا ہے - کھوپا کے چھوٹے
چھوٹے ٹکڑے کرکے اور دھوپ میں سکھا کر تیل
نکالتے ہیں - لوگ گودا سے سالن بھی تیار کرتے
ہیں - پیداوار کے لحاظ سے ہندوستان دوسرے درجہ
پر ہے ٭

سوالات

١ - مندرجہ ذیل اجناس کے لیئے کس قسم کی آب و ہوا درکار ہے
اور کہاں زیادہ پیدا ہوتی ہیں؟
گندم - چاول - باجرا جوار - تیل کے بیج ۔

٢ - تمہارا ایک دوست زمینداری کے لئے بہت سی زمین خریدنا
چاہتا ہے - اسے بتاؤ - کہ وہ کہاں زمین خریدے - اس میں
کیا فصلیں بوئے اور پیداوار کو کہاں بیچے؟

٣ - مندرجہ ذیل پیداوار کے لحاظ سے ہندوستان کو دنیا میں
کیا درجہ حاصل ہے :-
گندم - چاول - جو - تل - مونگ پھلی - تمباکو اور ناریل ۔

٤ - ایک بیوپاری نے سنگتروں کے لئے آگرہ - آموں کے لئے دہلی
کھجوروں کے لئے بمبئی - انگوروں کے لئے مدراس اور آلوؤں
کے لئے ناگپور - سیبوں کے لئے ملتان کے آڑھتیوں کے
پاس فرمائش بھیجی - بتاؤ - اس سودے میں نفع ہوگا - یا
نقصان - اپنے جواب کی وجہ بھی بتاؤ ۔

٥ - تمہاری بہن کی شادی ہے - اس موقعہ پر تم مختلف قسم
کے پھل منگوانا چاہتے ہو - بتاؤ - کن مقامات پر تم فرمائشیں
بھیجوگے ۔

٦ - مندرجہ ذیل اجناس اور سبزیاں کب بوئی جاتی ہیں - اور کس
مہینہ میں کاٹی جاتی ہیں - اپنے گاؤں کی پیداوار سے اندازہ لگاؤ!

مکی - آلو - چاول - گوبھی - گندم - ماش ؏

۶ - تمہارے گھر میں ایک مہمان بڑے دنوں کی چھٹیوں میں کشمیر سے آنے والا ہے - بتاؤ - وہ تمہارے لئے کیا کیا تحفے لائیگا ؟

۱۳ - گوشت اور شکار

ہندوستان میں ایسے لوگوں کی کافی تعداد ملیگی جن کے ہاں کم از کم ایک وقت تو ضرور گوشت پکتا ہے - یہ لوگ گوشت کے اتنے دلدادہ ہیں کہ سبزی کے ساتھ بھی گوشت پکاتے ہیں - سرحد بلوچستان اور پنجاب کے پٹھان اسی ذیل میں شامل ہیں - اس مطلب کے لئے کئی قسم کے جانور اور پرندے پالے جاتے ہیں - بعض لوگ مچھلیوں کے پکڑنے اور خاص خاص علاقوں میں شکار کھیلنے کے لیے سرکار سے لائیسنس بھی لیتے ہیں ؏

مچھلیاں - تم پڑھ چکے ہو کہ ہندوستان کے ساحلوں کے ساتھ کم گہرے سمندروں میں مچھلیاں بکثرت ملتی ہیں - بھلا بتاؤ تو سہی کہ مچھلیاں کن جگہوں میں رہنا پسند کرتی ہیں ؟ ماہی گیر مچھلیاں پکڑ کر بڑے بڑے شہروں بمبئی مدراس کلکتہ میں

بھیجتے ہیں۔ چنانچہ بنگالی تو مچھلی کے اتنے شوقین ہیں کہ اس کے بغیر گذارہ ناممکن ہے۔ چاولوں کے ساتھ مچھلی کا ہونا ایک ضروری امر ہے۔ مگر ہمارے ملک میں مچھلیوں کی ترقی کے لئے نئے طریقے اختیار نہیں کئے جاتے ہیں۔ اب سرکار نے ان کی نسلوں کی ترقی اور حفاظت کے لئے کئی قانون بنائے ہیں۔ جو شخص ان قوانین کو توڑتا ہے۔ عدالت سے سزا پاتا ہے۔

بھیڑ بکریاں۔ یوں تو یہ جانور ہر صوبہ میں ملتے ہیں۔ مگر ان کی پرورش ان علاقوں میں ٹھیک ہو سکتی ہے۔ جہاں آب و ہوا خشک ہو۔ اور زراعت کامیابی سے نہ ہو سکے۔ تر علاقوں میں ان کے کھر گل سڑ جاتے ہیں۔ اس لئے سرحدی صوبہ۔ بلوچستان۔ مغربی پنجاب اور سندھ میں دنبہ کی قسم۔ راجپوتانہ۔ بیکانیر۔ اجمیر مارواڑ۔ کشمیر۔ متھرا مراد آباد۔ مدراس اور دکن میں اعلےٰ نسل کی بھیڑیں اور بکریاں ملتی ہیں۔ ہمارے صوبہ میں تو بھیڑ بکریوں کی پرورش کا کام زیادہ تر خانہ بدوش چرواہوں کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن مدراس میں بڑے بڑے زمیندار ان کی باقاعدہ پرورش کرتے ہیں۔ گوئم بٹور (مدراس) کی بھیڑیں اپنی پشم

کے لئے مشہور ہیں۔ ہمارا ملک بھیڑوں کے لحاظ سے کل دنیا میں پانچویں درجے اور بکریوں کے لحاظ سے اوّل درجے پر ہے۔

ونیہ۔ یہ نسل صرف گوشت کے لئے پالی جاتی ہے۔ اور اس کی اُون سے پٹھان اور بلوچی موٹے سوٹے کمبل تیار کرتے ہیں۔

مرغا مرغی۔ ہندوستانی مرغیاں ولایتی مرغیوں سے قد میں چھوٹی ہوتی ہیں۔ اور ان کی نسبت انڈے بھی چھوٹے دیتی ہیں۔ کیونکہ سخت گرم آب و ہوا میں جانوروں کا قد چھوٹا ہو جاتا ہے۔ سرکار نے ان کی نسل کو عمدہ بنانے کے لئے ولایتی مرغے اور مرغیاں منگوا کر کئی مقامات پر مرغی خانے کھولے ہوئے ہیں۔

شکار۔ پہاڑوں میں کئی قسم کے شکاری جانور ملتے ہیں۔ لیکن ان کے شکار کے لئے پہلے محکمہ جنگلات کے افسروں سے اجازت لینی پڑتی ہے۔ اور اس غرض کے لئے مقررہ فیس بھی ادا کرنی پڑتی ہے۔ بعض مقامات پر سڑکیں بنی ہوئی ہیں جن پر موٹریں اور دیسی گاڑیاں چلتی ہیں۔ شکاریوں کو ان جنگلوں میں جانے کے لئے سٹیشن ماسٹروں سے مدد مل سکتی ہے۔ شیر ببر کاٹھیاواڑ اور جوناگڈھ

کے جنگلات میں ملتا ہے - نواب پٹنا گڑھ نے ۳۰۰۴ مربع میل رقبہ شکار کے لئے مخصوص کیا ہوا ہے شیر نیپال - کمایوں کی پہاڑیوں - سندربن - وسط ہند کے جنگلات اور نیلگری پربت میں رہتا ہے - گینڈا نیپال - آسام - ترائی سندربن اور برما میں پایا جاتا ہے - اس کی کھال سے ڈھالیں اور سوٹیاں بنتی ہیں - چیتا وسط ہند کے جنگلات - ہمالیہ کی جنوبی ڈھلانوں اور دکن میں ملتا ہے - یہ سب جانوروں میں زیادہ تیز دوڑنے والا ہے اور ۶۰ میل فی گھنٹہ دوڑ سکتا ہے - جنگلی بھینسا - وسط ہند کے جنگلات جنوبی ہند - برما اور بنگال - ریچھ ہمالیہ - آسام - بلوچستان - برما - بہار اوڑیسہ اور دکن میں گھومتا رہتا ہے - اس کے علاوہ کئی قسم کے ہرن شوالک اور ہمالیہ اور نیلگری کے جنگلوں میں ملتے ہیں ؏

۴ - دودھ - دہی - مکھن

سب سے پہلے غذا دودھ خیال کی جاتی ہے - جس ملک میں دودھ - دہی کی زیادتی ہو - وہاں کے باشندے تندرست اور عقلمند ہوتے ہیں - پہلے ملک میں دودھ اور گھی کافی مقدار میں لوگوں

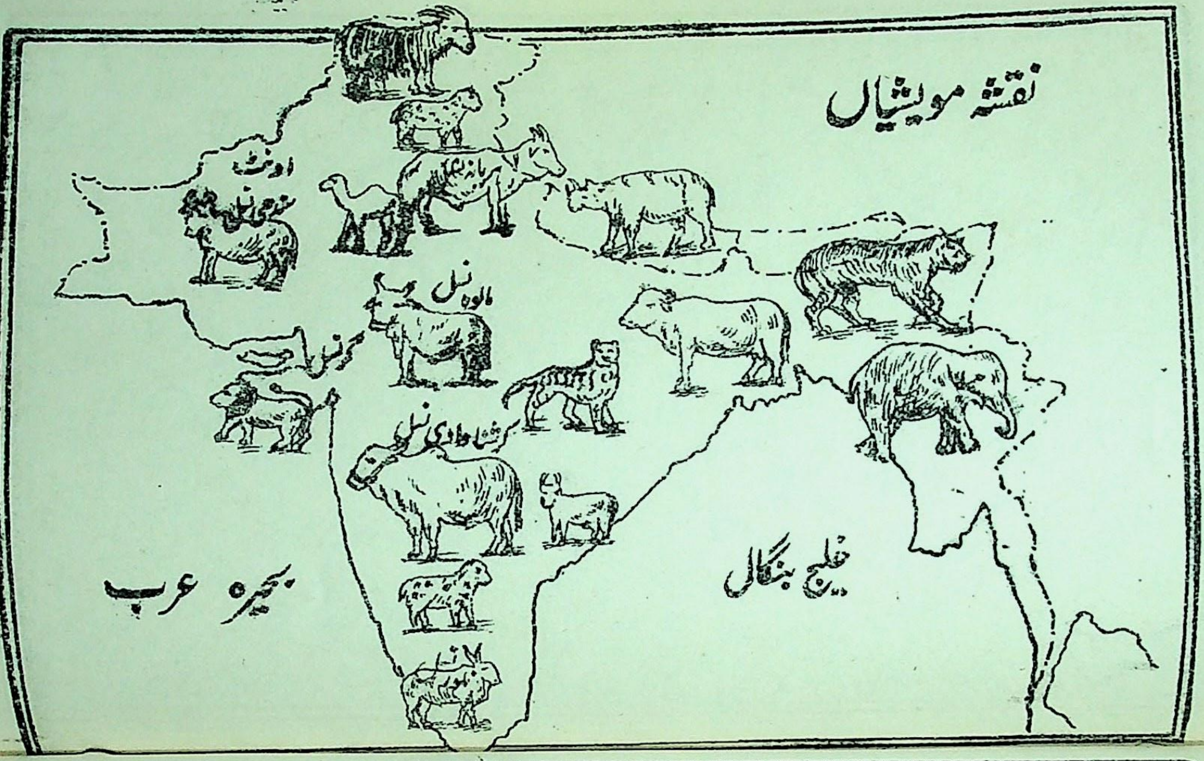
کو نصیب ہوتا تھا۔ اب بھی ہندوستان میں بہت سا گھی بنایا اور کھایا جاتا ہے۔ مگر اب بہت کمی ہو گئی ہے۔ ولایتی ملکوں میں گھی کی بجائے جانوروں کی چربی استعمال کی جاتی ہے۔ اور مکھن ڈبل روٹی کے ساتھ کھاتے ہیں۔ وہاں مویشیوں کی پرورش اور خوراک کا بہت اچھا انتظام ہے۔ امریکہ میں ایک گائے کے دودھ اور مکھن کا اندازہ کیا گیا اور بالترتیب ۲۳۳ من اور ۱۴ من نکلا۔ کچھ عرصہ سے ہمارے ملک میں بھی مویشیوں کی اعلےٰ نسل پیدا کی جا رہی ہے۔ سرکار نے پنجاب میں حصار۔ صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ میں متھرا کے نزدیک۔ وسط ہند میں ناگپور اور مدراس میں بنگلور کے نزدیک سرکاری مویشی خانے کھولے ہوئے ہیں۔ جن میں مختلف نسل کی گائیں۔ بھینس اور بیل پالے جاتے ہیں اور ان کے دودھ سے بالائی اور مکھن نئے طریقوں سے نکالا جاتا ہے۔ اسی طرح ہر ایک چھاؤنی میں بھی ڈیری فارم (بالائی اور مکھن کے کارخانے) کھلے ہوئے ہیں۔ ہندوستان میں راولپنڈی۔ علیگڈھ۔ بنگلور۔ ناگپور۔ پوسا اور انند (گجرات) میں یہ کام بہت ترقی پر ہے ۔

دودھ دہی کے علاوہ زمینداروں کو ہل چلانے کے

لئے بیلوں اور بھینسوں کی بھی ضرورت ہے۔ اس مطلب کے لئے اگر اعلےٰ نسل کے مویشی مل سکیں تو زراعت میں بہت ترقی ہوتی ہے۔ مگر اس علاقہ میں عمدہ مویشی ملتے ہیں۔ جہاں آب و ہوا خشک اور بارش زیادہ نہ برسے۔ کیوں؟ زیادہ بارش کے سبب زمین میں سے نمک بہہ جاتا ہے۔ اور مویشی نمکین گھاس کو پسند کرتے ہیں۔ اس لئے مدراس۔ کاٹھیاواڑ۔ وسط ہند۔ سندھ۔ پنجاب۔ شمالی گجرات اور میسور میں بکثرت پالے جاتے ہیں +

مویشیوں کی نسلیں۔ پنجاب کے جغرافیہ میں

تم پڑھ چکے ہو کہ پنجاب میں ہریانہ۔ ساہیوال اور دھنی نسل کے مویشی ملتے ہیں۔ بتاؤ۔ یہ نسلیں کن کن ضلعوں میں ملتی ہیں؟ اسی طرح ہر ایک صوبہ میں مختلف نسل کے مویشی پالے جاتے ہیں۔ نقشہ مویشیاں میں ان کی تصویریں دی گئی ہیں۔ ہر ایک تصویر کو غور سے دیکھو اور بتاؤ۔ کہ ان کی شکل و صورت میں کیا فرق ہے؟ ہمالیہ پہاڑ کے دامن میں جتنے علاقے ہیں۔ وہاں چھوٹے قد کے مویشی ہوتے ہیں۔ سندھی گائے کراچی کے نزدیک پالی جاتی ہے۔ اس کے سینگ کند اور چھوٹے۔ جسم گھٹیلا۔ چہرہ چھوٹا۔ چھاتہ لمبا اور دودھ زیادہ۔ گر گائے


نقشہ مویشیاں
اونٹ
مالوہ نسل
گیر نسل
کرشنا وادی نسل
بحیرہ عرب
خلیج بنگال

گرنار کی پہاڑیوں (کاٹھیاواڑ) میں ملتی ہے۔ یہ گائے قد میں سندھی گائے کی نسبت لمبی اور بڑی ہوتی ہے اور اس کے سینگ پیچھے کو دائرے کی شکل میں مڑے ہوئے اور کان لمبے۔ عام طور پہ دودھ زیادہ ہوتا ہے۔ میواتی گائے ریاست الور۔ بھرتپور اور ضلع گوڑگانوہ میں پائی جاتی ہے۔ ہریانہ نسل کی نسبت اس کا قد چھوٹا ہوتا ہے۔ سر چھوٹا اور صاف۔ سینگ درمیانے۔ کان لمبے اور لٹکے ہوئے۔ یہ نسل دودھ اور کھیتی باڑی دونو کاموں کے لئے مفید ہے مالوہ نسل کے بیل اور گائے مالوہ اور وسط ہند میں ہوتے ہیں۔ کرشنا وادی ریاست حیدر آباد اور مدراس میں اور نلور نسل مدراس میں ملتی ہے۔

بھینس - یہ گرم مرطوب آب و ہوا کو پسند کرتی ہے۔ بنگال میں بیلوں کی بجائے بھینسوں سے کام لیتے ہیں۔ رہتک نسل کی بھینس سب سے زیادہ دودھ دیتی ہے۔ اور امرتسر۔ ننکو شاہ (ضلع سیالکوٹ) اور آگرہ و اودھ کے میلوں میں فروخت کرنے کے لئے لائی جاتی ہے۔ انند (گجرات) کے علاقہ میں سورتی نسل کی بھینس اور کاٹھیاواڑ کے علاقہ میں ایک اور نسل پائی جاتی ہے۔ مگر یہ پہلی دو کی نسبت کم دودھ دیتی ہے۔

اُونٹ - یہ جانور ریگستانی علاقہ میں بار برداری کے کام آتا ہے - راجپوتانہ - سندھ اور مغربی پنجاب میں بہت ملتا ہے - اس کی مادہ کا دُودھ دُوہتے ہیں اور اس سے گھی نکالتے ہیں ٭

کھانے پینے کی دیگر چیزیں

گنّا - چینی بڑی کار آمد شے ہے - اس کے بغیر ہمارا گذارہ نہیں - بتاؤ - یہ کس چیز سے بنتی ہے؟ گنّا کی پیداوار ہندوستان میں بہت ہوتی ہے - اور دُنیا میں اوّل درجے پر ہے - اس کے لئے زیادہ گرمی - تری اور زرخیز زمین کی ضرورت ہے - پنجاب اور آگرہ و اودھ کے نہری علاقوں - بنگال اور مدراس میں بہت بویا جاتا ہے - بتاؤ - پنجاب میں کونسے علاقے گنّا کی فصل کے لئے مخصوص ہیں؟ مدراس میں کوئمبٹور کا کماد مشہور ہے اور تمام صوبوں میں اس کا بیج بویا جاتا ہے - ہمارے ملک میں چندوسی - کانپور - شاہجہان پور - ہوڑہ - امرتسر اور سہارنپور میں گڑ اور راب سے اور جنوبی ہندوستان میں تاڑ کے درخت سے کھانڈ بنائی جاتی ہے - مگر یہ مقدار ہمارے ملک کے لئے ناکافی ہے - اس

لئے جاوا اور جرمنی سے منگوائی جاتی ہے ÷

چاء - اس کے لئے گرم مرطوب آب و ہوا کی ضرورت ہے - اس کا پودا پہاڑوں کی ان ڈھلانوں پر پھلتا پھولتا ہے - جہاں بارش زیادہ ہو اور پانی نہ ٹھہرے - کیونکہ پانی ٹھہرنے سے پودے کی جڑیں گل جاتی ہیں - اس کی کاشت نیلگری - آسام - دارجیلنگ جلپے گوری - ڈیرہ ڈون اور کانگڑہ میں ہوتی ہے - ہندوستان میں ۵۰ لاکھ من چاء ہر سال باہر کو جاتی ہے - اور دنیا میں دوسرے درجہ پر ہے ÷

قہوہ - چاء کی مانند اس کے لئے گرم مرطوب آب و ہوا اور ڈھلوان سطح کی ضرورت ہے - اکثر تین ہزار فٹ کی بلندی پر پیدا ہوتا ہے - اس کی کاشت کورگ - میسور - ٹراونکور - کوچین اور نیلگری میں ہوتی ہے - یہ چاء سے زیادہ تیز ہوتا ہے ÷

تمباکو - اس کے لئے گرم مرطوب آب و ہوا اور زرخیز زمین کی ضرورت ہے - عام طور پر دریاؤں کے کناروں پر بویا جاتا ہے - زمیندار اپنی ضرورت کے لئے ہر جگہ بوتے ہیں - بنگال - بہار - مدراس - صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ اور پنجاب میں زیادہ ہوتا ہے - ہندوستان دنیا میں دوسرے درجہ پر ہے ÷

افیم - پوست کے پودے میں جو ڈوڈے لگتے

ہیں۔ ان میں چاقو کے ذریعے چھید کرتے ہیں۔ رس ڈوڈوں سے باہر نکل نکل کر جم جاتا ہے۔ یہ کچی افیم کہلاتی ہے۔ بعد میں اسے کارخانہ میں پگھلا کر صاف کر لیا جاتا ہے۔ اور پکی افیم بن جاتی ہے۔ پوست کی کاشت کے لئے گرم اور مرطوب آب و ہوا کی ضرورت ہے۔ وسط ہند۔ مالوہ۔ بہار اوڑیسہ۔ صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ اور پنجاب کی پہاڑی ریاستوں میں اکثر بویا جاتا ہے +

سوالات

۱۔ امرتسر کی منڈی میں ایک شخص سندھی گائے اور دوسرا رہتک نسل کی بھینس خریدنا چاہتا ہے۔ تم اس سودے میں ان کی رہنمائی کرو +

۲۔ ہندوستان میں مویشی کن علاقوں میں زیادہ پالے جاتے ہیں اور کیوں؟

۳۔ سرکار نے مویشیوں کی نسل کی ترقی کے لئے کیا انتظام کیا ہُوا ہے؟ اور بالائی و مکھن کے کارخانے کہاں کہاں کھلے ہوئے ہیں؟

۴۔ تمہارا ایک دوست شیر ببر۔ شیر۔ گینڈے اور ہرن کے شکار کے لئے جانا چاہتا ہے۔ بتاؤ۔ اسے کن علاقوں میں یہ شکار ملے گا۔ اور کیا وہ اپنی مرضی سے شکار کھیل

سکتا ہے ؟

۵ - مندرجہ ذیل جانوروں کا گوشت کہاں سستا مل سکتا ہے اور کیوں ؟

دنبہ - بھیڑ - مچھلیاں - بکری اور اونٹ *

۶ - کلکتہ کے ایک سوداگر نے بکریاں اور بھیڑیں خریدنے کے لئے ایک آدمی کو مدراس میں اور دوسرے کو برہما میں بھیجا بتاؤ - دونو میں سے کونسا سودا بہتر ثابت ہوگا ؟

۷ - ہندوستان میں چینی کے کارخانے کہاں کہاں ملتے ہیں - اور کس جگہ کا کماد منگوا کر بویا جاتا ہے ؟

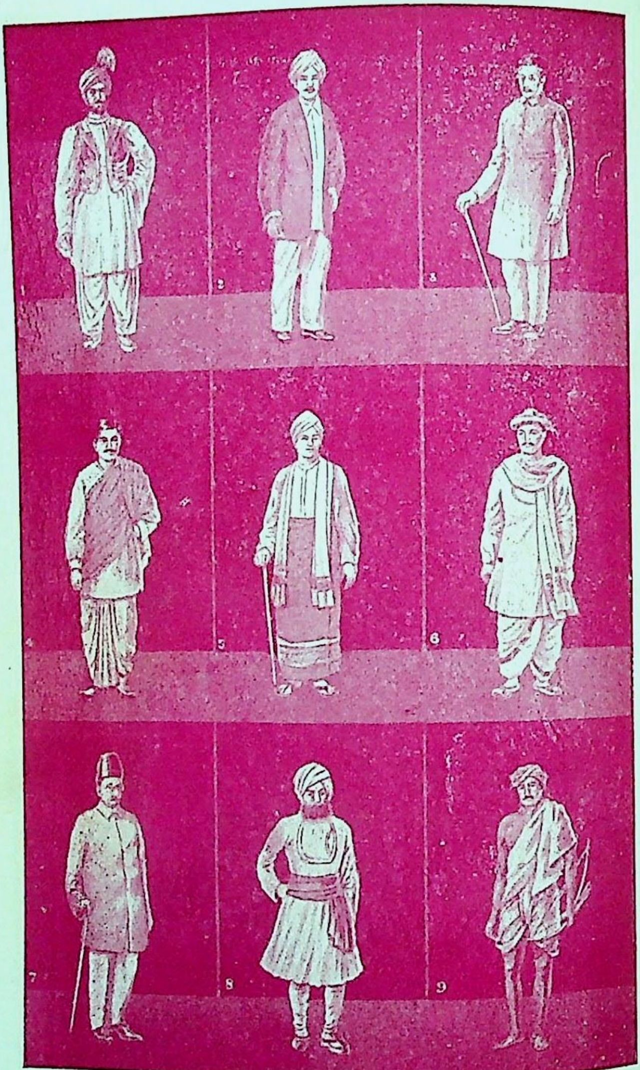
۸ - چاء - تمباکو - افیم اور قہوہ کی پیداوار میں ہندوستان کو کیا درجہ حاصل ہے ؟ اور ان کی کاشت کے لیے کونسے علاقے موزون ہیں ؟

۹ - ایک آدمی نے راجپوتانہ کے ریتلے میدان میں چاء بونی شروع کی - بتاؤ - اسے نفع ہوگا یا نقصان *

---

۸ - ہمارا لباس

لباس - ہندوستان ایک وسیع ملک ہے - جس کی آب و ہوا میں بڑا فرق ہے - بعض علاقے گرم اور بعض سرد - بعض میں گرمی سردی دونو موسم ہوتے ہیں



(۱) پٹھان (۲) پنجابی (۳) ہندوستانی (۴) بنگالی (۵) مدراسی
(۶) مرہٹہ (۷) پارسی (۸) راجپوت (۹) بھیل ۔

اور بعض میں ایک جیسا موسم رہتا ہے۔ اس لئے لوگوں کے لباس میں بہت فرق ہے۔ ہمالیہ کے سرد اور پہاڑی حصّہ میں رہنے والے لوگ سخت اور مضبوط لباس یعنی پٹو کا لمبا سا کوٹ اور پاجامہ پہنتے ہیں۔ پنجاب سرحدی صوبہ اور بلوچستان میں گرمی اور سردی دونو غضب کی ہوتی ہے۔ اس لئے ان صوبوں میں سردی کے موسم میں لوگ پاجامہ یا شلوار۔ بدن پر قمیص اور کوٹ اور سر پر پگڑی یا لنگی۔ گرمیوں میں ڈھیلا ڈھالا لباس یعنی گزی گاڑھے یا گبرون کا کرتہ اور تہمد یا دھوتی پہنتے ہیں۔ گنگا کی وادی یعنی آگرہ و اودھ۔ بہار اوڑیسہ اور بنگال اور آسام میں سردی کم۔ اور گرمی کا زور ہوتا ہے۔ اس لئے لوگ زیادہ تر دھوتی اور قمیص اور سر پر ٹوپی پہنتے ہیں۔ بنگالی اور آسامی تو ننگے سر ہی رہتے ہیں۔ اور دسمبر یا جنوری میں ایک چادر اوڑھ لیتے ہیں۔ مہاراشٹر میں مرہٹوں کی پگڑی عجیب نمونہ کی ہوتی ہے۔ جس کے دیکھتے ہی ایک اجنبی بھی فوراً کہہ اٹھتا ہے کہ یہ آدمی مرہٹہ ہے۔ اسی طرح مدراس میں بھی گرم کپڑوں کی ضرورت نہیں۔ وہ لوگ کرتا اور دھوتی میں گذارہ کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں جو انگریز آباد ہیں۔

وہ اپنے ملک کا لباس یعنی پتلون - سر پر انگریزی
طرز کا ٹوپ اور بدن پر قمیص اور کوٹ پہنتے ہیں
ان کی دیکھا دیکھی پڑھے لکھے ہندوستانی اور سرکاری
نوکر چاکر بھی انگریزی لباس پہننے لگ پڑے ہیں
کیا ہمارا ملک اتنا کپڑا مہیا کر سکتا ہے ؟ نہیں۔
ہم باہر کے ملکوں کی طرف آنکھیں لگائے رہتے
ہیں اور وہ ہمیں ہر سال ۶۰ کروڑ روپیہ کا کپڑا
بہم پہنچاتے ہیں +

سوتی کپڑا روئی کے سوت سے تیار ہوتا ہے
اور روئی کپاس سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کے
پودے کے لئے گرم مرطوب آب و ہوا کی ضرورت ہے
اور سیاہ رنگ کی زمین جس میں لوہے اور نمک
کا اثر ہو زیادہ پھلتا اور پھولتا ہے۔ اس کی
کاشت زیادہ تر وسط ہند - گجرات - کاٹھیاواڑ - برار
سندھ - پنجاب اور صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ میں
ہوتی ہے - آج کل زمیندار امریکن کپاس بھی بوتے
ہیں - اس روئی سے سوت کی تار زیادہ لمبی نکلتی
ہے - اور باریک سوتی کپڑے بننے میں برتی جاتی
ہے +

کھدّر - ہندوستان کے ہر ایک قصبہ اور گاؤں
میں کھدّر تیار ہوتا ہے - اور غریبوں کے تن ڈھانپنے

کے کام آتا ہے - آج کل ستھرا اور صاف کھدر
ولایتی کھڈیوں کی مدد سے تیار کیا جاتا ہے ۞

ململ - ایک وقت تھا کہ ڈھاکہ میں نہایت نفیس
اور بے نظیر ململ بنتی تھی - مگر ولایتی مال کے مقابلہ
میں پوری نہ اتر سکی - اور دن بدن یہ صنعت کمزور
ہوتی گئی - اب صرف بوڑھے اور تجربہ کار کاریگر اس
کو تیار کرتے ہیں - بنارس - مدورا اور مدراس میں
بھی باریک ململ تیار ہوتی ہے ۞

گبرون - آگرہ - شولا پور - بنگلور - بھاگل پور - لدھیانہ
ملتان - علیگڑھ اور اعظم گڑھ ۞

کھیس - ڈیرہ اسمٰعیل خاں - پاک پٹن - بھیرہ - لنگیاں
پشاور - کوہاٹ - لدھیانہ - ملتان ۞

ساڑھی اور کشیدے کا کام - ڈھاکہ - سری نگر - لکھنؤ
دہلی - بمبئی - میز پوش - رام پور ریاست ۞

اونی کپڑا بھیڑ بکریوں کی اون سے تیار ہوتا
ہے - ہمارے ملک میں اعلیٰ درجہ کی مہین پشم یا
تو کشمیر یا کوئمبٹور (مدراس) اور بیکانیر کی بھیڑوں
سے حاصل ہوتی ہے - باقی صوبوں میں اون گھٹیا
درجہ کی ہوتی ہے - جس سے نفیس کپڑے تیار نہیں
ہوتے - بلکہ موٹے سوٹے کمبل یا پٹو - پٹیاں تیار کی
جاتی ہیں - شمالی ہندوستان میں دھاریوال (ضلع

گورداسپور) اور کانپور اور جنوبی ہندوستان میں مدراس میں اونی کپڑا کے کارخانے ہیں۔ اور لوئیاں۔ کمبل۔ فلالین اور اونی کپڑے تیار ہوتے ہیں۔ کانپور میں بیکانیر اور دُردآب اور نوشکی کے راستے فارس سے اُون آتی ہے۔ دھاریوال کے لئے اون گدیوں سے سلطان پور کے میلہ میں خریدی جاتی ہے ؎

شال۔ کشمیر اور لداخ کی بکریوں کی مہین پشم سے تیار ہوتی ہے۔ اور یہ کام کشمیر۔ امرتسر اور جلال پور جٹاں (پنجاب) میں ہوتا ہے ؎

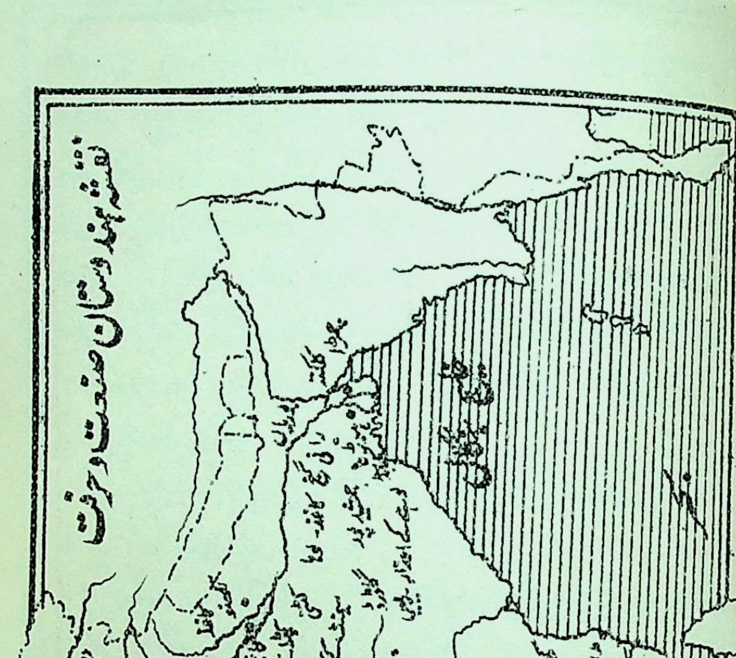
اُونی چادریں۔ رام پور (ریاست بشہر) کشمیر۔ جلال پور جٹاں۔ امرتسر ؎

غالیچے۔ سری نگر۔ امرتسر۔ ملتان۔ جونپور۔ آگرہ۔ مرزاپور۔ ایلورہ (مدراس) اور بیکانیر ؎

لوئیاں۔ پٹو اور کمبل۔ شملہ کی پہاڑی ریاستیں کلو۔ دھاریوال۔ کانپور۔ مدراس میں ؎

موٹے کمبل۔ بلوچستان۔ سرحدی صوبہ۔ کمایوں۔ آسام میں ؎

ریشمی کپڑا۔ ریشم کے کیڑوں سے ریشم تیار ہوتا ہے۔ شہتوت کے پتے ان کی خوراک ہے۔ جو گرم مرطوب آب و ہوا میں پرورش پلتے ہیں۔ میسور بنگال۔ کشمیر۔ آسام۔ اوڑیسہ۔ چھوٹا ناگپور اور وسط


نقشہ ہندوستان صنعت و حرفت
کلکتہ
رانی گنج
جمشید پور
ناگپور
احمد آباد
سورت
پونا
مدراس
لکھنؤ
بحیرہ عرب
خلیج بنگال

ہند میں یہ درخت بہت ہوتے ہیں اور کیڑے پالے جاتے ہیں - آسام اور چھوٹا ناگپور میں کیڑے ارنڈ کے پتوں پر پرورش پاتے ہیں اور ٹسر پیدا کرتے ہیں - ہمارے ملک میں جو ریشمی کپڑا تیار ہوتا ہے اس کے لئے ریشم باہر سے منگوایا جاتا ہے - امرتسر دہلی - آگرہ - اعظم گڑھ - مرزا پور - بنارس - مرشد آباد - سورت - پونا - مدورا - ڈنڈیگل اور دانڈلے ریشمی کپڑا کے بڑے بڑے مرکز ہیں ۔

ریشمی ساڑھیاں - کاٹھیاواڑ - بنارس - ڈھاکہ اور سری نگر میں بنتی ہیں ۔

بُوٹ اور جوتیاں - ہندوستان میں مویشی بہت پالے جاتے ہیں - اور کھالیں کافی مل جاتی ہیں - اس لئے کئی مقامات پر چمڑا تیار کیا جاتا ہے - مدراس کا چمڑا بہت نفیس ہوتا ہے - کانپور - آگرہ - مدراس - کلکتہ - کرنال اور بمبئی میں عمدہ بوٹ تیار ہوتے ہیں - اس کے علاوہ لاہور - دہلی - ملتان - پوٹھوہار (راولپنڈی)، پشاور اور بڑے بڑے شہروں میں جوتیاں تیار ہوتی ہیں - جرابیں - گلوبند - مفلر - اور بنین کانپور - دھاریوال اور لدھیانہ میں تیار ہوتی ہیں - یہ ایسی چیزیں ہیں جن کا استعمال دن بدن بڑھ رہا ہے - اس لئے بہت سا مال ولایتی ملکوں

سے آتا ہے اور ہندوستان میں بھی تقریباً بڑے بڑے شہروں میں ان کے بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے +

زیورات - ہندوستان میں سونا چاندی بہت کم ہے۔ صرف ریاست میسور میں کولر کی کان سے سونا نکالا جاتا ہے - اس لئے باہر سے منگوایا جاتا ہے - یہ دونو دھاتیں پہلے پہل بمبئی کی بندرگاہ میں اُترتی ہیں - ہندوستان میں بنگلور - ٹراونکور - ترچناپلی - مدراس - پونا - کچھ - احمد آباد - بڑودہ - کلکتہ کٹک - لکھنؤ - ڈھاکہ اور بنارس چاندی کے کام اور سورت - لکھنؤ - دہلی اور پشاور زردوزی کے کام کے مرکز ہیں +

سوالات

۱ - کسی کچے بیوپاری نے کمبل اور اونی کپڑا کانپور میں - ململ بنارس اور مدراس میں - بوٹ آگرہ اور کلکتہ میں اور غالیچے امرتسر اور جونپور میں بھیج دئے - بتاؤ - اس نے کیا غلطی کی؟

۲ - تمہارا ایک دوست سوداگری کا کام اختیار کرنا چاہتا ہے - بتاؤ کہ جرابیں - مفلر - میز پوش - ریشمی ساڑھیاں - زردوزی کا کام - سلمہ ستارہ اور کناری - غالیچے اور اونی چادریں کہاں سے منگوائے؟

۳۔ بنگالیوں اور پٹھانوں کے لباس میں کیا فرق ہے۔تصویر دیکھ کر بتاؤ *

۴۔ ریشم کے کیڑے کہاں کہاں پائے جاتے ہیں۔ اور کیوں؟ نیز سوتی کپڑا۔گبرونیں لنگیاں اور کھیں کہاں کہاں بنائے جاتے ہیں؟

۹۔ ہمارا گھر

گھر ایک ایسی چیز ہے کہ پردیس میں بھی یاد آتا ہے تو انسان بے اختیار ہو جاتا ہے۔ہو بھی کیوں نہ جب کہ گھر ہماری حفاظت کرتا ہے۔ ہمیں آرام پہنچاتا ہے۔ اور مینہہ۔ آندھی۔گرمی اور سردی سے بچاتا ہے۔ لوگ اپنی ضرورت کے مطابق مکان بناتے ہیں۔ ایسے علاقوں میں جہاں دشمنوں کا خطرہ ہوتا ہے۔ مکانات نزدیک نزدیک پائے جاتے ہیں۔ پہاڑی حصّہ میں لوگوں کے مکان بالکل سادہ ہوتے ہیں۔عموماً چھپروں میں بانس اور سرکنڈے برتے جاتے ہیں۔گنگا اور سندھ کے میدان میں لوگ مٹی اور گارے کی دیواریں بناتے ہیں اور دیار۔ سال۔ شیشم اور کیکر کی لکڑی سے دروازے اور چھت تیار کرتے

ہیں - بنگال کے میدان میں کسان اپنے کھیتوں میں جھونپڑیاں بناتے ہیں - ساحلی حصّوں میں ناریل کی لکڑی اور اس کے پتے استعمال کئے جاتے ہیں۔ لیکن شہروں میں پختہ اینٹوں کے خوبصورت مکان بنائے جاتے ہیں - دیار اور اسی قسم کی قیمتی لکڑی بہتی جاتی ہے - فرش کو مضبوط کرنے کے لئے سیمنٹ اور چونے کا استعمال کیا جاتا ہے - لیکن یہ چیزیں ہمارے ملک میں کہاں کہاں ملتی ہیں؟

جنگلات - جنگل عام طور پر زیادہ بارش والے علاقوں میں ملتے ہیں - ہندوستان میں ہمالیہ پہاڑ کی ڈھلانوں پر کشمیر - کلو - کانگڑہ - کمایوں - ترائی - آسام اور برہما تک جنگل ہی جنگل کھڑے ہیں - ان کے علاوہ مغربی گھاٹ - ناگپور کی پہاڑیاں اور وسط ہند کے پہاڑ بھی جنگلات سے ڈھکے پڑے ہیں - راجپوتانہ - سندھ - مغربی پنجاب اور بلوچستان میں کیکر - کھجور - کریر اور جنڈ کے درخت ملتے ہیں - کیونکہ یہ درخت خشکی کو برداشت کر سکتے ہیں - اور اپنی لمبی جڑوں کے باعث دُور سے پانی اور خوراک کھینچ سکتے ہیں۔

دیودار - کیل - پڑتل - ان کے لئے سرد آب و ہوا - زیادہ بارش اور بلندی کی ضرورت ہے - عام طور پر یہ درخت کوہ ہمالیہ میں پانچ ہزار فٹ سے

بارہ ہزار فٹ کی بلندی تک اُگتے ہیں۔ بتاؤ یہ لکڑی میدان میں کیسے لائی جاتی ہے۔ اور پنجاب میں کہاں کہاں لکڑی کی منڈیاں ہیں۔ پڑتل کی لکڑی سے ریل کے سلیپر بنائے جاتے ہیں۔

چیڑ۔ یہ درخت ۳ ہزار فٹ کی بلندی پر ہوتا ہے۔ اس کے رس سے گندہ بیروزہ تیار کیا جاتا ہے کچھ عرصہ سے شوالک اور ہمالیہ پہاڑ کی ڈھلانوں پر چیڑ کے نئے درخت لگائے گئے ہیں۔ بتاؤ اس درخت کے کیا فائدے ہیں؟

تن اور **بید**۔ ان سے سامان آرائش۔ (میزیں۔ کرسیاں) تیار کیا جاتا ہے۔ یہ درخت ہمالیہ کی نچلی ڈھلانوں اور آسام میں ملتے ہیں۔

سال۔ اس کی لکڑی عمارتوں کے کام آتی ہے۔ اور خشک آب و ہوا کو پسند کرتا ہے۔ اکثر وسط ہند کے پہاڑوں پر اُگتا ہے۔

صندل۔ خوشبودار درخت ہے۔ ہندو اس کی لکڑی کو گھس کر ماتھے پر لگاتے ہیں۔ اور اس کا برادہ کئی دوائیوں کے کام آتا ہے۔ اس کی صندوقچیاں۔ ٹوکریاں اور دیگر چیزیں بنتی ہیں۔ میسور اور کورگ کے علاقہ میں اُگتا ہے۔ اور میسور اور بنگلور کے کارخانوں میں اس کا تیل نکالا جاتا ہے۔

ساگوان - اس کی لکڑی بڑی مضبوط ہوتی ہے اور اسے دیمک نہیں لگتی - اسی لئے ریل کی گاڑیاں تیار کرنے میں برتی جاتی ہے - یہ درخت آسام - مغربی گھاٹ اور برہما میں بہت ہوتا ہے - اس کے لئے گرم آب و ہوا اور زیادہ بارش کی ضرورت ہے +

آبنوس - اس کے کنگھے - کنگھیاں بنتے ہیں - اور اس کے درخت مغربی گھاٹ پر ملتے ہیں +

سنکونا - اس کی چھال سے کونین تیار کی جاتی ہے - جس کے کھانے سے بخار رفع ہو جاتا ہے + یہ درخت نیلگری پربت کی ڈھلانوں - کورگ - مالابار میسور - ٹراونکور اور دارجیلنگ میں لگایا گیا ہے +

ربڑ - یہ درخت جنوبی امریکہ سے لایا گیا تھا - اور بڑا مفید ہے - درخت کے رس سے ربڑ تیار کی جاتی ہے - اور حرفوں کے مٹانے - موٹروں اور بائیسکلوں کے پہیوں اور ریل گاڑیوں میں برتی جاتی ہے - آسام - مغربی گھاٹ پر منگلور سے راس کماری تک اور برما میں اس کی بہت کاشت ہوتی ہے +

شیشم - اس کی لکڑی بڑی پائیدار ہوتی ہے - اور نہروں یا ندی نالوں کے کنارے اُگتا ہے +

بانس - بتاؤ - بانس کس کام آتا ہے - بنگال -

ہمالیہ پہاڑ کی ڈھلانوں اور مشرقی ساحل کے پہاڑوں پر ملتا ہے ۔

جنگلات کے فائدے ۔ ہندوستان کو جنگلات سے بہت فائدے ہیں ۔ انگریزی علاقہ کے چوتھائی حصہ میں جنگل ہی جنگل نظر آتے ہیں ۔ جن سے سرکار کو خرچ نکال کر ۳ کروڑ کی آمدنی ہوتی ہے دوسرے جنگلاتی پیداوار کی بدولت ملک میں کئی صنعتیں جاری ہیں ۔ مثلاً کاغذ ۔ دیا سلائی کے کارخانوں لکڑی کے کام ۔ گندہ بیروزہ اور تارپین کے تیل کا انحصار جنگلات پر ہے ۔ لیکن سب سے بڑا فائدہ یہ ہے ۔ کہ جس حصے میں جنگلات ہیں وہاں بارش زیادہ ہوتی ہے ۔ کیوں ؟ درخت زمین کو پولی اور نرم بنا دیتے ہیں ۔ اس لئے بارش کا بہت سا پانی زمین میں چلا جاتا ہے ۔ اگر جنگل نہ ہوں تو دریاؤں میں یک لخت پانی آ جائے ۔ اور میدان کی تمام فصلیں ۔ لوگوں کے گھر اور مال مویشی تباہ ہو جائیں ۔

لکڑی کا کام ۔ گھر کی سجاوٹ کے لئے کئی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ۔ الماریاں ۔ کرسیاں ۔ میزیں ۔ صندوق وغیرہ سب لکڑی سے تیار ہوتے ہیں ۔ یہ کام ان شہروں میں جو پہاڑ کے دامن

ہیں ہیں۔ بہت ہوتا ہے۔ کیونکہ وہاں لکڑی عمدہ
اور سستی مل جاتی ہے۔ بریلی۔ کرتار پور (ضلع جالندھر)
میں سامان آرائش تیار ہوتا ہے۔ سری نگر میں اخروٹ
برہما میں ساگوان۔ بھیرہ اور چنیوٹ میں شیشم کی
لکڑی پر کھدائی کا کام بہت اچھا ہوتا ہے۔ ہوشیار
پور اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں لکڑی کے اوپر لاکھ
کا کام کیا جاتا ہے۔ لاکھ کا رنگ لاکھ کے کیڑے
سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ کیڑے بیری۔ ڈھاک کے
درختوں کی ٹہنیوں پر لپٹے رہتے ہیں۔ چھوٹا ناگپور
وسط ہند۔ حیدر آباد۔ بنگال۔ آسام اور سندھ لاکھ
کے لیئے مشہور ہیں۔ مکانوں کے اندر ٹاٹ۔ پائیدان
چٹائیاں بچھائی جاتی ہیں۔ ساحل مالابار پر ناریل کے
ریشوں سے یہ چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ الیپی اور
کوچین دونو اس صنعت کے مرکز ہیں۔ سیالکوٹ میں
کھیل کا سامان یعنی ہاکی۔ گیند بلے۔ ٹینس وغیرہ تیار
ہوتا ہے۔ یہ سامان شیشم کی لکڑی سے تیار کیا جاتا
ہے۔ اور لکڑی چھانگا مانگا کے ذخیرہ سے آتی ہے

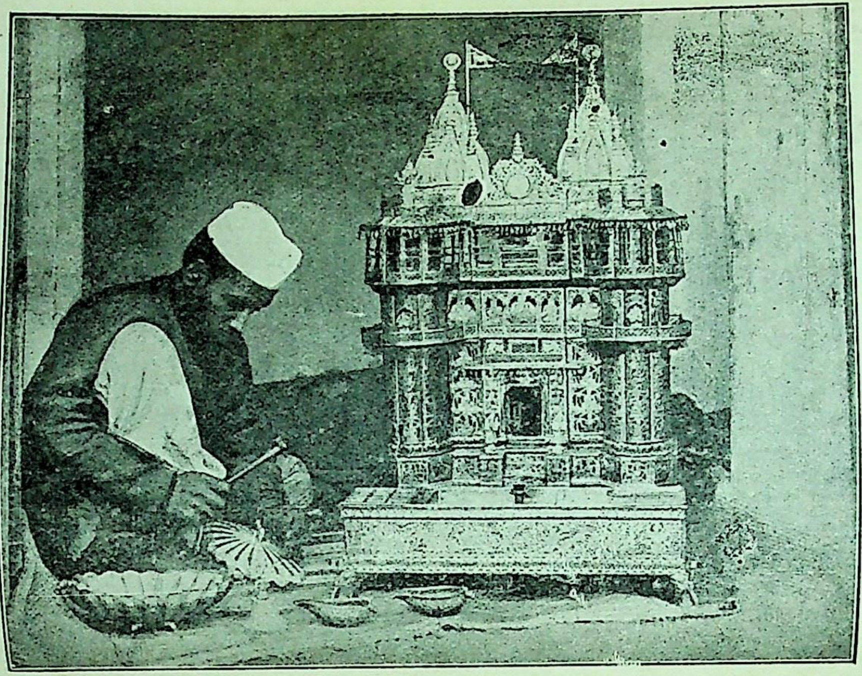
مٹی کے برتن بہاولپور کی نفیس اور روغنی
صراحیاں جن پر نقش و نگاری کا کام کیا ہوتا ہے
دُور دُور تک بکنے جاتی ہیں۔ ملتان میں برتنوں پر
بیل بوٹوں کا کام کیا جاتا ہے۔ جبلپور میں سنگ

مرمر کی چیزیں ۔ گوالیار اور آگرہ میں پتھر کی چیزیں جے پور میں پیتل کے برتن ۔ کھلونے اور پیتل کی بنی ہوئی چیزیں ۔ گیا اور ہردوار کے کونڈے ۔ کونڈیاں اور کھرل ۔ دہلی اور ویلور (مدراس) میں مٹی کے نفیس برتن اور لکھنؤ میں مٹی کے کھلونے تیار کئے جاتے ہیں ٭

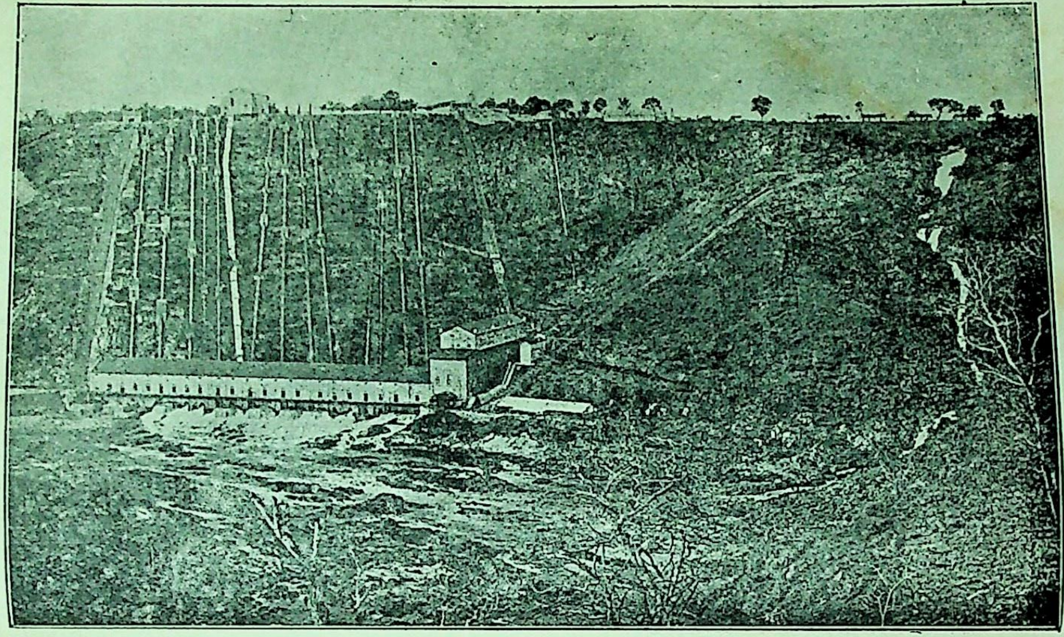
ہاتھی دانت کا کام ۔ ہاتھی زیادہ تر برہما اور ترائی کے علاقہ میں ملتا ہے ۔ لیکن بہت سا ہاتھی دانت باہر کے ملکوں سے آتا ہے ۔ اور اس سے گودام صندوقچیاں ۔ کنگھے ۔ کنگھیاں ۔ ٹوکرے ۔ ٹوکریاں ۔ کھلونے تیار کئے جاتے ہیں ۔ مرشد آباد ۔ دہلی اور برہما میں ہاتھی دانت کا کام بہت ہوتا ہے ٭

شیشے کا کام ۔ ہمارے ملک میں صرف بجوئی (متصل مراد آباد) میں شیشہ تیار ہوتا ہے ۔ لیکن بہت سا شیشہ باہر کے ملکوں یعنی بلجیم سے آتا ہے اور فیروز آباد ۔ بلگام ۔ بمبئی ۔ جبل پور ۔ نینی ۔ لاہور ۔ انبالہ اور کلکتہ میں شیشے کا کام (چمنیاں ۔ چوڑیاں) ہوتا ہے ٭

کانسی پیتل کے برتن ۔ یہ کام زیادہ تر اس علاقہ میں ہوتا ہے ۔ جہاں ہندوؤں کی آبادی زیادہ ہے ۔ اس لئے مدورا ۔ ناسک ۔ مرشد آباد ۔ بنارس ۔ مراد آباد



بنارس میں کاریگر پیتل کا کام کر رہا ہے۔ نفاست اور زیبائش کو غور سے دیکھو۔



ریاست میسور میں شیوا سمدرم کا بجلی گھر - جہاں سے بجلی کولار کے سونے کی کانوں میں پہنچائی گئی ہے

دہلی - امرتسر اور پشاور بڑے بڑے مرکز ہیں - ایلومینیم کے برتنوں کی مانگ دن بدن زیادہ بڑھ رہی ہے - اور یہ برتن گوالیار - مدراس اور بمبئی میں تیار ہوتے ہیں - لیکن دھاتیں باہر کے ملکوں سے آتی ہیں *

لوہے کا کام - بڑے بڑے شہروں میں قفل - بالٹیاں - ٹرنک اور آہنی پیٹیاں تیار ہوتی ہیں - چنانچہ میرٹھ کی قینچیاں - علیگڈھ کے قفل - کوٹلی لوہاراں (ضلع سیالکوٹ) میں کوفت کا کام - منگھیر میں پستول اور بندوقیں اور بھاگل پور میں لوہے کی چیزیں بنتی ہیں *

سوالات

۱ - ہندوستان میں جنگلات کہاں کہاں ملتے ہیں - اور ان سے کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں ؟

۲ - ایک امیر اپنے کمرہ کو سجانا چاہتا ہے - بتاؤ - کون کون سا سامان اس کے لئے درکار ہے - اور وہ یہ سامان کہاں سے منگوائے ؟

۳ - مندرجہ ذیل شہروں میں کون کون سا لکڑی کا کام ہوتا ہے اور کیوں ؟
ڈیرہ اسمٰعیل خاں - بریلی - ہوشیار پور - سری نگر - سیالکوٹ *

۴ - مندرجہ ذیل درخت کیسی آب و ہوا کو پسند کرتے ہیں ؟ اور وہ کہاں کہاں ملتے ہیں ؟

ساگوان - صندل - ربڑ - سنکونا - چیڑ - سال - کیکر - دیار۔

۵ - اپنے گاؤں کے باہر جا کر دیکھو - کہ دریا یا ندی نالے کے کنارے اور ریتلے حصہ میں کس قسم کے درخت اُگے ہوئے ہیں - اور اس سے نتیجہ نکالو - کہ تمہارے گاؤں میں یہ درخت کیوں اُگتے ہیں؟

۶ - کلکتہ کے ایک سوداگر نے پستول اور بندوقیں منگھیر میں - مٹی کے برتن ملتان اور بہاولپور - ٹاٹ اور پائیدان کورون میں - قفل علیگڈھ میں - سنگ مرمر کی چیزیں جبلپور میں - ہاتھی دانت کا کام دہلی اور مرشد آباد میں اور چھپنیاں لاہور میں فروخت کرنے کے لئے بھیجیں - بتاؤ - اس سودے میں اسے کیا نفع یا نقصان ہوگا اور کیوں؟

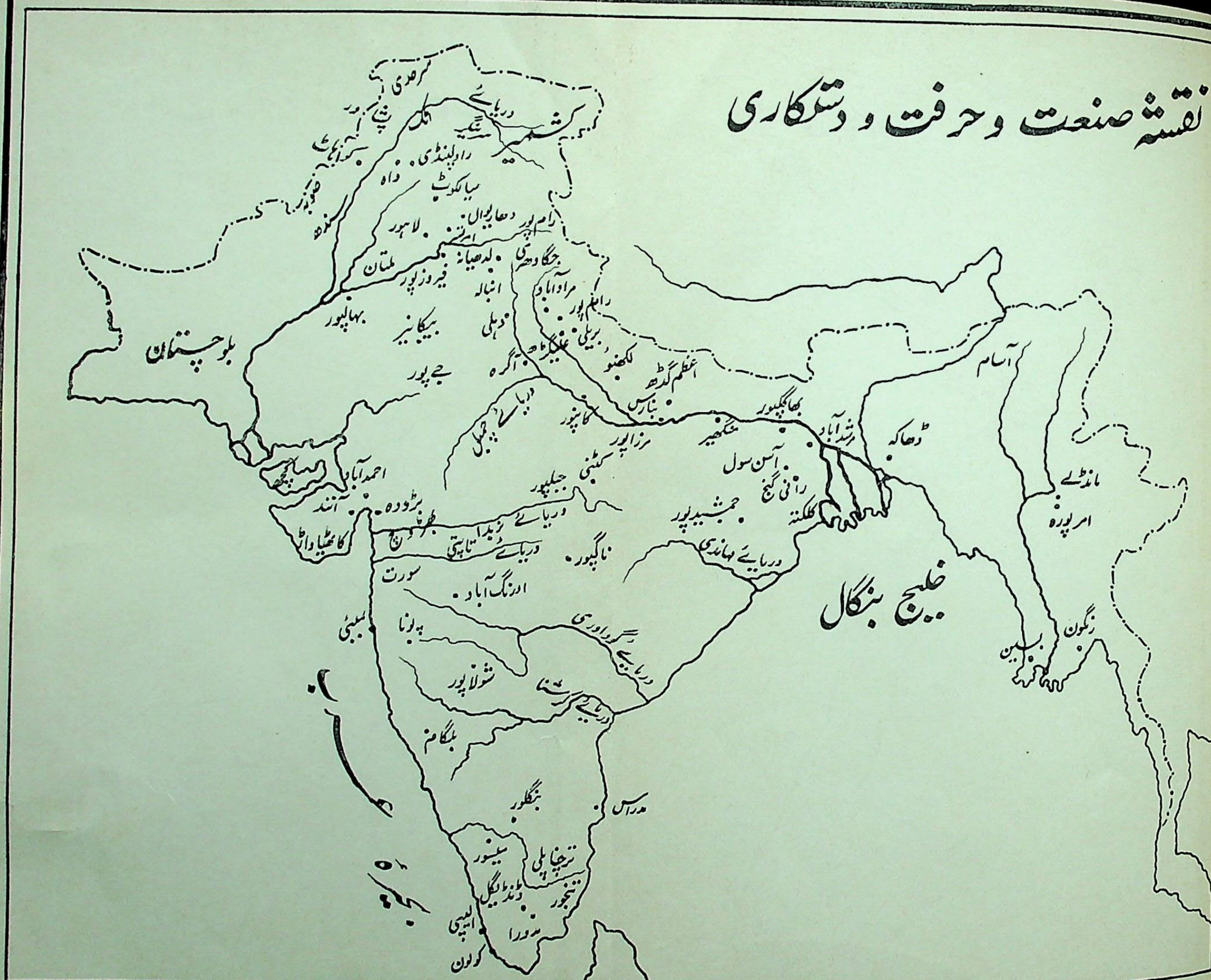
۷ - کابل کا ایک پٹھان تاجر ہندوستان میں آتا ہے - اُسے معلوم نہیں کہ ملک میں لکڑی - مٹی - پتھر - شیشے - ہاتھی دانت اور لوہے کا کام کہاں کہاں تیار ہوتا ہے - تم ایک ایسی فہرست تیار کر دو جس سے اس کی مشکل دور ہو جائے ۔

---

۱۰ - ذرائع آمد و رفت

۱ - دریا

فائدے - تم جانتے ہو - کہ دریاؤں سے ہمیں کئی


نقشہ صنعت و حرفت و دستکاری
دریائے
اٹک
کشمیر
پشاور
سرحد
راولپنڈی
واہ
سیالکوٹ
سندھ
رام پور
دھاریوال
امرتسر
لاہور
لدھیانہ
جگادھری
ملتان
فیروزپور
انبالہ
مراد آباد
رامپور
بہاولپور
بیکانیر
دہلی
بریلی
بلوچستان
آگرہ
جے پور
لکھنو
اعظم گڑھ
آسام
بنارس
کانپور
بھاگلپور
مرزاپور
مونگھیر
مرشد آباد
ڈھاکہ
احمد آباد
کچھ
آسن سول
کٹنی
جبلپور
رانی گنج
آنند
بڑودہ
دریائے نربدا
دریائے تاپتی
جمشید پور
کلکتہ
کاٹھیاواڑ
ناگپور
دریائے مہاندی
مانڈلے
امرپورہ
سورت
اورنگ آباد
خلیج بنگال
پونا
بمبئی
دریائے گوداوری
رنگون
بسین
شولاپور
دریائے کرشنا
بلگام
بنگلور
مدراس
میسور
ترچناپلی
ڈنڈیگل
تنجور
الیپی
مدورا
کولون

قسم کے فائدے ہیں۔ ان میں کشتیاں چلتی ہیں۔ ایک جگہ کا مال دوسری جگہ پہنچتا ہے۔ دریا ہی اپنے ساتھ بہت سی مٹی اور گار بہاکر لاتے ہیں۔ اور اپنے کناروں پر بکھیر دیتے ہیں۔ جس سے زمین زرخیز اور پیداوار بہت ہوتی ہے۔ خشک علاقوں کو سیراب کرنے کے لئے دریاؤں سے نہریں نکالی جاتی ہیں اور بعض مقامات پر پانی کو پھاڑ کر بجلی کی طاقت حاصل کی جاتی ہے۔ جس کی بدولت کئی قسم کے کارخانے چلتے ہیں۔ ہمارے ملک میں دریاؤں سے زیادہ تر نہریں نکالی گئی ہیں۔ اور کھیتوں میں آبپاشی کی جاتی ہے۔ مگر ولایتی ملکوں میں نہریں آبی راستوں کا کام دیتی ہیں ؀

مغربی میدان کے دریا۔ دریائے سندھ کوہ ہمالیہ کے شمال میں جھیل مان سرور کے نزدیک سے نکلتا ہے۔ اور ۱۸۰۰ میل لمبا ہے۔ پہلے ریاست کشمیر کے بالائی حصّہ میں سے گذرتا ہے اور نانگا پربت کے گرد موڑ کھاتا ہے۔ دریائے کابل اپنے معاونوں سوات۔ پنجکوڑہ کا پانی لیتا ہوا اٹک کے قریب اس میں گرتا ہے۔ یہاں اس کی پہلی یعنی پہاڑی منزل ختم ہو جاتی ہے۔ بتاؤ دریا کی رفتار کیسی ہے؟ کالا باغ کے بعد دریا کوہستان نمک سے گذرتا

ہے - اور سرحدی صوبے اور پنجاب کے درمیان قدرتی
حد کا کام دیتا ہے - بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے
نزدیک دریائے کرم اور گومل اس میں شامل ہوتے
ہیں - یہ دریا اکثر کنارے بدلتا رہتا ہے - اور طغیانی
کے وقت شہروں کو سخت نقصان پہنچاتا ہے - پنجاب
کے پانچوں دریا ستلج - بیاس - راوی - چناب اور جہلم
جو کہ پنج ند کے نام سے مشہور ہیں - مٹھن کوٹ
کے مقام پر اس سے آ ملتے ہیں - اس کے بعد
دریا صوبہ سندھ میں بہتا ہے - حیدر آباد کے نزدیک
اس کی میدانی منزل ختم ہو جاتی ہے - آخر ڈیلٹا
بناتا ہوا کراچی کے قریب بحیرہ عرب میں جا گرتا
ہے - لیہ - اسکاردو - اٹک - ڈیرہ اسمٰعیل خاں - ڈیرہ
غازیخاں - مٹھن کوٹ - سکھر اور حیدر آباد اس کے
کنارے مشہور شہر ہیں - اس دریا میں دہانہ سے لے
کر ڈیرہ اسمٰعیل خاں تک جہاز رانی ہو سکتی ہے
دریائے ستلج جھیل مانسرودر سے نکلتا ہے - رام پور -
روپڑ - لدھیانہ - فیروز پور اس کے کنارے واقع ہیں -
فیروز پور کے قریب دریائے بیاس اس سے مل جاتا
ہے - اور دونوں نیٹں کے نام سے موسوم ہو کر پنج ند
کے مقام پر راوی - چناب اور جہلم سے مل جاتے
ہیں - اس دریا میں فیروز پور تک کشتیاں چلتی ہیں

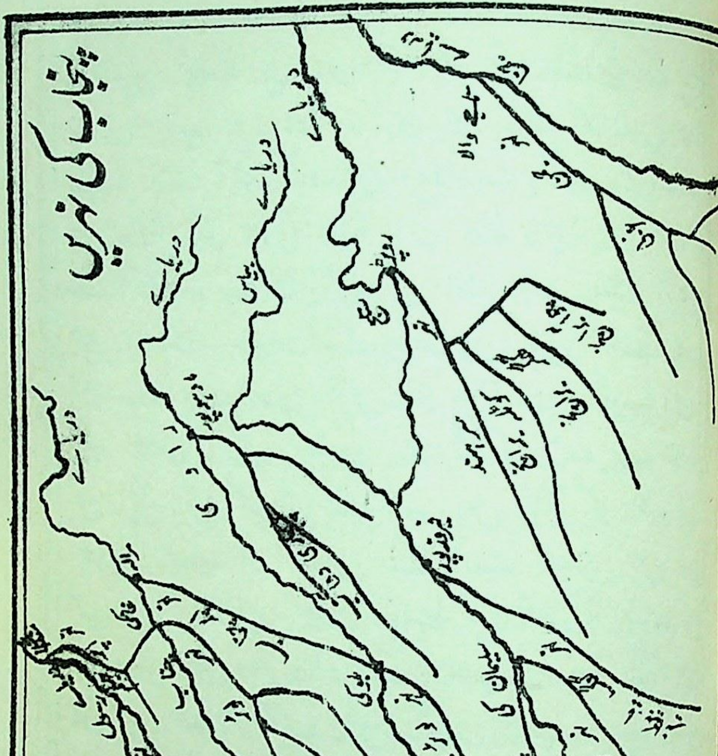
دریائے گنگا - ہندوستان کے زرخیز اور گنجان علاقے میں سے بہتا ہے - اور جہاز رانی اور آبپاشی کے کام آتا ہے - ہندو اس کو مقدس خیال کرتے ہیں - اسی لئے اس کے کنارے ہندوؤں کے تیرتھ اور مشہور مندر پائے جاتے ہیں - یہ دریا گڑھوال کے پہاڑوں میں سے نکلتا ہے - اور ہردوار کے قریب میدانی حصہ میں داخل ہوتا ہے - وہاں سے لے کر یہاں تک دریا میں کشتیاں آتی جاتی ہیں الہ آباد کے نزدیک مغرب کی طرف سے دریائے جمنا اپنے معاونوں کو لے کر اس میں آ گرتا ہے اس کے بعد یہ دریا جنوب مشرق کو بہتا ہے - راستے میں کئی دریا ہمالیہ اور بندھیاچل سے نکل کر اس کے ساتھ شامل ہوتے ہیں - بھاگل پور کے آگے گنگا کا مشہور ڈیلٹا شروع ہوتا ہے - اور دریا دو بڑی شاخوں یعنی ہگلی اور پدما میں تقسیم ہو کر خلیج بنگال میں گرتا ہے - گوالنڈہ کے مقام پر ایک اور بڑا دریا برہم پتر مشرق کی طرف سے آ کر پدما شاخ میں گرتا ہے - ہردوار - کانپور - الہ باد بنارس - پٹنہ - منگھیر - بھاگل پور اور کلکتہ اس کے کنارے بڑے بڑے شہر ہیں ÷

معاون - ہمالیہ کی طرف سے گومتی - گھاگھرا -

گنڈک - کوسی اور بندھیاچل کی طرف سے چنبل - بیتوا - کین جو دریائے جمنا کے معاون ہیں - اور سون اس میں گرتے ہیں - دریائے جمنا کوہ ہمالیہ کے علاقہ جمنوتری سے نکلتا ہے اور ۸۶۰ میل جنوب کو بہہ کر الہ آباد کے مقام پر دریائے گنگا میں جا گرتا ہے - دہلی - برندابن - متھرا اور آگرہ اس کے کنارے واقع ہیں - الہ آباد سے متھرا تک اس میں کشتیاں آ جا سکتی ہیں ؛

برہمپتر - جھیل مانسروور کے نزدیک سے نکل کر ۷۰۰ میل تک کوہ ہمالیہ کے درمیان بہتا ہے - اور اس حصّہ میں سانپو کے نام سے مشہور ہے اس کے بعد وہ اپنا رُخ مغرب کی طرف کر لیتا ہے - اور آسام کی تنگ گھاٹی میں بہہ کر گوالنڈہ کے مقام پر دریائے گنگا سے آ ملتا ہے یہ دریا آسام میں آبی شاہراہ کا کام دیتا ہے - اور اس میں تیزپور سے کچھ اوپر تک جہاز رانی ہو سکتی ہے - گوہٹی - گوالپاڑہ اور گوالنڈہ کے شہر اس کے کنارے واقع ہیں ؛

دکن کے دریاؤں کے خواص - دکن کے دریا پہاڑی حصّہ میں بہتے ہیں اور جب سطح مرتفع سے نیچے اتر کر میدان میں آتے ہیں تو چادریں اور


پنجاب کی زمین

آبشاریں بناتے ہیں۔ اس لئے نہ تو جہازرانی کے لئے
چنداں مفید ہیں اور نہ ہی ان کے کناروں پر
بڑے بڑے شہر آباد ہیں۔ دوسرے دکن کے علاقہ
میں بارش کم ہوتی ہے۔ اس لئے ان میں ہمالیہ
سے نکلنے والے دریاؤں کی مانند بارہ مہینے پانی
نہیں رہتا۔ برسات کے موسم میں پانی بہت چڑھ
آتا ہے۔ اور سردی میں اتر جاتا ہے۔ لیکن ان
کے راستوں میں مضبوط بند لگا کر بڑے بڑے نالابوں
میں پانی جمع کیا گیا ہے اور اس پانی کو چھوٹی
چھوٹی نالیوں اور نہروں کے ذریعے کھیتوں میں لایا
گیا ہے۔ مدراس۔ میسور۔ وسط ہند اور راجپوتانہ کی
ریاستوں میں اس قسم کے تالاب بہت ملتے ہیں
جن میں سے رمٹیک (ضلع ناگپور) تالاب سب سے
بڑا ہے۔ تیسرے یہ دریا عام طور پر مغرب سے
مشرق کو بہتے ہیں۔ اور ڈیلٹے بنا کر سمندر میں گرتے
ہیں۔ جو بڑے زرخیز ہیں۔ اور ان میں نہروں کے
ذریعے آبپاشی کی جاتی ہے۔

دریائے مہاندی۔ امر کنٹک کی پہاڑیوں کے
جنوب سے نکلتا ہے۔ اور ڈیلٹا بنا کر خلیج بنگال
میں گرتا ہے۔ برہمنی دریا اس کا معاون ہے۔ سمبل
پور۔ کٹک اور پوری اس کے کنارے شہر آباد

ہیں - اس دریا میں دہانہ سے لے کر سمبل پور تک کشتیاں آ جا سکتی ہیں +

دریائے گوداوری - ناسک کے قریب مغربی گھاٹ سے نکلتا ہے - اور ڈیلٹا بنا کر خلیج بنگال میں گرتا ہے - راستے میں پان گنگا اور وان گنگا کو ساتھ لیتا ہوا ریاست حیدر آباد میں سے گذرتا ہے یہ دریا بڑا تیز رفتار ہے - لیکن اس میں اس مقام تک جہاں ریاست بستار اور حیدر آباد کی حد ملتی ہے - کشتیاں آتی ہیں - اس کی کل لمبائی ۸۰۰ میل ہے +

دریائے کرشنا - مغربی گھاٹ سے نکل کر بھیما اور تنگ بھدرا کو ساتھ لیتا ہے - اور حیدرآباد ریاست کی جنوبی حد بناتا ہے - رائے چور کا شہر اس کے کنارے آباد ہے - یہ دریا بھی گوداوری کی طرح مشرقی گھاٹ سے گذر کر خلیج بنگال میں گرتا ہے اس میں حیدر آباد کی حد تک کشتیاں آ سکتی ہیں +

دریائے کاویری - اس دریا کا ڈیلٹا بڑا زرخیز ہے - اور پیداوار کی زیادتی کے باعث جنوبی ہند کا باغ کہلاتا ہے - آبپاشی کے لئے نہریں بھی کھودی گئی ہیں - چاول - باجرا - راگی - کپاس اور گنے کی بڑی پیداوار ہوتی ہے - یہ دریا کورگ کے علاقہ

سے نکلتا ہے۔ اور راستے ہیں کئی آبشاریں بناتا ہے
جن میں سے سیوا سمدرم کے مقام پر بجلی کا کارخانہ
قائم کیا گیا ہے۔ یہاں سے ریاست میسور میں
۹۲ میل کے فاصلے پر کولر کی سونے کی کانوں
اور بنگلور شہر میں بجلی پہنچائی جاتی ہے۔ سری
رنگا پٹم ۔ ترچناپلی اور تنجور اس کے کنارے بڑے
بڑے شہر ہیں۔ اس دریا میں ترچناپلی تک آمد و
رفت کشتیوں کے ذریعے ہو سکتی ہے۔

دریائے نربدا۔ کوہ ست پڑا کے مشرقی سرے
سے نکلتا ہے اور بندھیاچل اور ست پڑا کی تنگ
اور زرخیز گھاٹی میں سے گذر کر خلیج کھمبایت میں
گرتا ہے۔ جبل پور اور بھڑوچ اس کے کنارے مشہور
شہر ہیں۔

دریائے تاپتی۔ یہ دریا بھی کوہ ست پڑا سے
نکل کر خلیج کھمبایت میں گرتا ہے۔ سورت اس کے
کنارے تجارت کی بڑی بھاری منڈی ہے۔ یہ
دونو دریا اپنے دہانوں کو مٹی سے بھر رہے ہیں۔
اس لئے بھڑوچ اور سورت کی بندرگاہوں میں
پہلی سی رونق نہیں رہی ہے۔ آج کل صرف دہانہ
سے لے کر ۱۰۰ میل تک ان میں چھوٹے چھوٹے جہاز
آجا سکتے ہیں۔

سوالات

۱ - دریائے گنگا کی کتنی منزلیں ہیں - اس کی گزرگاہ کا حال بیان کرو - اور یہ دریا کیوں مشہور ہے؟

۲ - تمہارے چند دوست دریائے سندھ کی سیر کرنا چاہتے ہیں تم ان کی رہنمائی کرو - راستے میں جو جو مشہور مقام اور منڈیاں آئیں - ان کا حال بھی بتاؤ +

۳ - دکن کے دریاؤں کے کیا خواص ہیں - اور ان سے کیا فائدے اٹھائے جاتے ہیں؟

۴ - مندرجہ ذیل دریاؤں میں کہاں تک جہازرانی ہو سکتی ہے اور ان پر کون کون سے بڑے بڑے شہر ہیں؟
سندھ - برہمپتر - گوداوری - کاویری - نربدا +

۵ - مندرجہ ذیل دریا کن کن صوبوں یا ریاستوں کے درمیان حدود بناتے ہیں - نقشہ دیکھ کر بتاؤ :-
گوداوری - دریائے جمنا - دریائے سندھ - کاویری +

---

۲ - نہریں

ہندوستان میں سو میں سے ۷۳ آدمیوں کا گزارہ کھیتی باڑی پر ہے - اس لئے کھیتوں سے پورا پورا

فائدہ اٹھانے کے لئے آبپاشی کا معقول انتظام ہونا چاہیئے - زمینداروں نے اس مطلب کے لئے کنوئیں کھودے ہوئے ہیں - اور رہٹ کے ذریعے پانی نکال کر کھیتوں کو سرسبز کرتے ہیں - اندازہ لگایا گیا ہے کہ انگریزی علاقے کے جتنے رقبہ میں آبپاشی ہوتی ہے اس کا تہائی حصہ کنوؤں سے سیراب ہوتا ہے - یہ کنوئیں زیادہ تر بنارس سے جہلم تک پہاڑ کی تلہٹی اور مدراس کے علاقہ میں کھودے ہوئے ہیں - بلوچستان میں گرمی زیادہ پڑتی ہے - اس لئے وہاں مینہہ کے پانی کو جمع کرکے زمین کے اندر اندر نالیوں میں جنہیں کریز کہتے ہیں لایا جاتا ہے - اور اس سے آبپاشی کی جاتی ہے - ہندوستان کے بڑے بڑے دریا کوہ ہمالیہ کے برفانی سلسلے سے نکل کر میدانی علاقے میں بہتے ہیں - اور ان میں بارہ مہینے پانی جاری رہتا ہے - سرکار نے اس پانی کو نہروں میں لاکر پنجاب اور آگرہ و اودھ کے خشک علاقوں کو گلزار بنا دیا ہے - بتاؤ پنجاب کے دریاؤں سے کن کن مقامات سے نہریں نکالی گئی ہیں - کون کونسے علاقوں کو سیراب کرتی ہیں - اور ان کی بدولت کونسی نئی بستیاں آباد ہو گئی ہیں ؟

سرحدی صوبہ میں پشاور کی زرخیز وادی کو سیراب

کرنے کے لئے دریائے سوات سے اپر اور لوئر سوات اور دریائے کابل سے کابل نہر نکالی گئی ہے - ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے بنجر علاقہ کو پہاڑپور نہر سے جو دریائے سندھ کی طغیانی کی نہر ہے - پانی پہنچایا جاتا ہے - صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ میں دو نہریں دریائے گنگا سے اور دو نہریں دریائے جمنا سے نکال کر گنگا اور جمنا کے دواب کو سیراب کیا گیا ہے +

گنگا کی نہریں - اپر گنگا - ہردوار کے قریب نکالی گئی ہے - اور کانپور کے قریب پھر گنگا میں ڈال دی گئی ہے + لوئر گنگا - نرورا (ضلع علیگڈھ) کے مقام سے نکالی گئی ہے - اور ہمیر پور کے قریب دریائے جمنا میں ڈالی گئی ہے +

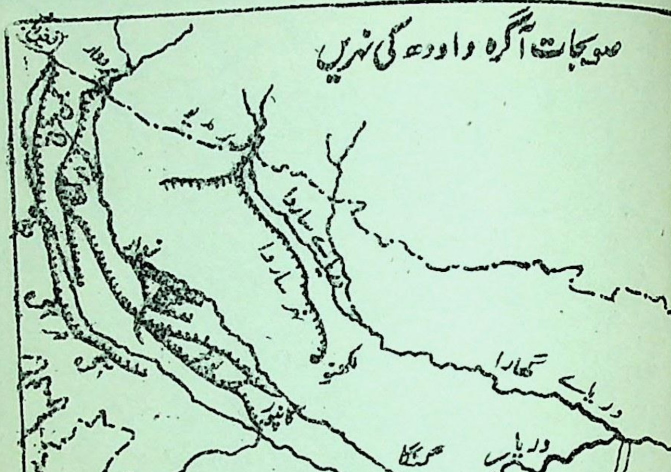
جمنا کی نہریں - جمن شرقی - فیض آباد کے قریب سے نکالی گئی ہے اور پہلی دو نہروں کی مانند گنگا اور جمنا دواب کو سیراب کرتی ہے +

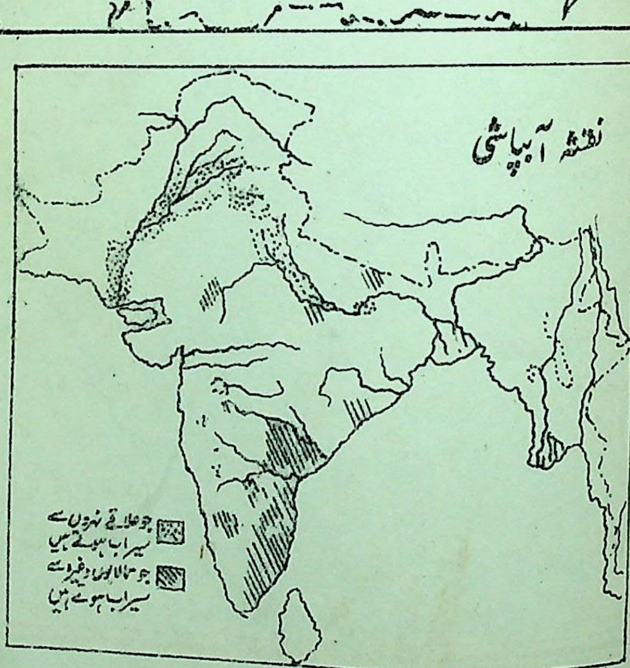
نہر آگرہ - یہ نہر دریائے جمنا سے دہلی کے ذرا نیچے نکالی گئی ہے +

سارد انہر - صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ میں ایک نئی نہر سارد ا نامی نکالنے کے لئے تجویز منظور ہو چکی ہے - محکمہ نہر نے دریائے سارد ا پر جو ہمالیہ

کے برفانی علاقے سے نکلتا ہے اور دریائے گھاگرا کا معاون ہے۔ برمدیو کے مقام پر بڑا بھاری پشتہ باندھنا شروع کیا ہے۔ یہاں سے جو نہر نکالی جائیگی وہ سات میل پر دو شاخوں میں تقسیم ہو جائیگی۔ ایک ساردا اودھ اور دوسری ساردا کچھا۔ یہ دونو نہریں اودھ کے شمال مغربی ضلعوں کو لکھنؤ تک سیراب کرینگیں۔

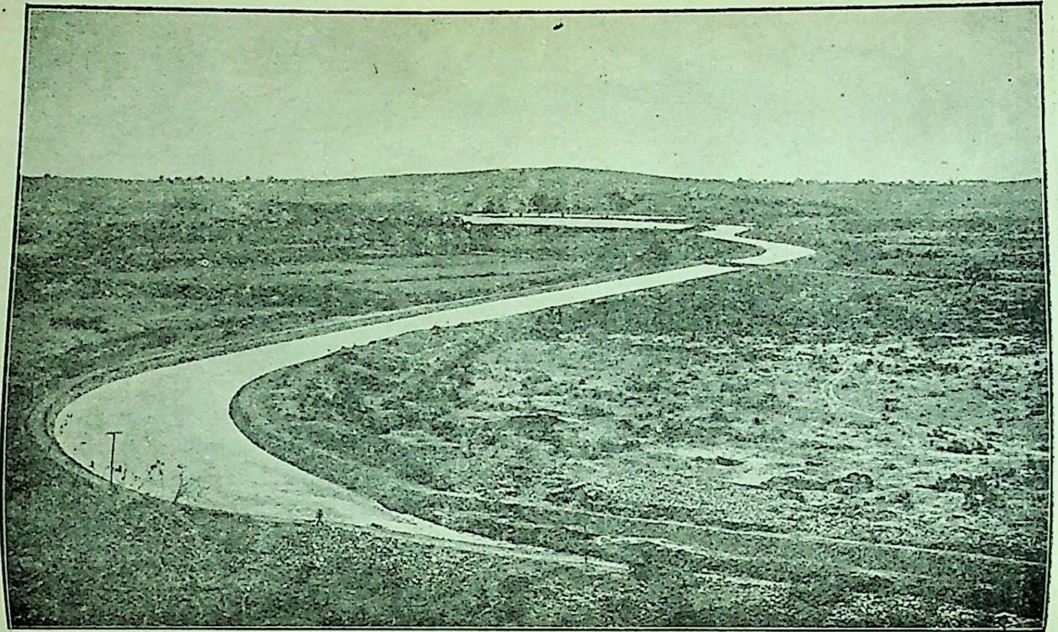
سندھ کی نہریں۔ پنجاب میں وادی ستلج یعنی بیکانیر۔ بہاولپور اور منٹگمری اور ملتان کے بے آباد اور بنجر علاقے کو آباد کرنے کے لئے جو نہریں نکالی گئی ہیں۔ ان کا ذکر عملی جغرافیہ پنجاب میں کیا گیا ہے۔ اسی طرح سندھ کے بنجر علاقہ اور طغیانی کی نہروں کو پانی بہم پہنچانے کے لئے سکھر کے پل سے تین میل نیچے تقریباً ایک میل لمبا مضبوط بند دریائے سندھ میں باندھا گیا ہے۔ جس کا نام بمبئی کے سابق لاٹ صاحب کے نام پر لائڈ بیراج رکھا گیا ہے۔ دریا کے دائیں کنارے سے تین اور بائیں کنارے سے چار نہریں نکالی گئی ہیں۔ ان سے پچاس لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب کیا جائے گا۔ بہار کے صوبہ میں دریائے سون سے چند نہریں نکالی ہوئی ہیں۔


صوبجات آگرہ واودھ کی نہریں
دریائے گھاگرا
دریائے گنگا
کانپور
لکھنؤ

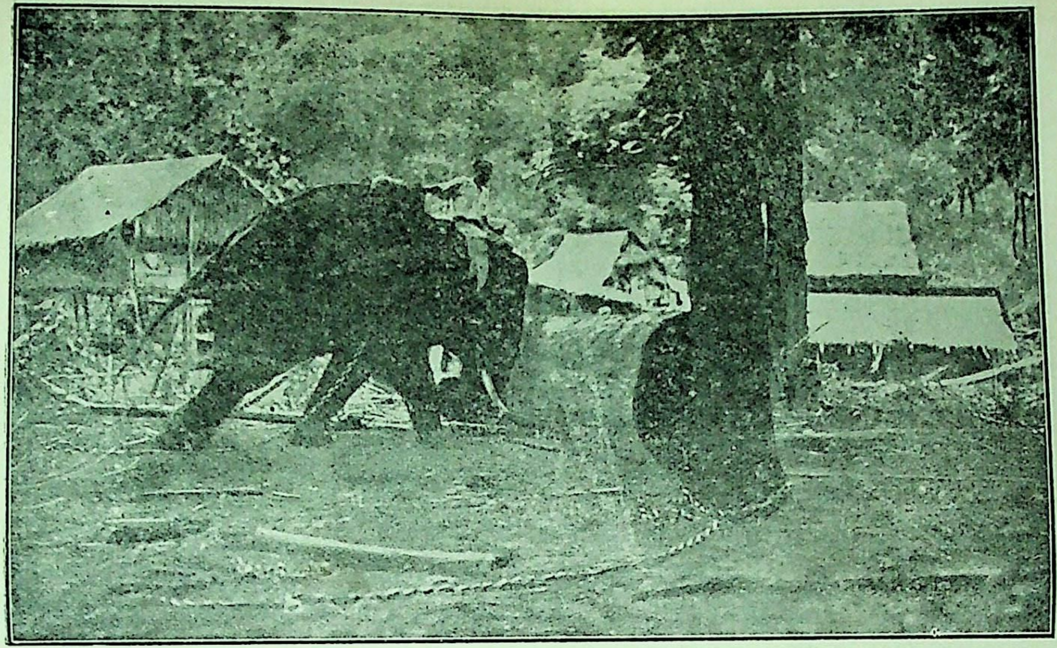

نقشہ آبپاشی
جو علاقے نہروں سے سیراب ہوتے ہیں
جو تالابوں وغیرہ سے سیراب ہوتے ہیں

تجارتی نہریں - بنگال میں بارش کی زیادتی کے سبب نہروں کی زیادہ ضرورت نہیں - اس صوبہ میں نہریں زیادہ تر تجارتی اغراض کے لئے استعمال کی جاتی ہیں - بنکوڑا اور بیر بھوم کے ضلعوں میں ایسی نہریں کھودی گئی ہیں جن کی کل لمبائی تقریباً دو ہزار میل ہے - اسی طرح سے نہر بکنگھم مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ کوکناڈا سے چینگل پٹ تک اور دوسری کلکتہ سے کٹک تک جاتی ہے - ان دونو میں صرف جہازرانی ہو سکتی ہے - پہلی نہر کا پانی نمکین ہے ۔

دکن میں آبپاشی - دکن کے علاقہ میں صرف دریاؤں کے ڈیلٹوں میں نہریں کھودی گئی ہیں - باقی حصوں میں دریاؤں کے راستوں میں بند لگا کر پانی اکٹھا کیا جاتا ہے - اور ان بڑے تالابوں سے پانی نہروں یا نالیوں کی صورت میں لایا جاتا تصویر میں دیکھا کہ کس طرح سے نہر چکر کھاتی ہوئی چلی آ رہی ہے - مدراس میں دریائے پریار کا رخ تبدیل کرکے مشرقی گھاٹ کی طرف کیا گیا ہے - یہ دریا ٹراونکور کے علاقے سے بہتا ہوا بحیرہ عرب میں گرتا تھا - لیکن اب مغربی گھاٹ سے سرنگ کے ذریعے لوہے کی نالی میں پانی مشرق کی طرف



میسور میں دریائے کاویری کے بند سے یہ نہر نکالی گئی ہے - دیکھو کسطرح چکر کھاتی ہوئی چلی آرہی ہے



برما میں ہاتھی درختوں کے گرانے اور لکڑی ڈھونے کے کام آتا ہے - تصویر میں درخت کو گرایا جا رہا ہے

لایا گیا ہے - اور نہریں کاٹ کر ضلع مدورا کے علاقہ کو سیراب کیا گیا ہے - مدراس کے مغربی حصّہ میں پالار اور پوینی دریاؤں کی نہروں سے پانی پہنچایا جاتا ہے - اس کے علاوہ کاویری میں بند لگا کر بڑا بھاری حوض بنانے کی تجویز بھی منظور ہو چکی ہے - یہاں سے ۸۸ میل لمبی نہر نکالی جائے گی *

سوالات

۱- ہندوستان میں آبپاشی کے کون کونسے طریقے جاری ہیں- اور بلوچستان اور دکن میں کس طرح آبپاشی کی جاتی ہے؟

۲- سندھ کے علاقے کو سیراب کرنے کے لئے کیا انتظام کیا جا رہا ہے - اور اس سے اس صوبہ کو کیا فائدہ ہوگا؟

۳- بنگال کی نہریں کس مطلب کے لئے کھودی گئی ہیں- نیز ہندوستان میں کون کونسی تجارتی نہریں ہیں؟

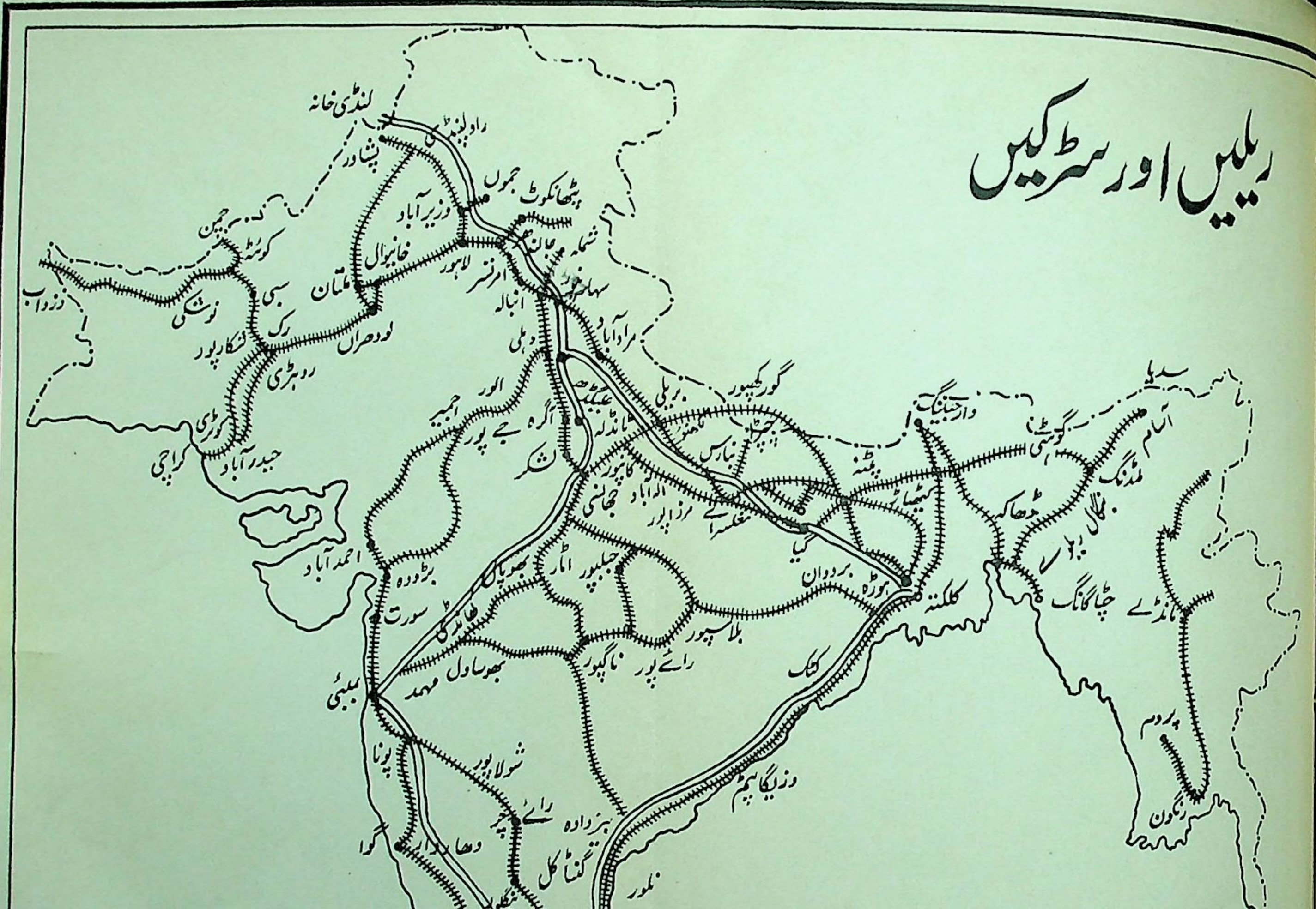
۴- مندرجہ ذیل کا حال بیان کرو:-
ساردا نہر - لائڈ بیراج - ستلج وادی *

۵- پنجاب اور متحدہ آگرہ و اودھ میں کیوں زیادہ نہریں ہیں اور راجپوتانہ میں کم؟

۳۔ سڑکیں اور ریلیں

عام طور پر سڑکیں اور ریلیں ان علاقوں میں بنائی گئی ہیں۔ جہاں پیداوار زیادہ اور زمین ہموار اور نرم ہے۔ ایسے علاقوں میں ریلیں اور سڑکیں بنانے میں لاگت کم آتی ہے۔ اور آمد و رفت کے باعث سرکار کو کافی آمدنی ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں ان کے بنانے میں دو باتوں کا خیال رکھا گیا ہے۔ اوّل تجارتی اغراض کے لئے بڑے بڑے شہروں اور منڈیوں کو آپس میں ملایا گیا ہے۔ دوسرے چھاؤنیوں اور سرحدی علاقوں کی حفاظت کی گئی ہے۔ نقشہ پر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ریلیں زیادہ تر گنگا اور سندھ کے میدان میں جال کی طرح بچھی ہوئی ہیں۔ اور بڑے بڑے اسٹیشن پختہ اور کچّی سڑکوں کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ جن پر مال سے لدی ہوئی دیسی گاڑیاں۔ چھکڑے اور آجکل موٹریں اور لاریاں چلتی ہیں۔ پہاڑی حصّہ میں سڑکیں ٹیڑھی بیڑھی ہوتی ہیں۔ باربرداری کا کام آدمیوں۔ خچروں اور ٹٹوؤں سے لیا جاتا ہے +

ریلیں اور سڑکیں



سڑک اعظم - یہ سڑک کلکتہ کو پشاور سے ملاتی ہے - اور شمالی ہند کے بڑے بڑے دریاؤں پر سے گذرتی ہے - راستے میں لوگوں کی آسانی کے لئے دریاؤں اور ندی نالوں پر پختہ پل بنے ہوئے ہیں - اور مختلف علاقوں سے کئی سڑکیں اس کے ساتھ آ کر ملتی ہیں - شہر دہلی پختہ سڑکوں کا مرکز ہے - یہاں سے ایک سڑک متھرا - آگرہ - اندور سے گذرتی ہوئی بمبئی پہنچتی ہے - دوسری کانپور - الہ باد بنارس سے گذر کر کلکتہ تک جاتی ہے - اسی طرح ایک پختہ سڑک مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ کٹک اور ویزاگاپٹم سے ہوتی ہوئی مدراس جا پہنچتی ہے - اور دوسری مدراس اور بمبئی کو ملاتی ہے - جس پر مدراس - دھارواڑ - بلگام - پونا بڑے بڑے شہر ہیں۔

ریل کے ذریعے سفر

(۱) دہلی سے پشاور (نارتھ ویسٹرن ریلوے)

شمالی ہندوستان میں دہلی ریلوں کا مرکز ہے - یہاں سے پشاور جانے کے لئے دو راستے ہیں - اوّل براستہ بھٹنڈہ - دوسرا براستہ پانی پت - انبالہ

اور لاہور۔ پہلے راستے رہتک۔ جیند۔ نروانہ۔ جاکھل۔ بھٹنڈہ۔ کوٹ کپورہ۔ فیروز پور چھاؤنی اور شہر۔ قصور۔ رائے ونڈ سے ہوتے ہوئے لاہور پہنچتے ہیں۔ یہ تمام اسٹیشن جنکشن ہیں۔ اور یہاں سے برانچ لائنیں نکلتی ہیں۔ پنجاب کا نقشہ دیکھ کر بتاؤ۔ کہ یہاں سے کس کس طرف ریلیں گئی ہیں۔ اور یہ مقام کیوں مشہور ہیں؟ لاہور سے شاہدرہ۔ گوجرانوالہ۔ وزیر آباد گجرات۔ لالہ موسیٰ۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ ٹیکسلا۔ کیمبل پور نوشہرہ ہوتے ہوئے پشاور پہنچتے ہیں۔ پشاور سے گاڑی درہ خیبر سے گذر کر لنڈی خانہ جاکر ختم ہو جاتی ہے۔ دوسرے راستے پانی پت۔ کروکھیشتر۔ انبالہ چھاؤنی۔ راجپورہ۔ سرہند۔ لدھیانہ۔ جالندھر چھاؤنی اور شہر۔ امرتسر اور لاہور بڑے بڑے اسٹیشن آتے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک راستہ دہلی سے غازی آباد۔ سہارنپور ہوتا ہوا انبالہ چھاؤنی آتا ہے۔ اور یہاں سے دوسرے راستے پشاور پہنچ جاتے ہیں۔ ان راستوں کا حال تم پچھلی جماعت میں پڑھ چکے ہو۔

۲۔ دہلی سے بمبئی (گریٹ انڈیا پینسلر ریلوے)

دہلی سے بمبئی جانے کے لئے دو راستے۔ اوّل

گریٹ انڈیا پننسُلر ریلوے (G.I.P.R) اور دوسرا بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے (B.B.C.I.R) اختیار کئے جاتے ہیں۔ پہلے راستہ ڈاک گاڑی دہلی سے چھوٹ کر متھرا جنکشن پر جا ٹھہرتی ہے۔ یہ شہر ہندوؤں کا متبرک مقام ہے۔ اور دریائے جمنا پر واقع ہے سری کرشن جی یہیں پیدا ہوئے تھے۔ اس جگہ کے پیڑے اور مندر مشہور ہیں۔ متھرا سے آگے آگرہ کا اسٹیشن ہے جہاں کا لال قلعہ۔ روضہ تاج محل۔ موتی مسجد اور دیگر عمارتیں قابل دید ہیں۔ شہر میں گیروں تیار ہوتی ہے اور بوٹ بنتے ہیں۔ سرکار نے چھاؤنی بھی بنا رکھی ہے۔ آگرہ سے نو میل کے فاصلے پر سکندریہ میں بادشاہ اکبر کا خوشنما مقبرہ سُرخ پتھر کا بنا ہُوا ہے۔ اور فتح پور سیکری میں جہاں آگرہ سے بذریعہ موٹر جا سکتے ہیں۔ پنج محل۔ شیخ سلیم چشتی کا مزار اور بلند دروازہ قابلدید عمارتیں ہیں۔ آگرہ سے ایک گھنٹہ میں گاڑی دھول پور پہنچ جاتی ہے جو ریاست دھول پور کا دار الخلافہ ہے۔ یہاں سے ریل کی لائن چار میل کے فاصلے پر جنوب کی طرف دریائے چمبل کو عبور کرتی ہے۔ اور گوالیار پہنچتی ہے اسٹیشن کے نزدیک ہی لشکر کے نئے محلات دکھائی دیتے ہیں۔ اس ریاست میں مرہٹہ راجہ راج کرتا ہے

گوالیار کا قلعہ بہت خوبصورت اور مضبوط ہے۔ اور ہندوستان کے تمام قلعوں کی ناک ہے۔ سچ پوچھو تو کاریگروں نے چٹان کو کاٹ کر الگ رکھ دیا ہے۔ شہر میں سنگ تراشی کا کام بہت ترقی پر ہے۔ اور سفید پتھر دُور دُور تک عمارتوں کے لئے جاتا ہے۔ بتاؤ شہر میں کس قسم کے برتن تیار ہوتے ہیں؟ گوالیار سے گاڑی ایک گھنٹہ میں دتیا چلی جاتی ہے۔ اس جگہ شاہی محلات جھیل راجگڈھ کے کنارے بنے ہوئے ہیں۔ جن کی بناوٹ اور خوبصورتی دیکھ کر انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ یہاں سے گاڑی چھوٹ کر جھانسی کھڑی ہوتی ہے جو چھاؤنی ہے۔ جھانسی سے آگے بھلسیہ کا اسٹیشن آتا ہے۔ جو دریائے بیتوا کے نزدیک واقع ہے جہانگیر مغل بادشاہ نے اس مقام پر ۱۹ فٹ لمبی توپ تیار کروائی تھی جو اب بھی مندر کے نزدیک دکھائی دیتی ہے۔ یہاں کا تمباکو بہت مشہور ہے اب ہماری ریل گاڑی گوالیار ریاست کو چھوڑ کر بھوپال ریاست میں داخل ہوتی ہے۔ بھلسیہ سے چھ میل کے فاصلہ پر سانچی کا مشہور ستوپ نظر آتا ہے۔ اس جگہ ڈاک گاڑی کھڑی نہیں ہوتی ہے۔ لیکن بمبئی کے سٹیشن ماسٹر سے اجازت لینے

پر سواریوں کے اترنے کا انتظام ہو جاتا ہے۔ بیسیوں سیاح وہاں جاتے ہیں اور بدھ لوگوں کی خانقاہوں۔ اشوک کے میناروں اور مندروں کو دیکھ کر دل خوش کرتے ہیں۔ یہاں سے ۴۵ منٹ میں گاڑی بھوپال پہنچتی ہے۔ یہ شہر پہاڑ کے دامن میں جھیل کے کنارے واقع ہے۔ اس ریاست میں مسلمان نواب حکومت کرتا ہے +

بھوپال سے آگے ہوشنگ آباد آتا ہے۔ یہ شہر دریائے نربدا کے جنوبی کنارے پر واقع ہے۔ اب ہماری گاڑی بندھیا اور ست پڑا پہاڑوں کے درمیان سے گذرتی ہے۔ اور اٹارسی۔ کھانڈوا۔ بھوساول اور منمد پہنچ جاتی ہے۔ نقشہ پر دیکھ کر بتاؤ۔ کہ یہاں سے ریلیں کس کس طرف جاتی ہیں؟ بھوساول اور منمد کے درمیان جلگاؤں اسٹیشن ہے۔ یہاں سے ۳۷ میل کے فاصلے پر اجنتا کی مشہور غاریں ہیں۔ یہاں پہنچنے کے لئے موٹر پر جانا پڑتا ہے۔ ان غاروں میں پتھر کے تراشے ہوئے مندر اور مہاتما بدھ کی مورتیاں رکھی ہوئی ہیں۔ اسی طرح ایلورا میں بدھ۔ جین اور ہندوؤں کے کئی مندر ہیں۔ جن میں کیلاش کا مندر بہت مشہور ہے۔ یہاں جانے کے لئے منمد سے گاڑی

اورنگ آباد کے لئے تبدیل کرنی پڑتی ہے - ایلورا اورنگ آباد سے ۱۶ میل کے فاصلے پر واقع ہے اور بذریعہ موٹر سڑک اسٹیشن سے ملا ہوا ہے - اگد پوری سے ناسک ایک گھنٹے کا سفر ہے - یہ مقام ہندوؤں کا تیرتھ ہے اور دریائے گوداوری کے کنارے واقع ہے - اس جگہ ہر سال سینکڑوں جاتری رام تالاب میں نہانے کے لئے آتے ہیں - اب ہماری گاڑی مغربی گھاٹ میں داخل ہوتی ہے اور تھال گھاٹ سے گزر کر کلیان تھانہ سے ہوتی ہوئی بمبئی ٹرمینس پہنچ جاتی ہے *

دوسرا سفر (بمبئی - بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے)

بمبئی سنٹرل سے گاڑی چل کر خلیج کھمبایت کے ساحل کے ساتھ ساتھ سورت پہنچتی ہے - بتاؤ یہ شہر کس دریا کے دہانے پر ہے اور یہاں کیا صنعت و حرفت کا کام ہوتا ہے؟ سورت سے آگے بھڑوچ اور بڑودہ اسٹیشن ہیں - بھڑوچ دریائے نربدا کے دہانے پر واقع ہے اور روئی کی منڈی ہے - بڑودہ ریاست بڑودہ کا دار الخلافہ ہے - جہاں کے شاہی محل - کالج - کتب خانہ اور عجائب گھر قابل دید عمارتیں ہیں - بڑودہ سے ایک ریل احمد آباد کی طرف جاتی

ہے اور دوسری رتلام کی طرف آتی ہے۔ رتلام
جنکشن اسٹیشن ہے۔ یہاں سے ایک گاڑی چتوڑ
ہوتی ہوئی اجمیر چلی گئی ہے۔ اور دوسری اجین
سے ہوتی ہوئی بھوپال جا ملی ہے۔ اجین ہندوؤں
کا تیرتھ ہے۔ چتوڑ ریاست اودے پور کا پرانا دارالخلافہ
ہے۔ یہاں کا قلعہ بہت مضبوط ہے۔ چتوڑ
سے گاڑی اودے پور جاتی ہے۔ جہاں شاہی محل
اودے ساگر جھیل کے کنارے بنے ہوئے ہیں۔
اس کے نزدیک گندھک اور لوہے کی کانیں ہیں
رتلام سے گاڑی کوٹہ جنکشن پر آتی ہے۔ یہ شہر
ریاست کوٹہ کا دارالخلافہ ہے۔ یہاں سے سوائے
مادھو پور ہوتے ہوئے بھرتپور آ جاتے ہیں۔ جو
ریاست بھرتپور کی راجدھانی ہے۔ یہاں کا قلعہ
بہت مشہور ہے۔ بھرتپور سے گاڑی متھرا جنکشن
پر کھڑی ہوتی ہے اور دہلی پہنچ جاتی ہے۔ دوسری
ریل بڑودہ سے ہوتی ہوئی احمد آباد پہنچتی ہے۔
جو دریائے سابرمتی کے کنارے واقع ہے۔ اور کپڑا
چمڑا۔ ریشم اور کاغذ کے کارخانوں کے لئے مشہور
ہے۔ احمد آباد سے پالن پور ہوتے ہوئے آبو روڈ
پہنچتے ہیں۔ آبو روڈ سے موٹر کے ذریعے مونٹ آبو
جاتے ہیں۔ جو صحت افزا مقام ہے۔ راجپوتانہ

کی ریاستوں کا ایجنٹ یہاں رہتا ہے۔ اس جگہ جینیوں کے مندر قابل دید ہیں۔ ہر سال ہزاروں جینی تیرتھ جاترا کے لئے جاتے ہیں۔ اس سے آگے گاڑی اجمیر ٹھہرتی ہے۔ اجمیر کے نزدیک پشکر نامی تالاب ہندوؤں کا تیرتھ ہے۔ شہر میں خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ ہے۔ جہاں ہر سال میلہ ہوتا ہے۔ اجمیر سے نکل کر جے پور کا اسٹیشن آتا ہے۔ یہ شہر جے پور کے راجہ کی راجدھانی ہے اور پیتل کے کھلونوں اور سنگ مرمر کی چیزوں کے لئے مشہور ہے مکانوں کی خوبصورتی اور بناوٹ کے لحاظ سے ہندوستان کا پیرس کہلاتا ہے۔ راجہ کے شاہی محلات۔ عجائب گھر اور پرانے زمانہ کی رصدگاہ قابل دید ہیں۔ اب گاڑی الور سے ہوتی ہوئی ریواڑی اور دہلی پہنچ جاتی ہے ۔

۲۔ دہلی سے کلکتہ (ایسٹ انڈیا ریلوے)

دہلی سے کلکتہ جانے کے لئے دو راستے ہیں۔ ایک سہارنپور سے مغل سرائے اور دوسرا علیگڈھ۔ کانپور اور الہ آباد ہوتا ہوا مغل سرائے پہنچتا ہے ہماری گاڑی دہلی سے غازی آباد ہوتی ہوئی علیگڈھ پہنچتی ہے۔ اس جگہ قفل اور لوہے کے بکس بنتے

ہیں۔ مسلمانوں کی یونیورسٹی بھی اسی شہر میں ہے۔
علیگڈھ کے آگے ٹانڈلہ جنکشن آتا ہے جہاں سے
ایک گاڑی آگرہ کو گئی ہے۔ اور دوسری کانپور چلی
گئی ہے۔ راستے میں گاڑی جمنا کے ریلوے پل
پر سے گذرتی ہے۔ اس مقام پر پانچ ریلوے
لائنیں ملتی ہیں۔ نقشہ پر دیکھ کر بتاؤ کہ کہاں
کہاں سے گاڑیاں آتی ہیں؟ شہر میں اونی۔ سوتی
کپڑے۔ کھانڈ۔ بوٹ اور چمڑا کے کارخانے کھلے ہوئے
ہیں۔ کانپور سے نکل کر گاڑی الہ آباد کے اسٹیشن
پر ٹھہرتی ہے۔ یہ مقام دریائے گنگا۔ جمنا اور
سرسوتی کے مقام اتصال پر واقع ہے۔ ہندوؤں
کا تیرتھ ہے۔ اور پریاگ کے نام سے مشہور ہے
صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کا دار الخلافہ ہے
اور یونیورسٹی بھی ہے۔ یہاں کے امرود بہت مشہور
ہیں۔ الہ آباد سے گاڑی مرزا پور ہوتی ہوئی مغل
سرائے پہنچتی ہے۔ مرزا پور میں قالین تیار ہوتے
ہیں اور مغل سرائے جنکشن اسٹیشن ہے۔ سہارنپور
سے ایک ریل یہاں آکر ملی ہے۔ نقشہ دیکھ کر
بتاؤ کہ یہاں سے گاڑیاں کس کس طرف جاتی
ہیں۔ سہارنپور کیوں مشہور ہے؟ سہارنپور سے
مراد آباد۔ بریلی۔ رام پور۔ شاہ جہان پور ہوتے ہوئے

لکھنؤ پہنچتے ہیں - بتاؤ یہ شہر کیوں مشہور ہیں؟
لکھنؤ دریائے گومتی کے کنارے واقع ہے - اس جگہ
سونے چاندی اور ہاتھی دانت کا کام بہت ہوتا
ہے - اور کاغذ بنانے کا کارخانہ کھلا ہوا ہے - اس
سے آگے گاڑی پرتاپ گڑھ سے گذر کر بنارس آتی
ہے - یہ شہر ہندوؤں کا تیرتھ ہے اور دریائے گنگا
کے کنارے واقع ہے - شہر میں پیتل - ہاتھی دانت -
زردوزی اور جواہرات کا کام ہوتا ہے - اور ریشمی
دوپٹے - ساڑھیاں بنتی ہیں - اسٹیشن کے نزدیک سرناتھ
کے مندر اور ہندو یونیورسٹی کی عمارتیں ہیں - مغلسرائے
سے گاڑی دیناپور چھاؤنی میں سے گذر کر پٹنہ پہنچتی
ہے - جو صوبہ بہار اڑیسہ کا دار الخلافہ ہے - پٹنہ
کے بعد ہماری گاڑی کوئلہ اور لوہے کے میدان
میں سے گذرتی ہے - اور رانی گنج اور آسن سول
کے اسٹیشن آتے ہیں - بتاؤ رانی گنج کیوں مشہور
ہے؟ آسن سول کے نزدیک لوہے کے کارخانے ہیں
ہیں - آخر بردوان ہوتے ہوئے ہوڑہ پہنچتے ہیں -
اور ایسٹ انڈیا ریلوے لائن ختم ہو جاتی ہے - یہ
شہر دریائے ہگلی کے کنارے واقع ہے اور آہنی
پل کے ذریعے کلکتہ سے ملا ہوا ہے - اس جگہ
بوریاں ٹاٹ - کھانڈ اور کاغذ بنانے کے کارخانے ہیں

۴۔ چٹاگنگ سے سدیا (آسام بنگال ریلوے)

آسام بنگال ریلوے چٹاگنگ سے شروع ہوتی ہے اور تنسکیہ پہنچتی ہے۔ نواکھالی کی طرف سے ایک اور لائن آکر ملتی ہے۔ نواکھالی میں نمک تیار ہوتا ہے اور چٹاگنگ میں چاء۔ چاول اور لکڑی کی تجارت ہوتی ہے۔ لمڈنگ اس لائن پر جنکشن اسٹیشن ہے۔ یہاں سے گوہٹی کو ریل کی لائن جاتی ہے۔ یہ شہر دریائے برہمپتر کے کنارے واقع ہے اور چاول چاء اور لکڑی کی منڈی ہے۔ یہی لائن کٹیہار پر ایسٹرن بنگال سے مل گئی ہے۔ لمڈنگ سے آگے ریل سب ساگر سے ہوتی ہوئی سدیا پر جاکر ختم ہو جاتی ہے۔ سدیا کے نزدیک ہی مخکم کوئلے کا میدان ہے۔

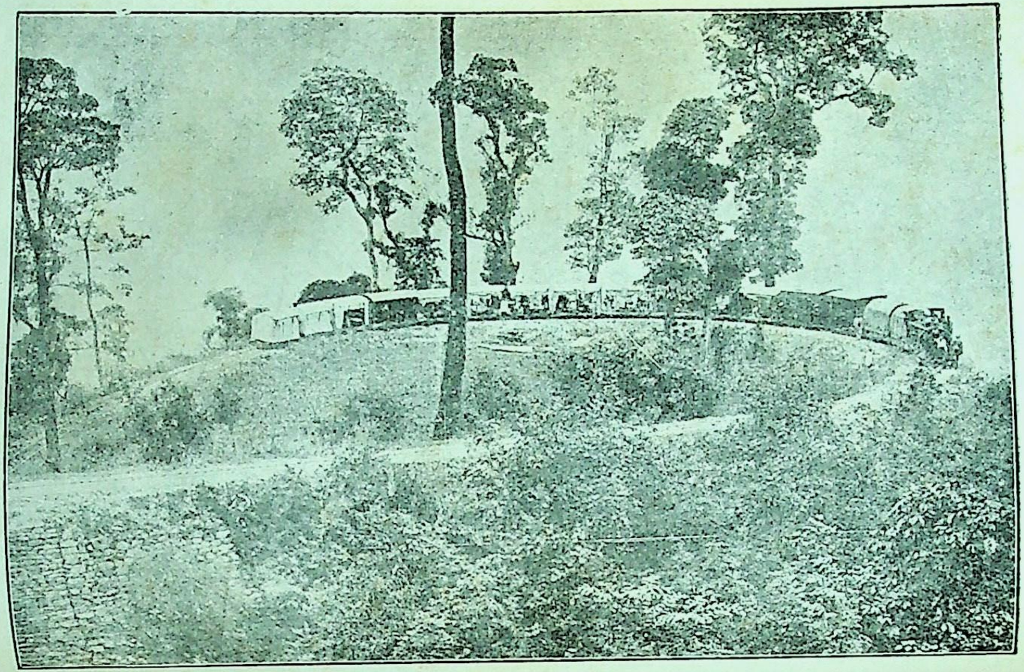
۵۔ کلکتہ سے دارجیلنگ (ایسٹرن بنگال ریلوے)

بڑی لائن کلکتہ کے شمالی اسٹیشن سیالدہ سے نکل کر رنگ پور ہوتی ہوئی سلی گوڑی چلی گئی ہے۔ راستے میں چاول کے کھیت۔ دلدلیں نظر آتی ہیں۔ لوگوں کے مکان چھپروں کے بنے ہوئے ہیں جن کے ارد گرد آم اور بانس کے جھنڈ دکھائی دیتے

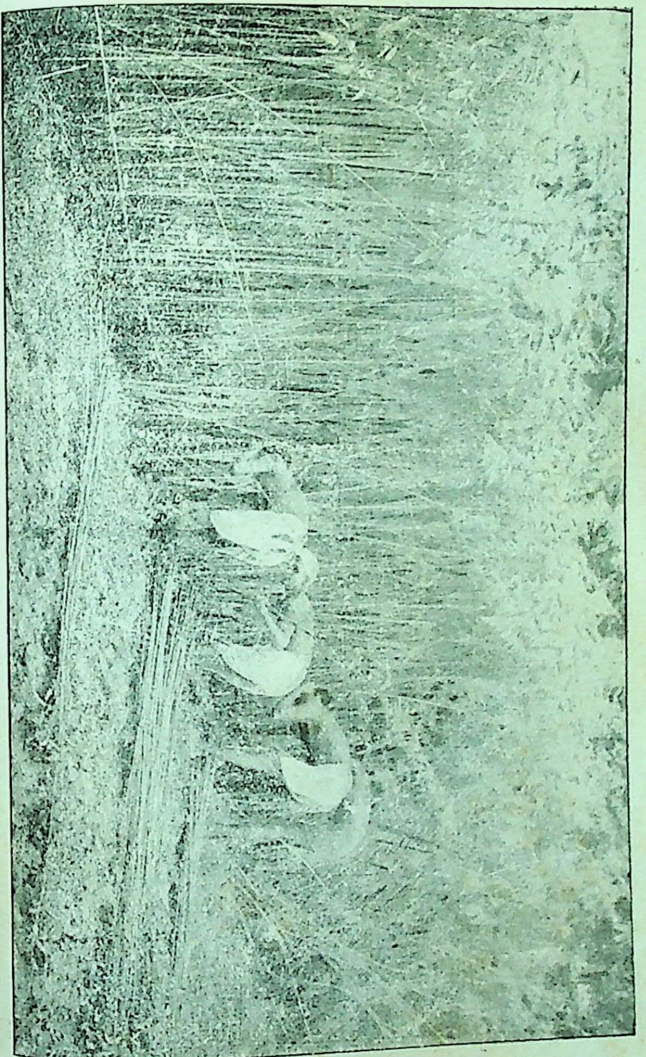
ہیں ۔ یہ علاقہ چاول اور پٹ سن کا گھر ہے ۔ اس حصہ میں گاڑی جلپے گوری کے چاء کے علاقہ سے گذرتی ہے ۔ سلی گوری سے ہمالیہ دارجیلنگ چھوٹی پٹڑی کی لائن شروع ہوتی ہے ۔ راستے میں گاڑی سال اور بانس کے لمبے لمبے درختوں ۔ بید اور گھاس کے علاقہ سے فر فر چلی جاتی ہے ۔ دارجیلنگ کا علاقہ چاء کے لئے مشہور ہے ۔ اس ضلع کی ایک تہائی آبادی چاء کے باغات میں رہتی ہے اور ساٹھ ہزار مزدور کام کرتے ہیں ۔ شہر میں مختلف نسلوں کے لوگ آباد ہیں ۔ گرمیوں میں بنگال کے لاٹ صاحب یہاں اپنا دفتر لے جاتے ہیں ۔ دارجیلنگ سے کنچن چنگا کی چوٹی نظر آتی ہے ۔

۶ ۔ **کلکتہ سے بمبئی** (بنگال ۔ ناگپور اور جی ۔ آئی ۔ پی ریلوے)

بنگال ناگپور ریلوے لائن کی ایک شاخ کلکتہ سے ہوڑہ ہوتی ہوئی بلاسپور پہنچتی ہے ۔ اس جگہ ٹسر کے ریشمی کپڑے تیار ہوتے ہیں ۔ یہاں سے ایک شاخ کٹنی کو گئی ہے ۔ جہاں سیمنٹ بنانے کے کارخانے ہیں ۔ کٹنی ایک طرف الہ آباد اور دوسری طرف جبلپور کے ذریعے اٹارسی سے ملا ہوا ہے ۔ جبلپور تجارتی شہر ہے اور چھاؤنی ہے ۔ سنگ مرمر کی چیزیں



دارجیلنگ ریل پہاڑوں میں کس طرح اینچ پینچ کھاتی ہوئی جاتی ہے۔



بہت خوبصورت بنتی ہیں - بلاسپور سے گاڑی رائے پور پہنچتی ہے - گرد و نواح میں لاکھ - ابرق اور میگانیز ملتا ہے - ناگپور اس لائن کا آخری اسٹیشن ہے - بتاؤ - یہ شہر کیوں مشہور ہے؟ ناگپور سے آگے جی - پی - آئی ریلوے شروع ہو جاتی ہے - اور وردھا اور امرونی کے اسٹیشن آتے ہیں - وردھا سے ایک شاخ چاندا کی لوہے کی کانوں کو گئی ہے - وردھا کے علاقہ میں کوئلہ نکالا جاتا ہے - امروتی روئی کی منڈی ہے - اس کے بعد یہ شاخ جی - پی - آئی کی اس شاخ سے مل جاتی ہے - جو بھوساول سے ہوتی ہوئی بمبئی پہنچ جاتی ہے ۔

۷ - کلکتہ سے مدراس (بنگال ناگپور اور مدراس مرہٹہ سدرن ریلوے)

بنگال - ناگپور ریلوے لائن کی دوسری شاخ کلکتہ ہوڑہ سے ہوتی ہوئی مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ بلاسور پہنچتی ہے - اور پھر کٹک جنکشن آتا ہے - یہ شہر دریائے مہاندی کے ڈیلٹے پر واقع ہے - اور یہاں سونے چاندی کی چیزوں پر بیل بوٹوں کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے - یہاں سے ایک لائن پوری کو گئی ہے - جو ہندوؤں کا متبرک مقام ہے - کٹک سے ریل کی لائن جھیل چلکا کے شمال میں سے گذرتی

ہے - اور اس پر برہم پور - والٹیر اور وزگاپٹم بڑے بڑے اسٹیشن ہیں - وزگاپٹم سے روئی - تیل کے بیج - لاکھ - لوہے کی کچّی دھات باہر کو جاتی ہے - اس شہر کو شمال میں رائے پور سے بذریعہ ریل ملانے کی تجویز پیش ہے - یہاں سے مدراس اینڈ سدرن مرہٹہ ریلوے شروع ہوتی ہے - اور کوکناڈہ کے قریب دریائے گوداوری اور بیزواڈہ کے قریب دریائے کرشنا کو خوشنما پلوں کے ذریعے عبور کرتی ہے - اس کی ایک شاخ مدراس کو کالی کٹ کے ساتھ اور دوسری مدراس کو ویلیشورم سے ملاتی ہے - بیزواڈہ سے ایک لائن گنٹاکل اور بلاری ہوتی ہوئی گوا جو پرتگیزوں کے ماتحت ہے جاتی ہے - یہ شہر دو حصّوں یعنی پرانا اور نیا گوا میں منقسم ہے جو پل کے ذریعے ملے ہوئے ہیں - تہائی حصّہ میں زراعت ہوتی ہے - مگر چاول کی پیداوار زیادہ ہے - آم اور دیگر پھل بھی ہوتے ہیں - دوسری لائن سکندر آباد جو ریاست حیدر آباد میں انگریزی چھاؤنی ہے ہوتی ہوئی اورنگ آباد اور منمد سے جا ملتی ہے - بڑی لائن نلور ہوتی ہوئی مدراس جاتی ہے - نلور کے علاقہ میں ابرق اور نمک سمندر کے پانی سے ملتا ہے ۔

۸ - مدراس سے بمبئی (مدراس اینڈ سدرن مرہٹہ اور جی پی آئی ریلوے)

مدراس اینڈ سدرن مرہٹہ ریلوے مدراس سے شروع

ہوتی ہے اور کستاکل سے ہوتی ہوئی رائے چرپہ جا کر
ختم ہو جاتی ہے - اس سے آگے جی - پی - آئی ریلوے
شروع ہوتی ہے - جس پر وادی - شولاپور - پونا بڑے
بڑے اسٹیشن ہیں - شولاپور کا سوتی کپڑا اور گیہوں مشہور
ہیں - پونا پیشواؤں کا دار الخلافہ رہا ہے - شہر میں یہ بن
ریشمی کپڑے بنتے ہیں - تین چار میل کے فاصلے پر
کرکی چھاؤنی ہے - جہاں سلاح خانہ ہے اور بارود
اور گولے بنانے کا کارخانہ ہے - پونا سے ایک لائن
مہابلیشور جاتی ہے جو صحت افزا مقام ہے اور دوسری
بھور گھاٹ میں سے گذر کر بمبئی چلی جاتی ہے ۔

۹ - کانپور سے کٹھگودام (بنگال نارتھ ویسٹرن ریلوے)

ہماری گاڑی کانپور سے روانہ ہو کر پہلے لکھنؤ
آتی ہے - بتاؤ - لکھنؤ کیوں مشہور ہے ؟ اس لائن پر
گونڈا - گورکھپور - چھپرا اور کٹھگودام کے اسٹیشن واقع
ہیں - گورکھپور میں کھانڈ بنانے کا کارخانہ ہے - اور
گورکھوں کو فوج میں بھرتی کرنے کے لئے دفتر قائم
ہے - یہاں سے نیپال کو راستہ جاتا ہے چھپرا میں
لاکھ بہت تیار ہوتی ہے ۔

سوالات

۱ - لاہور کا ایک بیوپاری جے پور سے پیتل کے کھلونے - آگرہ

سے قالیچے اور ناگپور سے سوتی کپڑا منگوانا چاہتا ہے - تم اسے بتاؤ - کہ وہ کس کس راستے جائے اور کہاں کہاں گاڑی تبدیل کرے ۔

۲ - ریلیں کس علاقہ میں زیادہ بنائی گئی ہیں - اور ان کے کیا فائدے ہیں - سیلی گوری اور دارجیلنگ لائن کا ذکر اپنے لفظوں میں کرو ۔

۳ - امرتسر کے چند ہندو رامیشورم - پوری اور ناسک کے تیرتھوں کی یاترا کرنا چاہتے ہیں - بتاؤ - کہ وہ کون کونسی لائنوں پر سفر کریں - اور کون کون سے بڑے بڑے اسٹیشن ان کے راستے میں آئینگے ؟

۴ - مندرجہ ذیل اسٹیشنوں سے کیا کیا مال وساور چڑھتا ہے وزیگاپٹم - امرتسر - کانپور - احمد آباد - دارجیلنگ - کلکتہ - پٹنہ ۔

۵ - مندرجہ ذیل شہروں کے درمیان کن کن ریلوں کے ذریعے تجارت ہوتی ہے اور وہاں سے کیا کیا چیزیں آتی ہیں !

سہارنپور اور دہلی - بڑودہ اور احمد آباد - دہلی اور مغلسرائے چاٹگانگ اور سدیا ۔

۶ - تمہاری جماعت کے لڑکے دہلی سے بمبئی تک سفر کرنا چاہتے ہیں - بتاؤ - کہ راستے میں کون کون سے اسٹیشن آئینگے - گاڑی کن کن دریاؤں کو عبور کریگی - اس سفر کا حال اپنے لفظوں میں بیان کرو ۔

۱۱ - بازار کا نظارہ

ہمارے ملک میں سو میں سے 73 آدمیوں کی روزی کا دار و مدار کھیتی باڑی پر ہے - اور 18 آدمی تجارت صنعت و حرفت اور بار برداری کے وسائل کی بدولت روٹی کماتے ہیں - زمیندار تو اپنے کھیتوں کی پیداوار گاؤں کے دوکاندار یا منڈی کے بیوپاریوں کے پاس فروخت کر دیتے ہیں - اور ان سے نقد روپیہ لے کر اپنی ضروریات پوری کر لیتے ہیں - دوکاندار اس غلہ کو بڑے بڑے تاجروں کے پاس فروخت کر دیتے ہیں - اور بڑے بڑے شہروں سے چیزیں خرید لاتے ہیں - اس طرح دنیا میں چیزوں کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے - چیزوں کے اس تبادلے کا دوسرا نام تجارت ہے ⁂

اندرونی و بیرونی تجارت - بعض چیزیں ہمارے صوبہ میں نہیں ہوتیں - دوکاندار ہماری خاطر ریل یا دیگر ذریعوں سے دوسرے صوبوں سے منگوا لیتے ہیں - مثلاً ہمارے صوبہ میں کوئلہ اور مٹی کا تیل کم نکلتا ہے - دوکاندار جھٹ کوئلہ تو بنگال اور مٹی کا تیل برما کے صوبہ سے منگوا لیتے ہیں - اسی طرح کشمیر - اور سرحدی صوبہ سے پھل آ جاتے ہیں - اور یہاں سے

دیسی کپڑا - چاء - اناج اور نمک چلا جاتا ہے۔ پس اس قسم کی تجارت جو ملک کے اندر ہوتی رہتی ہے اندرونی تجارت کہلاتی ہے - لیکن جب ہم اپنے ملک کی گندم چاول یا دیگر پیداوار ساتوں سمندر پار دوسرے ملکوں کو بھیجتے ہیں - تو اس وقت یہ تجارت بیرونی تجارت بن جاتی ہے - آؤ اب ہم دیکھیں کہ کونسی اشیا ہم اپنے ملک سے باہر بھیجتے ہیں - اور کونسی دیگر ملکوں سے خریدتے ہیں ؟

اشیائے برآمد و درآمد - ہندوستان میں لوگوں کا بڑا پیشہ زراعت ہے - اور سال میں زمین سے کئی کئی فصلیں اٹھاتے ہیں - کھانے کے بعد جو کچھ ان کے پاس بچ رہتا ہے - فروخت کر دیتے ہیں - ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں ولایتی تاجروں کی دکانیں کھلی ہوئی ہیں - ان کے گماشتے ملک کے مختلف حصوں میں گھوم گھوم کر یہ چیزیں خریدتے ہیں - اور جہازوں میں لدوا کر ان ملکوں کو بھجوا دیتے ہیں - بتاؤ ہندوستان میں کیا کیا چیزیں پیدا ہوتی ہیں - اور یہاں سے کیا کیا چیزیں باہر کو بھیجی جاتی ہیں ؟ ولایتی سوداگر ان چیزوں کے عوض بہت سی چیزیں مثلاً" لوہے کی کلیں - ریشمی - اونی - سوتی کپڑا - کھانڈ - کتابیں - کاغذ - دیا سلائیاں - سگرٹ - دوائیاں - شراب - رنگ - سونا -

چاندی فروخت کرنے کے لئے یہاں بھیج دیتے ہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو چیزیں ہم اپنے ملک سے باہر بھیجتے ہیں۔ وہ اشیائے برآمد اور جو غیر ملکوں سے خریدتے ہیں۔ اشیائے درآمد کہلاتی ہیں۔ مگر یہ چیزیں جہازوں تک کیسے پہنچتی ہیں۔ وہ جہاز کہاں ٹھہرتے ہیں اور کس طرح ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچ جاتے ہیں؟

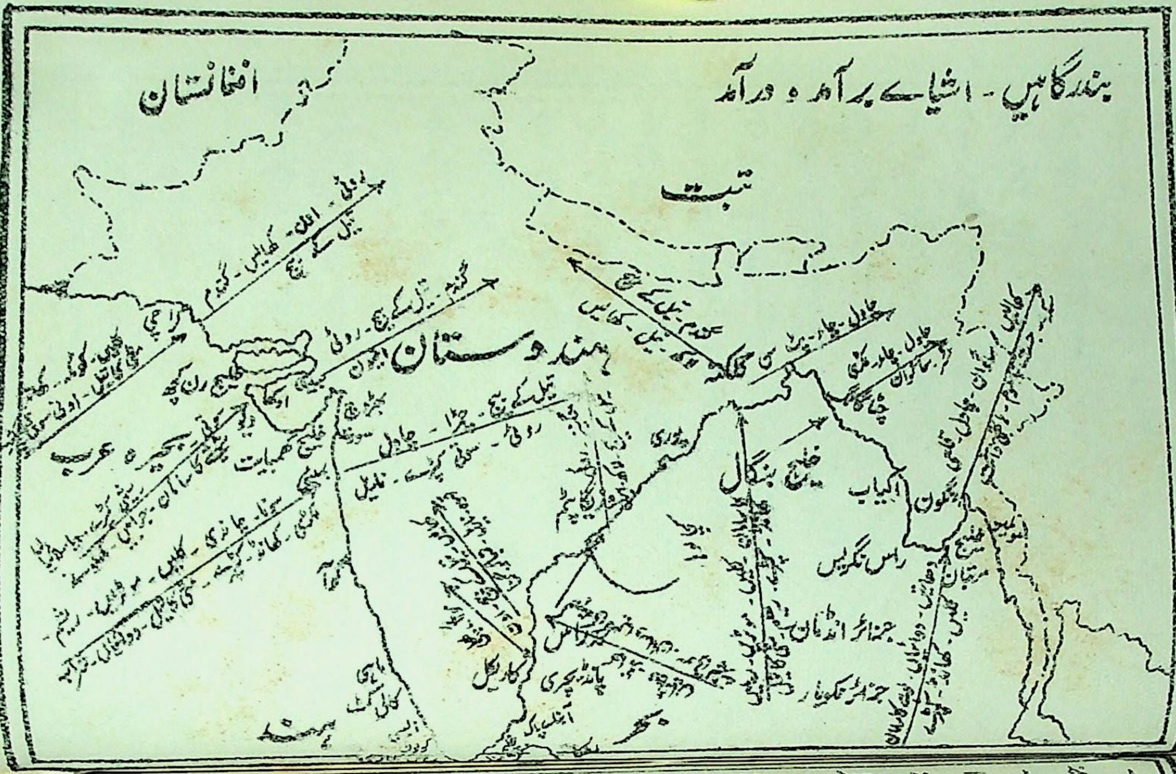
ہندوستان کا ساحلی سفر

سمندر۔ جس طرح گاڑیاں ریل کی سڑکوں پر چلتی ہیں۔ اسی طرح جہاز سمندر میں مقررہ رستوں پر چلتے ہیں۔ اگر کوئی جہاز اپنے رستے سے ادھر ادھر چلا جائے تو چٹانوں سے اکثر ٹکرا کر غرق ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان کے ٹھہرنے کے لئے وہ جگہ تلاش کی جاتی ہے۔ جہاں پانی کم از کم تیس چالیس فٹ گہرا ہو اور ارد گرد جزیرے واقع ہوں۔ تاکہ سمندری لہریں اور طوفان اپنا زور نہ دکھا سکیں۔ مگر تم میں سے بہت سے لڑکوں نے سمندر نہیں دیکھا ہوگا۔ کیا تم کبھی کسی دریا یا ندی نالہ کے کنارے گئے ہو۔ بتاؤ اس کے کنارے کیسے ہوتے ہیں اور پانی کا ذائقہ کیسا ہے؟ سمندر اور دریا میں بڑا فرق ہے۔ سمندر

کا پانی نمکین ہوتا ہے۔ کنارے بالکل اونچے نہیں ہوتے بلکہ جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے۔ پانی ہی پانی دکھائی دیتا ہے۔ اور دُور سے زمین اور آسمان ملے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اگر تم دوسرا کنارہ دیکھنا چاہو تو بالکل دکھائی نہیں دیگا۔ پانچ بجے شام کے بعد سمندر کا پانی ساحل سے بہت پیچھے ہٹ جاتا ہے اور ساحل اور سمندر کے درمیان خشک اور ریتلی جگہ نکل آتی ہے۔ جہاں کوڑیاں۔ سنکھ۔ گھونگے اور دیگر اسی قسم کی چیزیں ملتی ہیں۔ لیکن بارہ بجے کے قریب سمندر کا پانی وہاں چڑھ جاتا ہے۔ اس وقت بڑی بڑی لہریں اٹھتی ہیں۔ اگر ساحل کے نزدیک اونچی اونچی چٹانیں ہوں تو پانی ان کے ساتھ زور سے ٹکراتا ہے۔ اور ان کو بہا کر لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر ہر بار ناکام رہتا ہے۔ اس لئے ساحل جتنا زیادہ شکستہ ہوگا۔ اتنی ہی اس میں جہازوں کے ٹھہرنے کی جگہیں یا بندرگاہیں زیادہ ہونگی۔ یہ بندرگاہیں ملک کے اندر داخل ہونے کے لئے دروازوں کا کام دیتی ہیں۔ جس طرح کسی مکان میں جتنے زیادہ دروازے ہوں۔ اتنی ہی جلدی اس میں آدمی داخل ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر ساحل پر زیادہ بندرگاہیں ہونگی۔ تو اتنی ہی جلدی ملک کا مال باہر جا سکیگا۔ اور

تجارت میں ترقی ہوگی - مگر آؤ اب ہم ساحل کے ساتھ سفر کر کے معلوم کریں - کہ ہمارا ساحل کیسا ہے - اس پر کون کون سی بندرگاہیں ہیں - اور کس قسم کا مال وہاں آتا جاتا ہے ٭

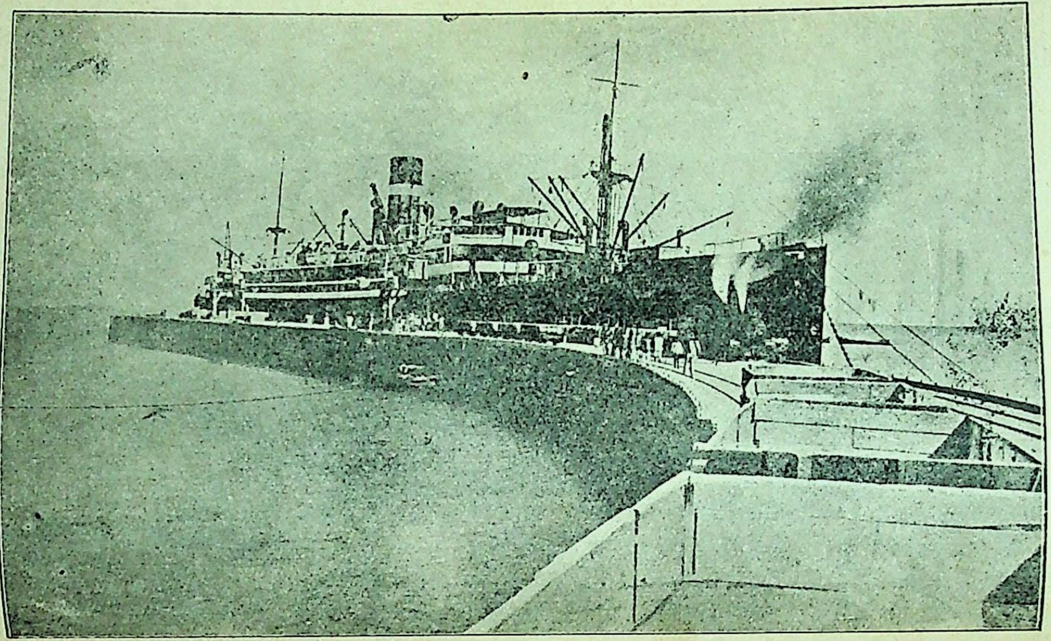
ساحل - ہندوستان کا نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ ملک کے اندر نہ کوئی خلیج ہے اور نہ ہی چھوٹا بڑا سمندر - بڑے بڑے تجارتی شہر سمندر سے دُور فاصلے پر ہیں - اگرچہ ہندوستان کا خطِ ساحل بلوچستان سے لے کر برہما تک ۴۵۰۰ میل لمبا چلا گیا ہے - مگر ساحل کے ارد گرد پانی کم گہرا ہے - جہازوں کو کھلے سمندر میں ٹھہرنا پڑتا ہے - اور مال و اسباب اتارنے چڑھانے کے لئے بندرگاہوں سے کشتیاں جاتی ہیں اور وقت اور روپے دونو کا نقصان ہوتا ہے - جس وقت سمندر میں طوفان آتا ہے - اور بڑی بڑی لہریں اٹھتی ہیں - تو جہازوں کو ٹھہرنے کے لئے جگہ نہیں ملتی ہے - اگر ہندوستان کے سمندروں میں بہت سے جزیرے ہوتے - تو یہ جہاز فوراً وہاں لنگر انداز ہو جاتے - یہی وجہ ہے - کہ ہندوستانیوں نے جہازرانی کی طرف زیادہ توجہ نہیں کی - اور وہ دوسری قوموں کے مقابلے میں اعلےٰ درجے کے ملاح ثابت نہیں ہوئے ٭


بندرگاہیں - اشیائے برآمد و درآمد
افغانستان
تبت
ہندوستان
عرب
خلیج بنگال
کلکتہ
کراچی
اکیاب
رنگون
چاٹگام
راس نگریس
مدراس
پانڈیچری
کاریکل
خلیج کمبایت

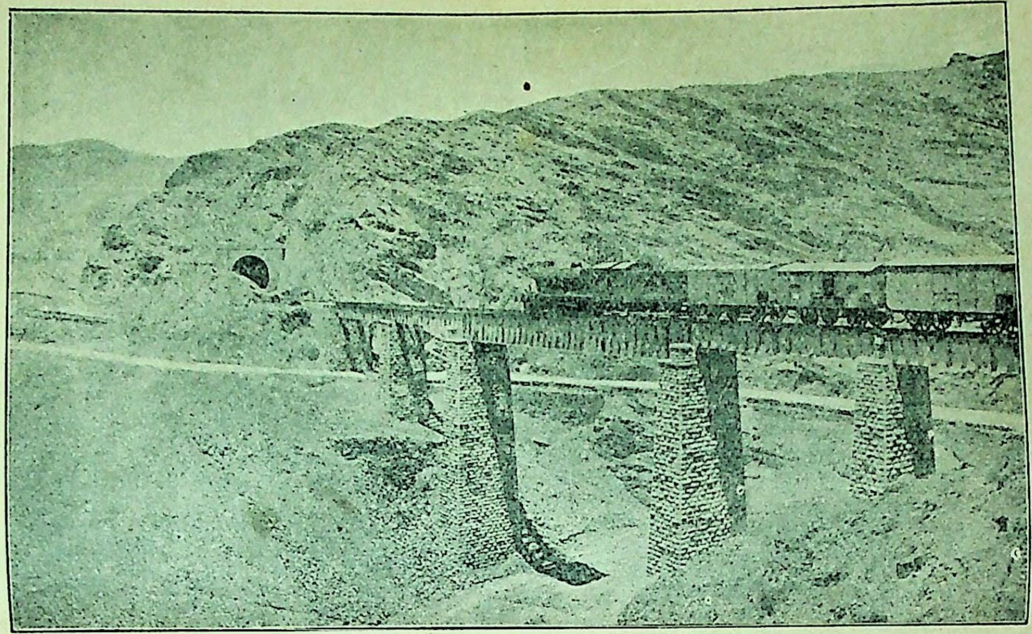
سمندری سفر۔ بلوچستان کا ساحل پہاڑی اور غیر آباد ہے۔ کچھ فاصلے پر کھجور کے درخت اور اکیلے دکیلے گاؤں ملتے ہیں۔ اس لئے یہاں کوئی بندرگاہ نہیں ہے۔ دریائے سندھ کے ڈیلٹے کے ذرا مغرب کی طرف کراچی کی بندرگاہ ہے۔ جس کے پاس جزیرہ منورا ہے۔ جہازوں کو راستہ دکھانے کے لئے اس جگہ روشنی کا مینار بنایا گیا ہے۔ جس وقت جہاز اس جزیرہ کے پاس پہنچتا ہے۔ تو وہاں کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کو بندرگاہ میں لانے کے لئے دوسرا جہاز وہاں جاتا ہے۔ گھاٹ کے ساتھ ہی ریلوے پلیٹ فارم بنا ہوا ہے۔ سواریاں جہاز سے اتر کر گاڑی میں بیٹھ جاتی ہیں۔ اس بندرگاہ کی ترقی کا دار و مدار پنجاب کے نہری علاقہ پر ہے۔ جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ذریعہ کراچی سے ملحق ہے۔ یہاں سے گندم بڑی مقدار میں باہر کو جاتی ہے۔ اس لئے کراچی گندم کی بندرگاہ کہلاتی ہے۔ کچھ عرصہ سے اس کو ہوائی بندرگاہ بنایا گیا ہے۔ کراچی سے آگے ساحل ہموار اور ریتلا ہے۔ تھوڑی دور جاؤ۔ تو خلیج کچھ آ جاتی ہے۔ جس میں پانی بہت کم گہرا ہے۔ ہمارا چھوٹا سا جہاز بھی بڑی مشکل سے چلتا ہے۔ ساحل اتنا نیچا ہے۔ کہ یہ بتانا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ کہ سمندر


J
K

کہاں سے شروع ہوتا ہے۔ مگر اب اس علاقہ کے راجاؤں نے سمندر کو گہرا کر کے اور جہازوں کے ٹھہرنے کے لئے گول ستون قائم کر کے محفوظ جگہیں بنائی ہیں اور خلیج کے کنارے بیدی اور اوکھا دو نئی بندرگاہیں بن گئی ہیں۔ ان میں سے پہلی تو جام نگر کے راجا اور دوسری بڑودہ کے ماتحت ہے۔ ان بندرگاہوں میں جاپان کے ریشمی کپڑے۔ دیا سلائیاں اور کھانڈ آتی ہے اور یہاں سے روئی۔ گندم۔ تیل کے بیج۔ کھالیں اور لکڑی باہر جاتی ہے۔ خلیج کھمبایت کے کنارے بھڑوچ اور سورت دو بندرگاہیں ہیں۔ مگر نربدا اور تاپتی دریا دن بدن اس کو مٹی اور گارے سے پر کر رہے ہیں۔ خلیج کھمبایت سے نکل کر ہمارا جہاز بمبئی کی عالیشان اور قدرتی بندرگاہ میں داخل ہوتا ہے۔ یہ بندرگاہ جزیرہ بمبئی پر واقع ہے۔ جو اس کو بحیرہ عرب کے طوفانوں سے بچاتا ہے۔ اس کے ارد گرد پانی گہرا ہے۔ سال میں یہاں ۲۵۰ کروڑ روپیہ مالیت کی چیزیں آتی جاتی ہیں۔۔ بمبئی کے پیچھے برار اور مالوہ کے زرخیز علاقہ میں کپاس بہت ہوتی ہے۔ بتاؤ۔ یہاں سے کیا کیا چیزیں باہر جاتی ہیں؟ بمبئی سے راس کماری تک مغربی گھاٹ پھیلے ہوئے ہیں۔ اور کہاگن ساحل پر بلند چٹانیں کھڑی ہیں۔ جن پر روشنی کے مینار بنے ہوئے ہیں۔



اوکھا کی نئی بندر گاہ خلیج کچھ کے کنارے بنائی گئی ہے - تصویر میں پلیٹ فارم اور جہاز کو دیکھو



خیبر ریل نالی پل سے گذر رہی ہے - سرنگ اور خشک پہاڑوں کا ملاحظہ کرو

برسات کے موسم میں سمندری لہروں سے اس ساحل
کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ گوا کی قدرتی بندرگاہ اسی
ساحل پر ہے۔ بتاؤ۔ یہ بندرگاہ کس قوم کے ماتحت
ہے؟ اور یہاں سے کیا چیزیں باہر کو جاتی ہیں؟ گوا
کے بعد ساحل چوڑا اور ہموار ہوتا جاتا ہے۔ ساحل
کے نزدیک ہی ریت کے ٹیلے نظر آتے ہیں۔ جن
پر ناریل کے درخت پھلتے پھولتے ہیں۔ ساحل مالابار
پر منگلور۔ کالی کٹ اور کوچین مشہور بندرگاہیں ہیں۔
جن میں بڑے بڑے جہاز داخل نہیں ہو سکتے ہیں
اور مئی کے اخیر سے لے کر ستمبر کے شروع تک
بند رہتی ہیں۔ کالی کٹ کے مغرب کی طرف کھلے
سمندر میں مونگوں کے بنے ہوئے جزیرے لکا دیپ
ہیں۔ جہاں ناریل بہت پیدا ہوتا ہے۔ اب ہمارا
جہاز راس کماری کے پاس پہنچ کر جنوب کی طرف
کولمبو بندرگاہ میں پہنچتا ہے۔ بتاؤ۔ لنکا اور ہندوستان
کے درمیان کونسی خلیج اور آبنائے ہے؟ یہاں پانی
بہت کم گہرا ہے۔ اس لئے بڑے بڑے جہاز اس
راستے گذر نہیں سکتے۔ آبنائے پاک میں موتی نکالے
جاتے ہیں۔ گواڈل نور اور ٹیوٹی کارن بندرگاہیں موتیوں
کے لئے مشہور ہیں۔ بتاؤ۔ اس آبنائے میں کون سے
جزیرے پھیلے ہوئے ہیں۔ یہاں سے لنکا کا جزیرہ ۲۲

میل کے فاصلے پر ہے ۔

اب جہاز مشرق کی طرف ساحل کارومنڈل کے ساتھ ساتھ چلا جاتا ہے ۔ اس ساحل پر بھی مالابار کی طرح ناریل بہت اُگتا ہے ۔ آبنائے پاک اور گوداوری و کرشنا کے ڈیلٹوں کے درمیان مدراس کی بندرگاہ ہے ۔ جس کو لہر توڑ بندوں کی مدد سے بنایا گیا ہے لیکن اس ساحل کے ساتھ سمندری لہر بڑے زور سے ٹکراتی ہے ۔ اور جہاز کنارے سے دو تین میل کے فاصلے پر سمندر میں کھڑے رہتے ہیں ۔ مدراس کے جنوب میں پانڈی چری اور کاریکل کی بندرگاہیں فرانس کے ماتحت ہیں ۔ یہاں سے مونگ پھلی باہر کو جاتی ہے ۔ مدراس اور کلکتہ کے درمیان وزیگاپٹم کی بندرگاہ بنائی جا رہی ہے ۔ اس ساحل کے ساتھ نمکین پانی کی جھیل چلکا ہے ۔ جس سے کچھ فاصلے پر پوری یا جگن ناتھ کی چھوٹی سی بندرگاہ ہے ۔

یہاں سے جہاز دریائے گنگا کے ڈیلٹے سندربن کے پاس سے گذرتا ہے ۔ جس میں پورٹ کیننگ اور ڈائمنڈ ہاربر دو بندرگاہیں ہیں اور بذریعہ ریل کلکتہ کی بندرگاہ سے ملی ہوئی ہیں ۔ یہ بندرگاہ دریائے ہگلی کے کنارے واقع ہے ۔ اور سمندر سے ۸۰ میل کے فاصلے پر ہے جس وقت دریائے ہگلی میں سمندری لہر اٹھتی ہے ۔

تو جہاز سندربن کی چھوٹی چھوٹی بندرگاہوں سے روانہ ہو کر کلکتہ آ جاتے ہیں۔ اس دریا میں ریت کے بڑے بڑے ٹیلے ہیں۔ اور جہاز چلانا بڑا مشکل ہے راستے میں کتنی چھوٹی چھوٹی کشتیاں کوئلہ۔ پٹ سن اور چاول سے لدی ہوئی ملتی ہیں۔ کلکتہ کے پیچھے گنگا کی زرخیز وادی واقع ہے۔ اس لئے یہ بندرگاہ بہت ترقی پر ہے۔ نزدیک ہی مشرق کی طرف چٹاگانگ کی بندرگاہ ہے۔ بتاؤ۔ آسام کے علاقہ کی کیا پیداوار ہے؟ چٹاگانگ کے آگے ساحل ٹوٹا پھوٹا ہوا ہے۔ اور ارد گرد کئی جزیرے ہیں۔ لیکن غیر آباد ہیں۔ یہاں کئی چھوٹی موٹی بندرگاہیں ملتی ہیں۔ مگر سب سے مشہور بندرگاہ رنگون ہے۔ جو دریائے ایراوتی کے ڈیلٹا پر سمندر سے ۲۱ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں سے ہرا کی لکڑی۔ چاول اور مٹی کا تیل باہر جاتا ہے۔ تقریباً ۱۲۰۰ چھوٹے موٹے جہاز اس بندرگاہ میں ہر سال آتے جاتے ہیں۔ رنگون کے مغرب کی طرف کھلے سمندر میں انڈمان اور نکوبار کے جزیرے ہیں۔ جو چیف کمشنر کے ماتحت ہیں۔ پورٹ بلیر دار الخلافہ اور بندرگاہ ہے۔ یہ جزیرے ہندوستان کے کالا پانی کے نام سے مشہور ہیں۔ اور ان میں عمر بھر کے قیدی بھیجے جاتے تھے *

سوالات

۱ - تمہارے ایک دوست نے سمندر نہیں دیکھا ہے۔ تم اسے کس طرح سمجھاؤ گے؟

۲ - اگر تم کراچی سے رنگون تک بحری سفر اختیار کرو تو تمہارے راستے میں کون کون سی بندرگاہیں آئینگی - اور کس قسم کا سامان ملے گا؟

۳ - ایک سوداگر شیشے کا سامان - دیا سلائیاں - ریشمی کپڑے - کاغذ رنگ - موٹریں اور بائیسکل خریدنا چاہتا ہے - بتاؤ وہ کن ملکوں کے تاجروں سے خط و کتابت کرے *

۴ - ہندوستان میں روئی - گندم - کپاس - چاء - چاول - لاکھ - میگانز اور کھالیں فالتو پڑی ہوئی ہیں - بتاؤ یہ مال کن ملکوں میں بھیجا جائے؟

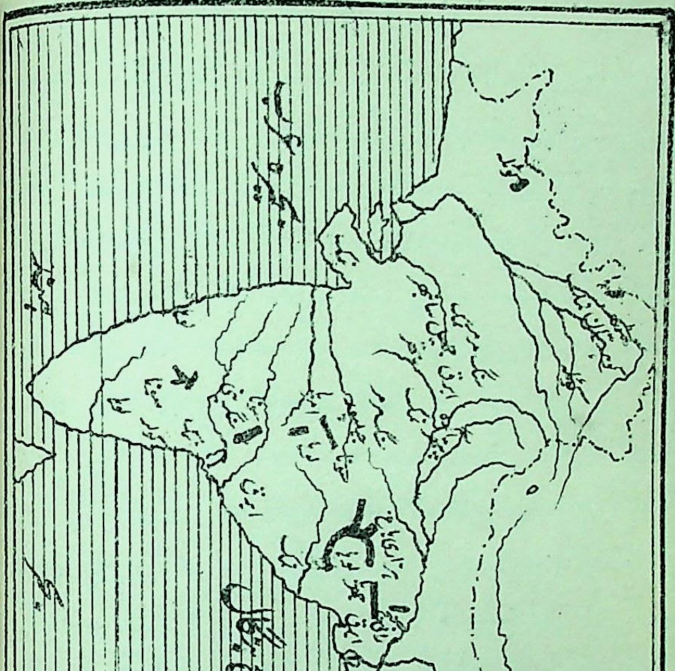
۵ - ہندوستان میں کون کونسی نئی بندرگاہیں بنائی گئی ہیں - اور ان کی کن ملکوں سے تجارت ہوتی ہے - اور وہاں سے کیا کیا چیزیں آتی ہیں؟

۶ - ولایت کا ایک سوداگر ہندوستان سے خام اجناس خریدنا چاہتا ہے - تم ایک تجارتی اشیا کی فہرست بنا دو - اور ان مقامات کا پورا پورا پتہ بھی دو - جہاں سے وہ ان اشیا کو سستے داموں خریدے *

معدنیات اور کارخانے

ہندوستان کے لوگ زیادہ تر کاشتکار ہیں - اس لئے معدنی پیداوار کی طرف کم توجہ ہے - اب کچھ عرصہ سے صنعت و حرفت کی طرف خیال کیا گیا ہے اور ملک میں کئی قسم کے کارخانے جاری ہو گئے ہیں - لیکن ان کارخانوں کے چلانے کے لئے کوئلہ اور کلوں کے بنانے کے لئے لوہے کی ضرورت ہے سو یہ دونو چیزیں ہمارے ملک میں کم ملتی ہیں - کوئلہ زیادہ تر بنگال - بہار اور اوڑیسہ کی کانوں یعنی رانی گنج - گرڈیہی اور جھریا سے نکالا جاتا ہے - ان کے علاوہ چاندا - ہمکم - سنگرینی (حیدر آباد ریاست) ڈنڈوت (پنجاب) اور بیکانیر میں بھی کوئلہ ملتا ہے ◆

لوہا - لوہے کے بڑے بڑے ڈھیلے کانوں سے نکالے جاتے ہیں - ان کے ساتھ بہت سی مٹی اور دیگر دھاتیں ملی ہوئی ہوتی ہیں - اس لئے پگھلانے کے لئے کوئلہ اور چونے کے پتھر کی ضرورت ہے - اس لئے جن مقامات پر کوئلہ نزدیک مل جاتا ہے - وہاں لوہے کا کام جاری ہے - سلیم (مدراس) چاندا اور رائے پور - کاٹی - رانی گنج کے نزدیک اور میسور میں لوہا ملتا ہے ◆


نقشہ معدنیات

مٹی کا تیل - یہ تیل زمین کے اندر سے نکلتا ہے بعض ملکوں میں اس کے چشمے اور کوئیں ملتے ہیں۔ ہندوستان میں برہما کے صوبہ میں ینگ یانگ - پنجاب میں کھوڑ (ضلع اٹک) اور آسام میں نکالا جاتا ہے +

میگانیز - یہ دھات لوہے کو سخت بنانے اور فولاد بنانے کے کام آتی ہے - اور بہت سی مقدار میں باہر بھیجی جاتی ہے - ناگپور - جبلپور - میسور - پنچ محل (بمبئی) - وزیگاپٹم میں ملتی ہے +

سونا - سونے کی پیداوار کے لحاظ سے ہندوستان دنیا میں آٹھویں درجے پر ہے - جتنا سونا ہندوستان میں نکلتا ہے - اس کا ۹۵ فیصدی کولر (ریاست میسور) کی کانوں سے نکالا جاتا ہے +

نمک - کوہستان نمک میں کھیوڑہ کی کان بہت مشہور ہے - راجپوتانہ میں جھیل سانبھر - گجرات - کاٹھیاواڑ میں رن کچھ - بمبئی اور مدراس میں سمندر کے پانی کو اڑا کر نمک حاصل کیا جاتا ہے +

ابرق کے لحاظ سے ہندوستان اوّل درجہ پر ہے - ہزاری باغ (اوڑیسہ) اور نلور (مدراس) میں ملتا ہے +

ان کے علاوہ قلعی برہما میں - لعل موجک کی کانوں (برہما) سے - سنگ مرمر جے پور اور جبلپور - نیلم کشمیر اور

چمبہ۔ ہیرے حیدر آباد اور برہما۔ شورہ بنگال اور سیمنٹ واہ (کیمبل پور) اور کٹنی میں کنکر سے تیار کیا جاتا ہے۔

بجلی کی طاقت۔ کارخانوں کے چلانے کے لئے کوئلہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ مگر ہمارے ملک میں جو کوئلہ نکلتا ہے۔ بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے ملک میں کارخانے زیادہ نہیں۔ اس نقص کو دور کرنے کے لئے بعض مقامات پر پانی اکٹھا کر کے آبشاریں بنائی گئی ہیں۔ اور پانی کو پھاڑ کر بجلی کی طاقت پیدا کی گئی ہے۔ اس بجلی سے ایک تو نزدیک کے شہروں میں روشنی کا انتظام کیا گیا ہے۔ دوسرے کارخانوں کے چلانے میں بھی برتی گئی ہے۔ بمبئی میں کوئی ۳۰۰ کے قریب کارخانے ہیں۔ جن میں سے تقریباً ۲۰۰ کپاس کے کارخانے ہیں۔ ان کے چلانے کے لئے بارش کے اس پانی کو جو مغربی گھاٹ پر برس کر بحیرہ عرب میں ضائع چلا جاتا تھا۔ مصنوعی جھیلوں میں جمع کیا گیا ہے۔ ملشی جھیل جس کا رقبہ ۱۲ مربع میل ہے دو دریاؤں نیلا اور مولا کی وادیوں کو بند لگا کر بنائی گئی ہے۔ اس جھیل کے بنانے کے لئے ۴۱۰۰ فٹ لمبا اور ۱۵۸ فٹ بلند مضبوط بند باندھنا پڑا۔ بند کے بالمقابل جھیل کے خاتمہ پر ایک لمبی سرنگ مغربی گھاٹ سے کاٹی گئی ہے۔ اور پانی نلوں

کے ذریعے بھیرا کے مقام پر لایا گیا ہے۔ جہاں
سے بجلی تیار ہو کر بمبئی سے ۴۳ میل کے فاصلے
پر پہنچائی جاتی ہے۔ اور وہاں سے تانبے کی مضبوط
تاروں کے ذریعے شہر میں لائی جاتی ہے۔ اسی طرح
سے بھور گھاٹ کے نزدیک کئی جھیلیں ہیں۔ جن کا
پانی کھوپالی کے بجلی گھر میں لایا جاتا ہے۔ اور وہاں
بجلی تیار کی جاتی ہے۔ ریاست میسور میں سیواسمدرم
کے مقام پر بجلی گھر بنایا گیا ہے۔ یہ چھوٹا سا
جزیرہ میسور سے ۵۰ میل کے فاصلے پر دریائے
کاویری کی آبشاروں سے ایک میل نیچے واقع ہے
دریائے کاویری میں ۲۲۰۰ فٹ لمبا بند باندھا گیا ہے
اور پانی لوہے کے بڑے بڑے نلوں کے ذریعے
اسٹیشن پر لایا جاتا ہے۔ جہاں بجلی پیدا کر کے ۹۲
میل کے فاصلے پر کولر کی سونے کی کانوں اور
بنگلور میں روشنی کے لئے پہنچائی جاتی ہے۔ پنجاب
میں شنان کے مقام پر دریائے اوہل میں بند لگایا
گیا ہے اور جوگندر نگر (واقعہ ریاست منڈی) میں بجلی
گھر بنایا جا رہا ہے۔ جس کا حال تم عملی جغرافیہ پنجاب
میں پڑھ چکے ہو۔ بتاؤ۔ منڈی کے بجلی گھر سے پنجاب
کو کیا فائدے حاصل ہونگے؟

کارخانے۔ سوتی کپڑے کے کارخانے۔ بمبئی کے

علاقہ میں کپاس بہت پیدا ہوتی ہے اور آب و ہوا مرطوب ہے۔ خشک آب و ہوا میں دھاگوں کے ٹوٹنے کا ڈر رہتا ہے۔ اس لئے بمبئی اس صنعت کا مرکز ہے۔ احمد آباد اور ناگپور میں بھی سوتی کپڑوں کے کارخانے ہیں ؞

اُونی کپڑا۔ دھاریوال اور کانپور دو بڑے مرکز ہیں۔ دھاریوال کا کارخانہ نہر اپر باری دوآب کے کنارے واقع ہے۔ جس کے چلانے کے لئے کوئلہ سے بجلی کی طاقت حاصل کی جاتی ہے۔ بتاؤ اُون کہاں سے حاصل کی جاتی ہے؟ ان کارخانوں میں اُونی کمبل لوئیاں۔ فلالین۔ چادریں۔ سرج تیار ہوتی ہے ؞

ٹاٹ اور بوریوں کے کارخانے۔ بنگال پٹ سن کا گھر ہے۔ کوئلہ رانی گنج کی کانوں سے آتا ہے اس لئے ہوڑہ۔ کلکتہ اور دیگر شہروں میں ٹاٹ اور بوریوں کے کارخانے عام ہیں ؞

چمڑے کے کارخانے۔ شمالی ہند اور گجرات سے کھالیں کانپور میں اور مدراس اور دوسرے صوبوں سے مدراس شہر میں بھیجی جاتی ہیں۔ ان دونو مقامات پر چمڑے کے کارخانے کھلے ہوئے ہیں۔ جہاں زین۔ رکابیں۔ بستر بند۔ ہنٹر۔ سوٹ بکس اور بوٹ تیار ہوتے ہیں۔ مدراس میں جو چمڑا تیار

کیا جاتا ہے - وہ سبز کاہی یعنی کھاد سے دھویا جاتا ہے - اور نیلا پا ہوتا ہے - اسے کروم کہتے ہیں - آگرہ بمبئی - کلکتہ اور دیگر بڑے بڑے شہروں میں بھی چمڑا کمایا جاتا ہے +

کھانڈ - گنّے کے رس یا گڑ سے تیار کی جاتی ہے کانپور - شاہجہان پور - امرتسر اور ہوڑہ میں کھانڈ بنانے کے کارخانے کھلے ہوئے ہیں - مدراس میں کھانڈ تاڑی سے بنائی جاتی ہے +

لوہے کے کارخانے - لوہے کے کارخانے زیادہ تر بنگال - بہار اوڑیسہ میں ہیں - کیوں ؟ جمشید پور (ٹاٹانگر) صوبہ بہار اوڑیسہ میں - کلٹی اور آسن سول (بنگال میں) بہت مشہور ہیں - جمشید پور کے پاس ہی جھریا کی کوئلہ کی کان ہے - اور کلٹی اور آسن سول میں رانی گنج سے کوئلہ آتا ہے - ریاست میسور میں بھی لوہا کا بڑا بھاری کارخانہ ہے - جمشید پور میں گارڈر - ریلیں - فولاد - زراعتی اوزار یعنی کلیں - کسّیاں بنتی ہیں +

کاغذ بنانے کے کارخانے - کاغذ لکڑی یا گھاس کے گودے سے تیار کیا جاتا ہے - ہندوستان میں ٹیٹا گڑھ اور سیرام پور (بنگال)، لکھنؤ - پونا - احمدآباد سورت میں کاغذ بنتا ہے - پنجاب میں جگادھری

کے مقام پر کارخانہ کھولا گیا تھا - مگر جلدی ہی بند ہو گیا ٭

دیا سلائی کے کارخانے - رنگون - مانڈلے - پونا - شاہدرہ (لاہور) میں ہیں - لیکن لکڑی تاقص ہونے کی وجہ سے جاپان اور ناروے سے مقابلہ نہیں کر سکتے ٭

گندہ بروزہ اور تارپین کا تیل - گندہ بروزہ کا رس جنگلات سے جلّو (لاہور) اور بریلی کے کارخانوں میں بھیجا جاتا ہے - اور ان مقامات پر کلوں کے ذریعے رس صاف کرکے تارپین کا تیل اور گندہ بیروزہ تیار کیا جاتا ہے - اس کے علاوہ موم بتیاں رنگون - راولپنڈی - آٹا پیسنے کی کلیں پنجاب - صوبجات متحدہ آگرہ اور وسط ہند - چاول نکالنے کی مشین برہما بنگال کے بڑے بڑے شہروں میں اور افیون بنانے کے کارخانے غازی پور اور پٹنہ پنسل بنانے کا کارخانہ مدراس اور موٹریں بمبئی اور کلکتہ میں بنتی ہیں ٭

سوالات

۱ - ایک شخص اپنے پختہ مکان کے لئے چونہ - سیمنٹ اور سنگ مرمر منگوانا چاہتا ہے - بتاؤ - وہ کہاں سے یہ چیزیں خریدے ؟

۲ - مندرجہ ذیل چیزیں کہاں کہاں ملتی ہیں :-

کوئلہ - مٹی کا تیل - لوہا - سونا - نیلم اور نمک +

۳ - ہندوستان میں کوئلے کی کمی کو کس طرح پورا کیا گیا ہے اور بمبئی کے کارخانوں کے لئے کیا انتظام کیا گیا ہے ؟

۴ - مندرجہ ذیل مقامات پر کس قسم کے کارخانے کھلے ہوئے ہیں اور کیوں ؟

بریلی - جمشید پور - ہوڑہ - دھاریوال - ناگپور +

۵ - مندرجہ ذیل کارخانوں میں (۱) کچا مال کہاں سے آتا ہے - (۲) تیار شدہ مال کہاں کھپت ہوتا ہے (۳) کارخانہ کیسے چلتا ہے ؟ (۴) سامان باہر کیسے بھیجا جاتا ہے ؟

کانپور کا کارخانہ - شاہدرہ کا کارخانہ - آسن سول کا کارخانہ - لکھنؤ کا کارخانہ +

۶ - تمہارا ایک رشتہ دار چمڑے کے کام کا کارخانہ کھولنا چاہتا ہے - اسے بتاؤ کہ وہ یہ کام کہاں شروع کرے ؟

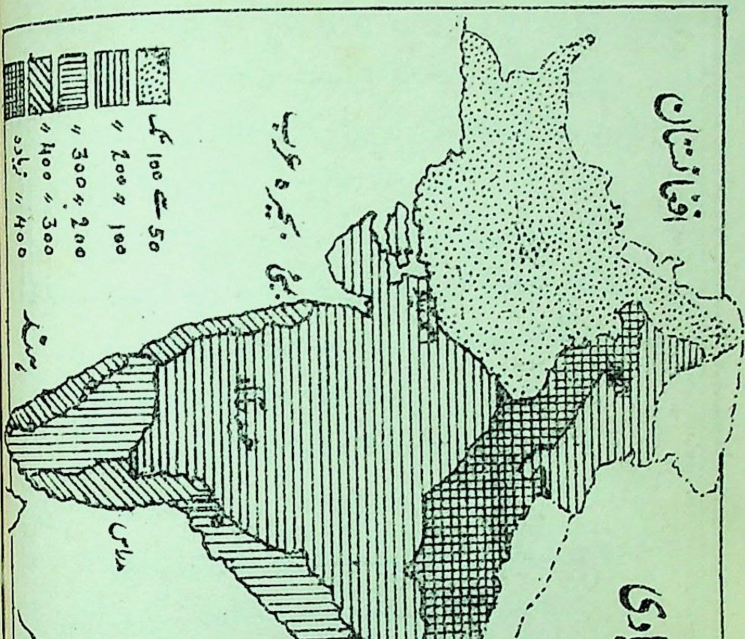
۷ - مندرجہ ذیل چیزوں کے کارخانے کہاں کہاں ہیں - کیوں ؟

موم بتیاں - کھانڈ - افیون - پنسل - موٹر - سونا +

---

۱۲ - آبادی

ہندوستان دیہات کا مجموعہ ہے - جس میں کوئی سات لاکھ کے قریب گاؤں آباد ہیں - ان کے مقابلے میں شہر آٹے میں نمک کی حیثیت رکھتے ہیں - ویہاتی


نقشہ ہندوستان آبادی
افغانستان
بمبئی
بحیرہ عرب
خلیج بنگال
مدراس
بحر ہند
50 سے 100 تک
100 ″ 200 ″
200 ″ 300 ″
300 ″ 400 ″
400 ″ زیادہ

لوگ اپنے کھیتوں میں کام کرتے ہیں۔ اور شہری تجارت یا صنعت و حرفت کے کام میں لگے رہتے ہیں۔ اس لئے ان علاقوں میں جو بڑے زرخیز اور جہاں آبپاشی کا کافی انتظام ہے۔ لوگ زیادہ آباد ہیں بنگال۔ بہار۔ اضلاع متحدہ آگرہ و اودھ اور پنجاب (جہلم تک) کے صوبے بڑے زرخیز ہیں۔ اس لئے یہ علاقے گنجان آباد ہیں۔ ساحل مالابار اور کارومنڈل میں بھی آبادی زیادہ گنجان ہے۔ ان علاقوں میں بارش کافی ہوتی ہے۔ اور ساحلوں کی زمین بہت زرخیز ہے +

ہم جانتے ہیں۔ کہ کارخانوں میں ہزاروں مزدور کام کرتے ہیں۔ اس لئے ملک کے جن حصّوں میں کارخانے زیادہ ہوں۔ وہاں آبادی بڑھ جاتی ہے۔ مثلاً جمشید پور کا علاقہ بالکل بے آباد تھا۔ مگر صنعتی مرکز ہونے کے باعث گنجان آباد ہو گیا ہے۔ احاطہ بمبئی اور برار میں سیاہ زرخیز زمین ہے۔ جہاں کپاس پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس حصّہ میں روئی بلونے اور سوتی کپڑا بننے کے کارخانے بہت پائے جاتے ہیں +

کم آباد علاقے۔ (۱) برہما و آسام۔ اگرچہ ان صوبوں میں بارش بہت برستی ہے۔ مگر آب و ہوا ناقص ہے زمین ناہموار اور پتھریلی ہے۔ اور پہاڑی علاقے جنگلات سے اٹے پڑے ہیں۔ چنانچہ آسام میں ۴۱ فیصدی اور

برہما میں ۶۸ فیصدی رقبہ میں جنگلات ہی جنگلات نظر آتے ہیں۔ اسی طرح کوہ ہمالیہ کے پہاڑی علاقہ اور دیسی ریاستوں۔ سرحدی صوبہ اور وسط ہند میں بھی آبادی کم ہے اور لوگوں کے گھر بکھرے ہوئے ہیں سندھ۔ بلوچستان اور راجپوتانہ ریگستانی علاقے ہیں۔ بارش کی قلت اور آب و ہوا کی خشکی کے باعث فصلیں بہت کم ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ علاقے بہت کم آباد ہیں ÷

۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان کی کل آبادی ۳۵ کروڑ ۱۵ لاکھ کے لگ بھگ ہے ہندو سَو میں سے تقریباً ۷۵ مسلمان ۲۰۔ سکھ ۱۔ عیسائی ۱۔ بودھ (بدھ مذہب کے ماننے والے) اور دیگر قومیں ۳ ہیں۔ سب لوگ اپنے اپنے اصولوں کے مطابق مندروں۔ مسجدوں۔ گوردواروں۔ گرجاؤں میں خدا کی بندگی کرتے ہیں۔ ان کی آبادی کی تقسیم عجیب لحاظ سے واقع ہوئی ہے۔ مسلمان اگر سرحدی صوبہ اور بلوچستان میں سَو سے ۹۰ اور کشمیر و سندھ میں ۷۵ اور ۷۰ ہیں۔ تو ہندو مدراس۔ ریاست حیدر آباد اور بہار اوڑیسہ آسام۔ وسط ہند اور صوبجاتِ متحدہ آگرہ میں اسی نسبت سے پائے جاتے ہیں۔ بنگال اور پنجاب ایسے دو صوبے ہیں۔ جن میں مسلمان

نصف سے کچھ ہی زیادہ ہیں۔ سکھ زیادہ تر پنجاب
اور عیسائی احاطہ مدراس میں آباد ہیں۔ پارسی قوم
جن کے بزرگ ملک فارس سے آئے تھے۔ احاطہ بمبئی
اور خاص کر بمبئی شہر میں آباد ہیں۔ ان کی تعداد
ایک لاکھ سے کچھ اوپر ہے۔ یہ لوگ آگ کی پوجا
کرتے ہیں۔ بودھ برہما۔ نیپال اور بھوٹان میں ملتے
ہیں۔ یہ لوگ مہاتما بدھ کو اپنا گورو خیال کرتے
ہیں۔ اور ہندوؤں کے بڑے بڑے اصولوں کو
مانتے ہیں۔ ان میں ذات پات کی تمیز نہیں۔ تجارت
کا کام زیادہ تر پارسیوں۔ مارواڑی سیٹھوں مسلمان
خوجوں اور ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے۔ سکھ اور
مسلمان یا تو سرکاری فوج میں بھرتی ہوتے ہیں۔ یا
کاشتکاری کا کام کرتے ہیں۔ عیسائی ملازمت پیشہ ہیں۔

ہندوستان میں کئی صوبے شامل ہیں۔ اور لوگوں
کی زبان اور شکل و صورت میں بڑا فرق ہے۔ سرحدی
صوبہ اور بلوچستان میں پٹھان اور بلوچ بستے ہیں۔
اور پشتو اور بلوچی زبان بولتے ہیں۔ پنجاب میں پنجابی
اضلاع متحدہ آگرہ۔ بہار اوڑیسہ۔ راجپوتانہ اور وسط
ہند میں ہندی۔ بنگال میں بنگالی۔ آسام میں آسامی
سندھ میں سندھی۔ گجرات کاٹھیاواڑ میں گجراتی اور
مہاراشٹر میں مرہٹی بولی جاتی ہے۔ یہ زبانیں سنسکرت

سے نکلی ہیں۔ احاطہ مدراس اور اس کے گرد و نواح میں تلنگو۔ تامل۔ کناری اور ساحل مالابار پر ملیالم کا رواج ہے۔ پڑھے لکھے آدمی زیادہ تر اُردو اور انگریزی زبانیں بولتے ہیں۔ اور سرکاری دفتروں میں بھی دونو زبانوں سے کام لیا جاتا ہے ؞

سوالات

۱۔ ہندوستان کے کونسے حصے زیادہ آباد ہیں اور کونسے کم؟ اس کی وجہ بیان کرو ؞

۲۔ اپنے نقشہ کی مدد سے مندرجہ ذیل شہروں کی آبادی کا مقابلہ کرو:۔

کلکتہ اور ناگپور۔ بمبئی اور حیدرآباد (سندھ)۔ لائلپور اور بیکانیر کالی کٹ اور شیلانگ ؞

۳۔ بتاؤ ہندوستان کے لوگوں کے کیا بڑے بڑے پیشے ہیں؟

۴۔ کن صوبوں میں مسلمان زیادہ آباد ہیں۔ اور کن صوبوں میں ہندو اور ان میں کیا نسبت پائی جاتی ہے؟

۵۔ ہندوستان میں کون کونسی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اگر تم مدراس یا بمبئی کے علاقہ میں جاؤ۔ تو وہاں کونسی زبان میں گفتگو کرو گے؟

۳۱۔ مُلکی تقسیم

کسی مُلک کی تقسیم دو طریق سے ہو سکتی ہے۔ اوّل قدرتی۔ دوسرے مُلکی۔ قدرتی تقسیم میں دریا۔ پہاڑ۔ آب و ہوا وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے۔ اس قسم کی تقسیم انسانی طاقت سے باہر ہے۔ لیکن ملکی تقسیم مصنوعی ہوتی ہے اور حکومت اپنی آسانی کے لئے ملک کو کئی حصّوں میں بانٹ دیتی ہے۔ چنانچہ ملکی اعتبار کے لحاظ سے ہندوستان چار حصّوں میں بٹا ہوا ہے۔ اوّل برطانوی ہندوستان یعنی وہ علاقے جو انگریزوں کے ماتحت ہیں دوم ہندوستانی ہندوستان یعنی وہ علاقے جو دیسی راجاؤں یا نوابوں کے زیر ہیں۔ سوم خود مختار ریاستیں چہارم غیر ملکی علاقے۔ جن پر فرانس اور پرتگیز قابض ہیں۔ انگریزوں نے برطانوی ہند کو دس بڑے اور پانچ چھوٹے صوبوں میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ۔ صوبجات آگرہ و اودھ۔ بہار اوڑیسہ چھوٹا ناگپور۔ آسام۔ برہما۔ بنگال۔ مدراس بمبئی اور صوبجات متوسط اور برار بڑے بڑے صوبے ہیں۔ ان کے اعلےٰ حاکم گورنر ہیں۔ جن کی مدد کے لئے دو کونسلیں قائم ہیں۔ ایک کونسل قانون بناتی ہے اور دوسری ان قوانین کو عمل میں لاتی ہے۔ برٹش

بلوچستان - دہلی - اجمیر مارواڑہ - کورگ اور انڈیمان نکوبار
چھوٹے صوبے ہیں - اور چیف کمشنروں کے ماتحت ہیں
ہندوستانی ہندوستان میں اگرچہ ۶۶۲ ریاستیں شامل
ہیں - مگر ان میں سے ۲۰۰ کے قریب مشہور ہیں -
حیدر آباد - کشمیر - میسور - بڑودہ - ٹراونکور - راجپوتانہ کی
ریاستیں - وسط ہند اور پنجاب کی بعض ریاستیں
بڑی بڑی دیسی ریاستوں میں شامل ہیں - نیپال
اور بھوٹان خود مختار ریاستیں ہیں - لیکن ان کے
راجے سرکار انگریزی کے دوست ہیں - یہ دونو ریاستیں
ہمالیہ پہاڑ کے دامن میں آباد ہیں - چندر نگر - پانڈی
چری - ماہی - کاریکل فرانسیسیوں اور دمن - ڈیو اور گوا
پرتگیزوں کے ماتحت ہیں - ان علاقوں کے اعلےٰ حاکم
انگریزوں کے وطن سے مقرر ہو کر نہیں آتے - بلکہ
فرانس اور پرتگال کی سرکاریں مقرر کرتی ہیں - پانچ
سو سال کا عرصہ گذرا کہ یہ قومیں ہندوستان میں تجارت
کرنے کے لئے آئی تھیں - اس وقت ان مقامات
پہ بستیاں بسائی گئی تھیں - اور آج تک یہ شہر ان
کے قبضے میں چلے آتے ہیں - ان کا رقبہ کوئی تین
ہزار مربع میل کے لگ بھگ ہے ٭


نقشہ ہندوستان
پولٹیکل
پیمانہ بحساب انگریزی میل
افغانستان
تبت
بلوچستان
بھوٹان
آسام
بہار
برار
بحیرۂ عرب
خلیج بنگال
جزائر انڈمان
لنکا
کراچی

۱۔ مغربی میدان کے صوبے

یہ میدان دریائے سندھ اور اس کے معاونوں سے سیراب ہوتا ہے۔ اور ارولی پربت اس کو مشرقی میدان سے جُدا کرتا ہے۔ نقشہ دیکھ کر بتاؤ کہ اس کے شمال اور مغرب میں کون کونسے پہاڑ پھیلے ہوئے ہیں۔ جنوب میں تھار کا ریگستان ہے پنجاب کا تین چوتھائی حصّہ میدانی ہے۔ اور گنجان آباد ہے۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ اور بلوچستان پہاڑی علاقے ہیں۔ صرف دریاؤں کی گھاٹیوں میں کھیتی باڑی کا کام ہوتا ہے۔ اور لوگ بھیڑ بکریاں پال کر گذارہ کرتے ہیں۔ مغربی راجپوتانہ ریگستانی ہے؛

۱۔ پنجاب

سطح کے لحاظ سے اس صوبے کے تین قدرتی حصّے ہیں۔ (۱) شمال مغربی سطح مرتفع۔ جس میں جہلم۔ راولپنڈی اور اٹک کے ضلعے شامل ہیں۔ زمین پتھریلی ہے۔ آب و ہوا خشک اور بارش کم۔ کیوں؟ باجرا۔ چنا اور دیگر خشک فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔ جنوب میں کوہستان نمک پھیلا ہوا ہے۔ کھیوڑہ کی کان سے

نمک اور ڈنڈوت، سے کوئلہ نکالا جاتا ہے۔ بتاؤ۔ مٹی کا تیل کہاں ملتا ہے؟

(۲) شمال مشرقی پہاڑی حصّہ۔ اس میں کوہ شوالک اور ہمالیہ پہاڑ پھیلے ہوئے ہیں۔ جن کا مفصل حال پہاڑی حصّہ میں دیا گیا ہے۔ اسے دہراؤ +

(۳) میدانی۔ یہ حصّہ بڑا زرخیز ہے۔ دریا ہاتھ کے پہنچے کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ مغربی حصّہ میں بارش کم ہوتی ہے۔ لیکن دریاؤں سے آبپاشی کے لئے نہریں نکالی گئی ہیں۔ ان نہروں کے نام بتاؤ۔ اور وہ کن علاقوں کو سیراب کرتی ہیں؟ گندم۔ روئی۔ تیل کے بیج کی کاشت ہوتی ہے۔ پہاڑ کی تلہٹی کے ساتھ ساتھ کنوؤں سے آبپاشی کی جاتی ہے۔ اور چاول۔ مکی۔ گنّا اور گندم بوئے جاتے ہیں۔ ریاست منڈی میں شانن کے مقام پر ایک بڑا بجلی گھر بنایا گیا ہے۔ کیوں؟

لاہور۔ دریائے راوی پر واقع ہے۔ اور پنجاب کا دارالخلافہ ہے۔ یہاں کئی سرکاری دفتر۔ سکول اور کالج قائم ہیں۔ اور ایک یونیورسٹی ہے۔ ہندو اور مسلمان بادشاہوں کے زمانہ کی کئی قابلدید عمارتیں اب تک موجود ہیں۔ نزدیک ہی میاںمیر اور مغل پورہ چھاؤنی ہے۔ بتاؤ کون کونسی ریلیں یہاں آکر ملتی

ہیں؟
شملہ - صحت افزا مقام ہے - گرمیوں میں لاٹ صاحب یہاں تشریف لے جاتے ہیں ؛
امرتسر - سکھوں کا متبرک مقام ہے - دربار صاحب کا سنہری مندر قابل دید ہے - شہر میں کئی قسم کی تجارتی منڈیاں ہیں - ریشمی - سوتی کپڑے - شال اور پشمینے کی تجارت ہوتی ہے - یہاں سے غلہ - روئی اور سرسوں کراچی بندرگاہ کو جاتی ہے ؛
لائلپور - نہر لوئر چناب کی بدولت یہ شہر آباد ہو گیا ہے - اور چند ہی روز میں گیہوں - کپاس اور سرسوں کی پیداوار کے باعث تجارتی منڈی بن گیا ہے یہاں پر زراعتی کالج ہے ؛
ملتان - نہایت قدیم شہر ہے - قندھار اور بلوچستان کی تجارت اسی شہر کے ذریعے ہوتی ہے - قالین - مٹی کے برتن - لنگیاں اور کھجوریں بہت مشہور ہیں ؛
انبالہ - جالندھر - راولپنڈی اور اٹک مشہور چھاؤنیاں ہیں - جو سڑک اعظم اور ریل کے ذریعے ملی ہوئی ہیں اٹک دریائے کابل اور سندھ کے مقام اتصال پر واقع ہے - اس لئے پنجاب کا دروازہ کہلاتا ہے - قلعہ اور ریل کا پل دیکھنے کے قابل ہیں ؛

۲۔شمال مغربی سرحدی صُوبہ

یہ چھوٹا سا صُوبہ افغانستان اور پنجاب کے درمیان واقع ہے۔ جس میں پشاور۔ بنوں۔ کوہاٹ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور ہزارہ کے آباد ضلعے اور سرحدی اقوام کے علاقے چترال۔ دیر۔ سوات۔ وزیرستان وغیرہ شامل ہیں۔ یکم اپریل ۱۹۳۲ء سے یہاں کا اعلےٰ حاکم گورنر مقرر ہُوا ہے۔ اور اس کی مدد کے لئے دو کونسلیں بنائی گئی ہیں۔ نقشہ دیکھ کر بتاؤ کہ اس صُوبہ میں کونسے پہاڑ اور دریا ہیں۔ پشاور کا میدان سوات کی نہروں سے سیراب ہوتا ہے۔ گنا۔ گندم۔ چاول اور انگوروں کی کاشت ہوتی ہے۔ باقی حصّوں میں باجرہ۔ چنے اور خشک فصلیں بوئی جاتی ہیں +

پشاور۔ دار الخلافہ اور چھاؤنی ہے۔ اور درہ خیبر کے سرے پر واقع ہے۔ بتاؤ۔ اس درہ کی حفاظت کا کیا انتظام کیا گیا ہے۔ اور کن کن علاقوں کی تجارت ہوتی ہے؟ شہر میں طلّے کا کام ترقی پر ہے۔ یہاں سے سردا۔ انگور۔ گڑ۔ کلاہ۔ لنگیاں۔ پنکھیاں اور پھل باہر کو جاتے ہیں۔ نتھیا گلی سرد مقام ہے اور گرمیوں کا دار الخلافہ ہے۔ بنوں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور کوہاٹ مشہور چھاؤنیاں ہیں۔ کونسے درے ان

کے نزدیک واقع ہیں؟

۳- برٹش بلوچستان

بلوچستان کا ایک تہائی حصہ سرکار کے ماتحت ہے - اور باقی دیسی ریاستوں میں بٹا ہُوا ہے - جن میں سے قلات بہت مشہور ہے - آب و ہوا خشک ہے - وادیوں میں انگور - بادام - باجرہ - چارہ اور گندم کی پیداوار ہوتی ہے - کوئٹہ درہ بولان کے سرے پر واقع ہے اور دار الخلافہ اور فوجی چھاؤنی ہے - یہاں کا قلعہ ہندوستان کے مغربی دروازہ کی حفاظت کرتا ہے - نقشہ دیکھ کر بتاؤ کہ یہاں کس کس طرف سے ریلیں آکر ملتی ہیں اور فارس اور قندھار جانے کے لئے کونسے راستے اختیار کئے جاتے ہیں - زیارت گرمیوں کا دار الخلافہ ہے +

۴- سندھ

سندھ کا علاقہ احاطہ بمبئی میں شامل ہے - اور بمبئی کے گورنر کے ماتحت ہے - مگر اب اس کو علیٰحدہ صوبہ بنانے کا سوال درپیش ہے - یہ ایک گادیلا اور خشک میدان ہے - جس کے مشرق میں

تھار کا صحرا ہے۔ دریائے سندھ پنجاب کے میدان کو چھوڑ کر اس صوبہ میں داخل ہوتا ہے۔ اگر یہ دریا اس جگہ نہ بہتا۔ تو سندھ بالکل بنجر اور بے آباد علاقہ ہوتا۔ زمیندار مدتوں سے سندھ کے پانی کو کام میں لا رہے ہیں۔ اور اس کی بدولت روئی۔ باجرہ۔ جوار۔ چاول کی فصلیں بو رہے ہیں۔ اس لئے یہ علاقہ تختۂ سندھ کے نام سے مشہور ہے۔ بتاؤ۔ سرکار نے سندھ کے خشک علاقوں کو سیراب کرنے کے لئے کیا انتظام کیا ہے؟ آبادی نہایت چھدری ہے اور ۷۰ فیصدی مسلمان آباد ہیں۔

کراچی۔ دریائے سندھ کے ڈیلٹے کے مغرب کی طرف واقع ہے۔ اور بندرگاہ ہے۔ بتاؤ۔ یہ شہر پنجاب کے ساتھ کس طرح ملا ہوا ہے۔ اور یہاں سے کیا چیزیں باہر کو جاتی ہیں؟

سکھر۔ دریائے سندھ کے کنارے واقع ہے۔ اس جگہ دریا پر ریل کا معلق پل بنا ہوا ہے۔ اس کے نزدیک روہڑی میں سوتی کپڑا تیار ہوتا ہے۔

حیدرآباد۔ انگریزوں سے پہلے سندھ کے امیروں کا دارالخلافہ تھا۔ آج کل تجارت کا مرکز ہے۔

۵ - راجپوتانہ

راجپوتانہ راجپوتوں کا ملک ہے۔ بیکانیر۔ جیسلمیر۔

جے پور - جودھ پور - بھرتپور - اودے پور اور کئی ریاستیں اس میں واقع ہیں - اجمیر اور مارواڑہ کے اضلاع سرکار انگریزی کے ماتحت ہیں - اور یہاں کا حاکم چیف کمشنر ہے - یہی حاکم ان دیسی ریاستوں میں وائسرائے کی طرف سے ایجنٹ کا کام کرتا ہے اور مونٹ آبو میں قیام کرتا ہے - بتاؤ اجمیر کیوں مشہور ہے ۔

راجپوتانہ کا مشرقی حصّہ مالوہ کی سطح مرتفع میں شامل ہے - اور اراولی پربت کے مشرق کی طرف ہے - مغربی حصّہ میں صحرائے تھار پھیلا ہوا ہے جس میں بیکانیر اور جیسلمیر کی ریاستیں واقع ہیں - آب و ہوا شدّت مائل - پانی کی کمی - جہاں پانی ملتا ہے - لوگ آباد ہو جاتے ہیں - جب پانی ختم ہو جاتا ہے - ڈیرہ اُٹھا لیتے ہیں - اور دوسری جگہ آباد ہو جاتے ہیں - مہاراجہ بیکانیر نے آبپاشی کے لئے فیروزپور کے مقام سے گنگا نہر نکلوائی ہے - لوگ عام طور پر بھیڑ بکریوں کی اون سے کمبل اور کپڑے تیار کرتے ہیں یا مویشی اور گھوڑے پال کر فروخت کرتے ہیں بعض لوگ محنت مزدوری کے لئے باہر چلے جاتے ہیں - صحرا میں اونٹ بڑا کام دیتا ہے - بیکانیر ریاست کا دار الخلافہ ہے - اور قالین - شال اور مصری کے لئے مشہور ہے - جیسلمیر ریاست کی راجدھانی ہے -

جہاں زرد رنگ کے پتھر ملتے ہیں۔ جے پور۔ جودھ پور اور اودے پور کیوں مشہور ہیں؟

سوالات

۱۔ سطح کے لحاظ سے پنجاب کو کتنے حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں ہر ایک حصّہ کی پیداوار بتاؤ۔

۲۔ پنجاب میں کن کن مقامات سے نہریں نکالی گئی ہیں۔ اور وہ کن علاقوں کو سیراب کرتی ہیں؟

۳۔ پنجاب اور سرحدی صوبہ میں کیوں زیادہ چھاؤنیاں بنائی گئی ہیں؟

۴۔ سندھ کا علاقہ تحفہ سندھ کہلاتا ہے۔ اس کی تشریح کرو۔

۵۔ راجپوتانہ کے ریگستانی علاقہ۔ بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی صوبہ کے خشک پہاڑوں میں لوگ کس طرح گذارہ کرتے ہیں؟

۱۔ مندرجہ ذیل شہر کیوں مشہور ہیں؟
امرتسر۔ ملتان۔ لائل پور۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ کراچی۔ جے پور۔ اجمیر۔

۲۔ مشرقی میدان کے صوبے

یہ میدان دریائے گنگا اور اس کے معاونوں سے سیراب ہوتا ہے۔ اور ہردوار سے لے کر خلیج بنگال

تک پھیلا ہُوا ہے۔ اس حصّہ میں زمین زرخیز۔ آب و ہوا گرم مرطوب اور بارش زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے پیداوار زیادہ اور آبادی گنجان ہے۔ دہلی۔ صوبجات آگرہ و اودھ۔ بہار اوڑیسہ چھوٹا ناگپور۔ بنگال اور آسام کے صوبے اسی میدان میں واقع ہیں +

۱۔ دہلی

یہ چھوٹا سا صوبہ پنجاب کے میدان اور گنگا کے میدان کے درمیان واقع ہے۔ اور چیف کمشنر کے ماتحت ہے۔ اس کا کل رقبہ ۵۵۳ مربع میل اور آبادی ۶۳۶۸۲۷ ہے۔ اس صوبہ میں صرف ایک مشہور شہر دہلی ہے۔ جو زمانہ قدیم سے ہندو اور مسلمان بادشاہوں کا دار الخلافہ رہا ہے۔ اور سنہ ۱۹۱۲ء سے پھر ہندوستان کا دار الخلافہ بنایا گیا ہے۔ اس کا محل وقوع بہت اچھّا ہے۔ اور دریائے جمنا کے دائیں کنارے اور ارولی پربت کے انتہائی شمالی سرے پر واقع ہے۔ اس کے قریب کم از کم ۷ شہر ہیں۔ جو مختلف بادشاہوں نے بسائے تھے۔ بتاؤ۔ شہر میں کونسی عمارتیں مشہور ہیں؟ سرکار نے اس شہر کے جنوب مغرب کی طرف نیا شہر رائے سینا بسایا ہے۔ جس میں وائسرائے کی عالی شان

کوٹھی - سرکاری دفتر اور دیگر عمارتیں قابلدید ہیں - شہر میں سونے چاندی - ورق - گوٹہ اور ہاتھی دانت کا کام بہت ہوتا ہے - کچھ عرصہ سے سوتی کپڑا بُننے - بسکٹ اور برش بنانے - کپاس بیلنے اور آٹا پیسنے کے کارخانے جاری ہیں - اس وقت یہ شہر ریلوں کا مرکز بنا ہوا ہے ؎

۲ - صوبجات آگرہ و اودھ

یہ صوبہ رقبہ میں پنجاب سے کم ہے - لیکن آبادی میں تقریباً دگنا ہے - اور بنگال کی نسبت باقی تمام صوبوں سے زیادہ گنجان آباد ہے - شمال مغربی حصّہ پہاڑی اور باقی میدانی ہے - میدان کا مغربی حصّہ گنگا جمنا کے دوآب کے نام سے مشہور ہے - اور دریائے گنگا اور جمنا کی نہروں سے سیراب ہوتا ہے ان نہروں کے نام بتاؤ؟ اودھ کے خشک علاقہ کے لئے کونسی نہر نکالی جا رہی ہے؟ مشرقی حصّہ میں چاول - بارانی علاقہ میں دالیں - باجرہ - کپاس - گندم اور ڈیرہ دون میں چاء بوئی جاتی ہے - پہاڑی حصّہ میں بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں ؎

الہ آباد - دریائے گنگا اور جمنا کے سنگھم پر واقع ہے - اور صوبہ کا دار الخلافہ ہے - ہندو اسے پریاگ

کہتے ہیں - اور تیرتھ ہے - اشوک کی لاٹھ - قلعہ اور یونیورسٹی کی عمارتیں قابل دید ہیں *

بنارس یا کاشی - یہ شہر بھی دریائے گنگا پر ہندوؤں کا تیرتھ ہے اور ہندو یونیورسٹی کے لئے مشہور ہے - بتاؤ شہر میں کیا کیا چیزیں تیار ہوتی ہیں ؟

لکھنؤ - اودھ کے پرانے نوابوں کا دار الخلافہ تھا اور دریائے گومتی پر واقع ہے - بتاؤ شہر میں کس قسم کا کام تیار ہوتا ہے ؟ یہاں کی چھاؤنی بہت مشہور ہے *

نینی تال - موسم گرما کا دارالخلافہ ہے اور صحت افزا مقام ہے - بریلی روہیل کھنڈ کے علاقہ میں بڑا شہر ہے - اور گھر کے استعمال کا سامان یہاں بنتا ہے *

ہردوار - دریائے گنگا پر ہندوؤں کا تیرتھ ہے

بتاؤ کانپور - علیگڑھ اور آگرہ کیوں مشہور ہیں ؟

۳ - بہار - اوڑیسہ - چھوٹا ناگپور

بہار - یہ علاقہ گنگا کی وادی کے درمیانی حصہ میں واقع ہے اور میدانی ہے - بارش کافی ہوتی ہے کسان عام طور پر اپنے کھیتوں میں جھونپڑیاں

بنا کر رہتے ہیں - چاول - تمباکو - نیل اور پوست کی کاشت زیادہ ہوتی ہے - آبادی گنجان ہے - بہت سے لوگ آسام میں چاء کے کھیتوں یا کلکتہ میں جہازوں پر مزدوری کے لئے چلے جاتے ہیں + پٹنہ صوبے کا دارالخلافہ ہے - اور تجارتی شہر ہے - نقشہ دیکھ کر بتاؤ کہ یہاں کونسے دریا ملتے ہیں؟ اور آجکل کس قسم کے کارخانے کھلے ہوئے ہیں؟ بانکی پور اسی شہر کا حصّہ ہے - یہاں پر سرکاری دفتر ہیں +

منگھیر دریائے گنگا پر واقع ہے - ابرق اور سلیٹ کے پتھر کی کانوں کے لئے مشہور ہے - یہاں پستول اور بندوقیں بنتی ہیں - بھاگل پور - مٹی - لوہے - شیشے کے برتن اور ٹسر کے ریشمی کام کے لئے مشہور ہے - گیا ہندوؤں کا مشہور تیرتھ پھلگو ندی کے کنارے واقع ہے - یہاں سے ۷ میل کے فاصلے پر بودھ گیا کا مندر ہے - جہاں مہاتما بدھ کو گیان حاصل ہوا تھا +

اوڑیسہ - مشرقی ساحل کے میدان میں شامل ہے - اور دریائے مہاندی اور اس کی نہروں سے سیراب ہوتا ہے - پوری یا جگن ناتھ ہندوؤں کا تیرتھ ہے - کٹک مہاندی کے ڈیلٹے میں نہروں کا مرکز ہے - اور کیوں مشہور ہے؟

چھوٹا ناگپور ایک سطح مرتفع ہے۔ جس میں پہاڑیاں اور دریاؤں کی گھاٹیاں ہیں۔ پہاڑوں کی ڈھالوں پر لکڑی بہت ملتی ہے۔ ہندوستان کے اصلی باشندے بھیل اور سنتھال ان پہاڑیوں اور جنگلات میں آباد ہیں۔ یہ لوگ مویشی چرا کر یا شکار مار کر گذارہ کرتے ہیں۔ لوگوں کی بڑی خوراک چاول ہے۔ بعض لوگ درختوں سے لاکھ جمع کر کے اور بعض ابرق اور کوئلے کی کانوں میں مزدوری کر کے اپنا گذارہ کرتے ہیں۔ رانچی صحت افزا مقام ہے۔ اور موسم گرما کا دار الخلافہ ہے۔ بتاؤ جمشید پور اور ہزاری باغ کیوں مشہور ہیں؟

۴۔ بنگال

بنگال کے شمال میں ترائی اور دارجیلنگ کا چاء کا علاقہ پھیلا ہوا ہے۔ اور باقی رقبہ دریائے گنگا کے پرانے اور نئے ڈیلٹوں سے گھرا ہوا ہے خطِ سرطان اس کے درمیان سے گذرتا ہے اور خلیج بنگال کی ہوائیں بارش برساتی ہیں۔ اس لئے آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ چاول۔ نیشکر اور پٹ سن یہاں کی خاص پیداوار ہے۔ کیوں؟ زمین بہت زرخیز ہے اور دریا ہر سال تازہ بتازہ مٹی

بہا کر لاتے ہیں۔ ڈیلٹے کے جنوبی حصّہ میں سندربن ہے۔ جہاں چاول بہت پیدا ہوتا ہے۔ اور جنگل میں شکاری جانور ملتے ہیں۔ بتاؤ بنگال میں کوئلے اور لوہے کی کانیں کہاں کہاں ملتی ہیں؟

کلکتہ - دریائے ہگلی کے کنارے بندرگاہ اور صوبے کا دار الخلافہ ہے۔ یہ شہر ریل۔ دریاؤں۔ نہروں اور سڑکوں کے ذریعے دریائے گنگا اور برہمپتر کی وادیوں سے ملا ہوا ہے۔ اور ان علاقوں کی پیداوار باہر بھیجتا ہے۔ خاص کر سن کے کپڑے اور بوریوں کی تجارت بہت ہوتی ہے۔ یہاں کی یونیورسٹی۔ عجائب گھر۔ فورٹ ولیم اور کالی کا مندر بہت مشہور ہیں ۔

ہوڑہ - دریائے ہگلی کے دائیں کنارے واقع ہے اور لوہے کے پُل کے ذریعے کلکتہ سے ملا ہوا ہے۔ بتاؤ۔ یہاں کس قسم کے کارخانے کھلے ہوئے ہیں؟

ڈھاکہ - مسلمانوں کے زمانے میں بنگال کا دار الخلافہ تھا۔ اور یہاں کی ململ بہت مشہور تھی۔ آج کل چاول۔ لکڑی اور پٹ سن کا بیوپار ہوتا ہے۔ یہاں ایک یونیورسٹی بھی ہے ۔

مرشد آباد - ریشمی کپڑے اور ہاتھی دانت کی تجارت

کے لئے مشہور ہے۔ انگریزوں کے آنے سے پہلے بنگال کے نوابوں کا دار الخلافہ تھا۔ نزدیک ہی پلاسی کا گاؤں ہے۔ انگریزوں نے اس مقام پر نواب کو شکست دے کر بنگال پر قبضہ کیا تھا ؛

دارجیلنگ ۔ صحت افزا مقام ہے اور موسم گرما کا دار الخلافہ ہے۔ یہاں چاء بہت پیدا ہوتی ہے

چٹاگانگ ۔ اس بندرگاہ سے آسام کی پیداوار چاول ۔ لکڑی ۔ لاکھ اور پٹ سن باہر کو جاتی ہے ؛

ندیا ۔ پرانا شہر ہے اور سنسکرت کی تعلیم کے لئے مشہور ہے۔ اس کے گرد و نواح میں نیل بہت پیدا ہوتا ہے ؛

۵ ۔ آسام

آسام ایک پہاڑی ملک ہے۔ جس کا نصف سے زیادہ رقبہ جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے۔ دریائے برہمپتر اور اس کے معاون سرما کی وادیوں میں چاول پیدا ہوتا ہے۔ کھاسیا ۔ جنتیا ۔ گارو اور ناگا کی پہاڑیوں میں اصلی قومیں آباد ہیں۔ ان پہاڑیوں پر کس قسم کے درخت اگتے ہیں۔ ڈھلانوں پر چاء کے کھیت ملتے ہیں۔ مٹی کا تیل محکم اور لکھیم پور کے گرد و نواح

میں پایا جاتا ہے - آب و ہوا ناقص - بارش زیادہ اور پہاڑی علاقہ ہونے کے سبب آبادی نہایت چھدری ہے - شیلانگ دار الخلافہ ہے اور صحت افزا مقام ہے * سلہٹ چاء اور نارنگیوں کے لئے مشہور ہے *

گنگا اور سندھ کے میدانوں کا مقابلہ

گنگا کا میدان	سندھ کا میدان
۱- گنگا کے میدان کا شمالی حصہ پہاڑی ہے - اور باقی میدان جس کو گنگا اور اس کے معاون سیراب کرتے ہیں - اور بڑا زرخیز ہے *	۱- سندھ کے میدان میں پنجاب کا تین چوتھائی اور سندھ کا کچھ حصہ میدانی ہے - باقی سب پہاڑی ہے - اس لئے کم زرخیز ہے *
۲- یہ میدان خط سرطان کے نزدیک ہے - اور بارش زیادہ ہوتی ہے - اس لئے آب و ہوا گرم مرطوب ہے - صرف شمالی حصہ میں سردی کا زور ہوتا ہے *	۲- اس میدان میں بارش کم ہوتی ہے - اس لئے خشک ہے - اور آب و ہوا گرمیوں میں سخت گرم اور سردیوں میں سخت سرد بن جاتی ہے *

۳- اس میدان میں نیشکر-چاول پٹ سن اور پوست - اور خشک حصّوں میں گیہوں اور تیل کے بیج بوئے جاتے ہیں ؂	۳- اس میدان میں آبپاشی کے لئے بہت سی نہریں کھودی گئی ہیں اور گیہوں روئی - تیل کے بیج - جوار باجرہ اور چاول پیدا ہوتے ہیں ؂
۴- دریائے گنگا سُست رفتار ہے اور جہاز رانی کے لئے مفید ہے - اس کے کنارے بڑے بڑے شہر تجارتی مرکز ہیں ؂	۴- دریائے سندھ تیز رفتار ہے اکثر اپنی گذرگاہ بدلنے کے باعث تجارت اور جہاز رانی کے لئے مفید نہیں ہے - یہی وجہ ہے کہ اس کے کنارے شہر کم ہیں - البتہ اس حصّہ میں چھاؤنیاں زیادہ ہیں ؂
۵- پیداوار کی زیادتی کے باعث آبادی بہت گنجان ہے ؂	۵- آبادی پنجاب کے سوا باقی صوبوں میں چھدری ہے ؂

سوالات

۱- گنگا اور جمنا دواب کو کونسی نہریں سیراب کرتی ہیں - اور نہر ساردا کا ذکر کرو ؂

۲- صوبہ بہار اوڑیسہ کو سطح کے لحاظ سے کتنے حصّوں میں

تقسیم کر سکتے ہیں۔ ہر ایک حصہ کی آب و ہوا اور پیداوار بتاؤ

۳۔ بنگال کے صوبہ میں پٹ سن زیادہ ہوتی ہے اور گنجان آباد ہے۔ کیوں؟

۴۔ آسام کی آبادی بہت چھدری ہے۔ حالانکہ وہاں بارش زیادہ ہوتی ہے ٭

۵۔ گنگا کے میدان کا سندھ کے میدان سے مقابلہ کرو بہ لحاظ سطح۔ آب و ہوا۔ بارش۔ پیداوار۔ آبادی اور تجارت ٭

۶۔ بنگال میں بارش زیادہ ہوتی ہے۔ اور آگرہ اودھ میں کم۔ کیوں اس کا زراعت پر کیا اثر پڑتا ہے ٭

۷۔ مرشد آباد۔ ہردوار۔ ڈیرہ دون۔ بریلی۔ پٹنہ۔ رانچی اور دارجیلنگ کیوں مشہور ہیں؟

۳۔ سطح مرتفع اور ساحلی میدان کے صوبے

وسط ہند کی سطح مرتفع میں بندھیل کھنڈ اور مالوہ کی سطح مرتفع شامل ہیں۔ مغرب میں ارولی پربت اور جنوب میں کوہ بندھیاچل ہے۔ بتاؤ سطح مرتفع کیسا علاقہ ہوتا ہے؟ دریائے چمبل بیتوا اور سندھ کوہ بندھیاچل کے شمال سے نکل کر دریائے جمنا میں اور سون کوہ ست پڑا کے شمالی حصوں سے نکل کر دریائے گنگا میں گرتا ہے۔ بارش بحیرہ عرب

کی ہوائیں لاتی ہیں۔ اس لئے پہاڑوں پر بانس ساال اور تن کے درخت ملتے ہیں۔ صرف وادیوں میں زراعت ہوتی ہے۔ مالوہ کے علاقہ میں افیون پیدا ہوتی ہے۔ اس حصّہ میں وسط ہند کی ایجنسی اور صوبجات متوسط برار کے علاقے شامل ہیں ۞

وسط ہند کی ایجنسی میں کوئی ڈیڑھ سو کے قریب ریاستیں ہیں۔ جن میں سے اندور۔ گوالیار۔ بھوپال۔ ریوا اور بندھیل کھنڈ بہت مشہور ہیں ۞

اندور۔ مہاراجہ ہلکر کا دار الخلافہ ہے۔ وسط ہند کی ریاستوں کے پولیٹیکل ایجنٹ یہاں رہتے ہیں۔ نزدیک ہی مہو انگریزی چھاؤنی ہے ۞ گوالیار۔ ریاست گوالیار کی راجدھانی ہے۔ بتاؤ یہ شہر کیوں مشہور ہے؟

اجین ہندوؤں کا تیرتھ ہے اور لشکر چھاؤنی ہے ۞ بھوپال نواب کا دار الخلافہ ہے ۞ ریوا میں کوئلہ اور پنا میں ہیرے ملتے ہیں ۞

۱۔ صوبجات متوسط اور برار

یہ صوبہ بندھیاچل اور سطح مرتفع دکن کے درمیان واقع ہے۔ اور اس میں کوہ ست پڑا کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں۔ دریائے گوداوری اور مہاندی سیراب

کرتے ہیں - میدانوں میں چاول - گیہوں اور تل بوئے جاتے ہیں - پہاڑیوں کے اوپر گھاس کے قطعات میں مویشی پالے جاتے ہیں - برار کا علاقہ سیاہ رنگ کی مٹی کے لئے مشہور ہے - ایسی زمین میں کپاس بہت پیدا ہوتی ہے ۔

اگرچہ یہ صوبہ رقبہ میں صوبجات آگرہ و اودھ سے بڑا ہے - لیکن آبادی اس کی ایک تہائی ہے - کیوں؟ ناگپور صوبے کا صدر مقام ہے - یہاں ایک یونیورسٹی اور چھاؤنی ہے - پرانے وقتوں میں مرہٹوں کا دارالخلافہ تھا - بتاؤ یہ شہر کیوں مشہور ہے؟ پنج مڑھی موسم گرما کا دارالخلافہ اور صحت افزا مقام ہے - بتاؤ جبلپور سے کیا چیزیں باہر کو جاتی ہیں؟ اور امراؤتی کیوں مشہور ہے؟

۲ - احاطہ بمبئی

برما کے سوا باقی تمام صوبوں سے بڑا ہے - اس میں سندھ کا میدان - گجرات - جزیرہ نما کاٹھیاواڑ مغربی ساحل کا شمالی میدان اور سطح مرتفع دکن کی سیاہ زمین والا علاقہ شامل ہے - گجرات کا شمالی حصّہ صحرائے تھار اور جنوبی سمندر تک جاتا ہے - اس لئے ساحل کے نزدیک چاول - روئی - گنا اور تمباکو

حصوں میں باجرا اور کپاس کی کاشت ہوتی ہے۔ کاٹھیاواڑ کے وسط میں پہاڑیاں اور جنگل ہیں۔ زمین بنجر ہے۔ مغربی میدان کوکن بڑا زرخیز اور گنجان آباد ہے۔ ناریل اور چاول کی کاشت ہوتی ہے۔ اور پہاڑیوں پر گھنے جنگلات ہیں۔ دکن میں کپاس بوئی جاتی ہے اور لوگوں کی خوراک باجرا ہے۔

بمبئی دار الخلافہ ہے اور دنیا کی بہترین بندرگاہوں میں سے ہے۔ ہندوستان میں روئی کی صنعت کا بڑا مرکز ہے۔ بتاؤ۔ روئی کے کارخانے کیوں زیادہ ہیں؟ ولایت کا مال سونا۔ چاندی۔ کپڑے۔ کلیں۔ دوائیاں شراب پہلے یہاں آتا ہے۔

پونا۔ مرہٹوں کا دار الخلافہ تھا۔ صحت افزا مقام ہے۔ گرمی کے موسم میں بمبئی کے لاٹ صاحب یہاں تشریف لے جاتے ہیں۔ اور مشہور چھاؤنی ہے۔

احمد آباد۔ دریائے سابرمتی پر واقع ہے۔ اور مسلمانوں کے زمانہ میں گجرات کا دار الخلافہ تھا۔ اس میں روئی۔ رنگسازی اور اعلیٰ قسم کے سامان۔ کاغذ اور چمڑا بنانے کے کارخانے ہیں۔ بتاؤ سورت اور بھڑوچ کیوں مشہور ہیں؟ دوارکا اور سومناتھ کاٹھیاواڑ میں واقع ہیں اور ہندوؤں کے تیرتھ ہیں۔ گجرات میں بڑودہ

کی مشہور ریاست واقع ہے - یہاں کا راجہ گائیکواڑ کے نام سے مشہور ہے - بڑودہ اس کی راجدھانی ہے - بتاؤ یہاں کیا کیا چیزیں دیکھنے کے قابل ہیں گوا مغربی ساحل پر پرتگیزوں کے ماتحت بندرگاہ ہے۔

۳ - احاطہ مدراس

بمبئی سے دوسرے درجے پر مدراس کا صوبہ ہے جس میں ساحل مالابار کا میدان - کرناٹک اور شمالی سرکار کے میدان اور دکن کی سطح مرتفع کا کچھ حصہ شامل ہیں - مالابار کے علاقہ میں بارش بہت ہوتی ہے - ناریل - چاول - سیاہ مرچ - الائچی اور ربڑ کی پیداوار ہوتی ہے - کرناٹک کے میدان میں بارش کن مہینوں میں ہوتی ہے - کیوں؟ شمالی سرکار میں گوداوری اور کرشنا کے زرخیز ڈیلٹوں میں چاول بوئے جاتے ہیں - پہاڑی حصہ میں باجرا - کپاس اور مونگ پھلی کی کاشت ہوتی ہے - نیلگری کی پہاڑیوں میں چاء کے باغات - ساگوان اور صندل کے درخت ملتے ہیں بتاؤ اس احاطہ میں کون کونسی زبانیں بولی جاتی ہیں؟

مدراس - بندرگاہ - یونیورسٹی اور احاطہ مدراس کا دار الخلافہ ہے - یہاں سے روئی - قہوہ - چمڑا - تمباکو - نیل کے بیج اور مصالحہ باہر بھیجے جاتے ہیں - شہر

ہیں کپڑا بننے - تیل نکالنے اور چمڑا بننے کے کارخانے ہیں +

اوٹاکمنڈ - نیلگری پربت پر صحت افزا مقام ہے۔ اور موسم گرما کا دار الخلافہ ہے +

ترچناپلی - دریائے کاویری کے ڈیلٹے میں مشہور چھاؤنی ہے - اور بہت سی صنعتوں کا گھر ہے۔جن میں سے سیگار قابل ذکر ہے +

پانڈی چری - فرانسیسیوں کے ماتحت بندرگاہ ہے یہاں سے مونگ پھلی دساور کو جاتی ہے +

سلیم - لوہے کے کام کے لئے مشہور ہے - بتاؤ مدورا - تنجور اور نلور کیوں مشہور ہیں ؟

۲ - دیسی ریاستیں

ریاست حیدر آباد

یہ ریاست سطح مرتفع دکن کے وسط میں ۸۲ ہزار مربع میل میں پھیلی ہوئی ہے - جس میں ہندوؤں کی آبادی ۱۴۰ لاکھ میں سے ۱۳۲ لاکھ ہے - یہاں کا حاکم مسلمان ہے - جس کا لقب نظام ہے - سارا علاقہ پہاڑی ہے - آبپاشی کے لئے گوداوری اور کرشنا پر بڑے

بڑے بڑے بند باندھے گئے ہیں۔ ریاست کا نصف رقبہ ارنڈی کی فصل کے زیر کاشت ہے۔ چاول۔ باجرا۔ کپاس اور دالیں بہت پیدا ہوتی ہیں۔ بتاؤ کوئلہ کس مقام پر ملتا ہے؟

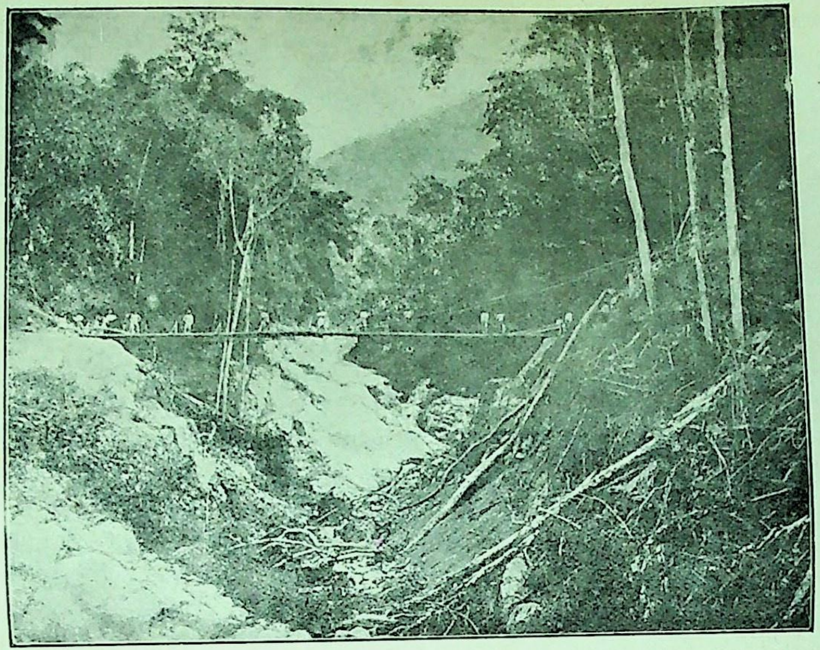
حیدر آباد دار الخلافہ ہے۔ اور ہندوستان میں چوتھے درجے کا شہر ہے۔ نظام کے محلات۔ یونیورسٹی اور کئی عمارتیں بہت عمدہ ہیں۔ گولکنڈہ زمانہ قدیم میں ہیروں کے لئے مشہور تھا۔ اس ریاست میں اجنتا اور ایلورا دو مقام ہیں۔ جہاں پہاڑ تراش کر مندر بنائے گئے ہیں۔ بتاؤ یہاں جانے کے لئے کونسا راستہ اختیار کیا جاتا ہے؟

ریاست میسور

ریاست میسور سطح دکن کے بلند حصہ میں واقع ہے۔ جہاں بارش کم ہوتی ہے۔ آبپاشی کے لئے ریاست میں کئی ہزار تالاب کھودے ہوئے ہیں۔ مغرب کی طرف پہاڑوں پر جنگل کھڑے ہیں۔ سطح مرتفع پر قہوہ کی کاشت ہوتی ہے۔ چاول۔ گنا۔ شہتوت نہری علاقہ میں۔ صندل کی پیداوار دربار کے ماتحت ہے۔ کولر کی کانوں سے سونا نکالا جاتا ہے۔ بتاؤ میسور اور بنگلور کے کارخانے کس چیز سے چلتے ہیں اور بجلی



لداخ کے باشندے - ان کی وضع قطع، لباس اور باربرداری کا خیال کرو -



صوبہ برما کے پہاڑی حصہ میں رسوں کے پل کے ذریعے آمد و رفت ہوتی ہے
تصویر میں معلق پل دکھایا گیا ہے۔

کا انتظام کہاں کیا گیا ہے؟

میسور ریاست کا دارالخلافہ ہے - جہاں صندل سے تیل نکالنے - صابن - چمڑے اور شیشے کے کارخانے ہیں ٭ بنگلور انگریزی چھاؤنی ہے - اور رزیڈنٹ کا صدر مقام ہے - یہی حاکم صوبہ کورگ کا چیف کمشنر ہے ٭

کوچین اور ٹراونکور کی ریاستیں صوبہ مدراس میں ہیں - ٹراونکور کا بہت سا حصّہ مالابار کے ساحل میں واقع ہے - پیداوار قہوہ - گرم مصالحہ - ساگوان چاول اور ناریل ہے - ٹری ونڈرم صدر مقام ہے - جو سمندر سے دو میل کے فاصلے پر ہے - یہاں کا قلعہ بہت مشہور ہے - ٹراونکور لکڑی پر نقش و نگاری کے کام کا مرکز ہے ٭

ریاست کشمیر

پنجاب کے شمال میں کشمیر کی پہاڑی ریاست ۸۵ ہزار مربع میل میں پھیلی ہوئی ہے - جہاں ڈوگرہ راجپوت راجہ حکومت کرتا ہے - یہاں کے پہاڑ - وادیاں اور جھیلیں دنیا میں اعلےٰ درجے کا نظارہ پیش کرتے ہیں - بالائی حصّہ میں دریائے سندھ - وسط میں دریائے جہلم اور اس کے معاون اور جنوب میں

دریائے چناب بہتے ہیں - کشمیر کی خوبصورت وادی اور جھیل ڈل وسطی حصّہ میں ہے - بتاؤ یہاں سے کیا چیزیں پنجاب میں آتی ہیں اور کشمیر میں کیا صنعت و حرفت کے کام جاری ہیں؟ مشرق میں لداخ کا علاقہ کوہ ہمالیہ اور کیون لون کے درمیان ہے - آب و ہوا گرمیوں میں گرم خشک اور سردیوں میں سخت سرد + آبادی ۴۰ لاکھ اور مسلمان ۷۸ فی صدی - سری نگر گرمیوں کا دار الخلافہ ہے - بتاؤ ریشم کا کارخانہ کس طرح چلتا ہے - اور کون سی چیزیں قابلدید ہیں؟

جموّں - موسم سرما کا دار الخلافہ ہے اور توی ندی کے کنارے واقع ہے +

شمالی ہند کے میدان اور سطح مرتفع کا مقابلہ

شمالی ہند کا میدان	سطح مرتفع دکن
۱- اس میدان کی زمین اس ریت اور مٹی سے بنی ہوئی ہے - جسے دریا اپنے ساتھ نیچے کی طرف بہا کر لائے ہیں - اس لئے بہت زرخیز - گادیلا اور ہموار ہے +	۱- اس سطح مرتفع کا زیادہ حصّہ سُرخ رنگ کی نرم چٹانوں سے بنا ہوا ہے شمال مغرب میں سیاہ مٹی والا علاقہ ہے - جہاں کپاس بہت پیدا ہوتی ہے +

۱ - یہ میدان تقریباً مستطیل ہے ۔	۲ - اس کی شکل گاؤدم سی ہے اور تنگ ہوتے ہوتے ایک نقطہ پر آکر ختم ہوجاتی ہے ۔
۲ - دریا برفانی پہاڑوں سے نکلتے ہیں - اس لئے سست رفتار ہیں - جہازرانی اور آبپاشی دونو کے لئے مفید ہیں ۔	۳ - دریاؤں میں صرف بارش کا پانی آتا ہے اور تیز رفتار ہیں - پہاڑی حصے میں بہتے ہیں - آبشاریں بناتے ہیں اور جہاز رانی کے ناقابل ہیں ۔
۴ - آبپاشی نہروں اور کنوؤں کے ذریعے ہوتی ہے ۔	۴ - دریا کی گھاٹیوں میں بند باندھ کر تالاب بنائے گئے ہیں - اور ان سے آبپاشی کا کام لیا جاتا ہے ۔
۵ - پیداوار بکثرت - ذرائع آمد و رفت آسان - آبادی نہایت گنجان - اور بڑے بڑے شہر آباد ہیں ۔	۵ - پیداوار کم - ذرائع آمد و رفت مشکل - آبادی چھدری اور بڑے بڑے شہر کم ۔

سوالات

۱ - صوبجات متوسط و بہار برقبے میں صوبجات آگرہ سے بڑا ہے لیکن

آبادی ایک تہائی ہے - کیوں ؟

۲ احاطہ مدراس یا بمبئی کو سطح کے لحاظ سے کتنے حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں - ہر ایک حصّہ کی آب و ہوا - بارش - پیداوار اور لوگوں کے پیشے بتاؤ ×

۳ - وسط ہند کی سطح مرتفع پر کیوں جنگلات زیادہ ہیں - اور برار کے علاقہ میں کیوں کپاس زیادہ ہوتی ہے ؟

۴ - ریاست حیدرآباد اور کشمیر کا مقابلہ کرو - بلحاظ رقبہ - سطح - آب و ہوا - پیداوار - آبادی اور حکمراں ×

۵ - سطح مرتفع دکن کے دریا کس کام آتے ہیں - یہ دریا جہاز رانی کے قابل کیوں نہیں ؟

۶ - ریاست میسور میں کون کونسے صنعت و حرفت کے کام ہوتے ہیں - اور آبپاشی کا کیا انتظام ہے ؟

۷ - سطح مرتفع دکن اور شمالی ہند کے میدان کا مقابلہ کرو - بلحاظ سطح - دریاؤں کا استعمال - بارش - پیداوار اور آبادی ×

۸ - مندرجہ ذیل شہر کیوں مشہور ہیں :
احمدآباد - سورت - سلیم - مدورا - ترچناپلی - پونا - بنگلور - گولکنڈہ - ٹری ونڈرم ×

۹ - دکن کا نقشہ کھینچو - اور اس میں مغربی گھاٹ - مشرقی گھاٹ - نیلگری پربت - مشہور دریا - بھور گھاٹ - تھال گھاٹ - پال گھاٹ اور مشہور شہر دکھاؤ ×

۴۔ برما

رقبے کے لحاظ سے برما کا صوبہ ہندوستان کے تمام صوبوں سے بڑا ہے۔ جس کو آسام کی پہاڑیاں ہندوستان سے جدا کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کے باشندے ہندوستانیوں سے بالکل مختلف ہیں۔ ان کا مذہب بدھ ہے۔ اور ان میں ذات پات کی کوئی تمیز نہیں۔ ان کے مندر بھی ہمارے ملک کے مندروں سے نرالے ہیں۔ سارا علاقہ پہاڑی ہے اور پہاڑ و دریا شمالاً جنوباً واقع ہیں۔ اگر تم اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو کھول کر میز پر رکھو۔ تو انگلیاں پہاڑوں کا کام دینگیں اور درمیانی جگہ دریاؤں کی وادیاں بن جائیں گی۔ آمد و رفت بہت مشکل ہے۔ صرف دریاؤں کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکتے ہیں۔ شان کی پہاڑیاں اور تناسرم یوما مشرق میں۔ اراکان یوما مغرب میں ہے۔ جس کا مشہور درہ این (An) ۵۰۰۰ فٹ کی بلندی پر ہے۔ آمد و رفت رسوں کے پلوں کے ذریعے ہوتی ہے۔ پیگو یوما اور اراکان یوما کے درمیان دریائے ایراوتی بہتا ہے۔ جو تبت کے علاقہ سے نکلتا ہے اور ڈیلٹا بنا کر خلیج مرتبان میں گرتا ہے۔ اس کے دہانے سے لے کر بھامو تک (۱۰۰۰

میل ، جہاز رانی ہوتی ہے - یہ وادی بڑی زرخیز - اور گنجان آباد ہے - سالوین ایراوتی سے لمبا ہے اور تبت کے علاقہ سے نکلتا ہے - پہاڑ ارد گرد ہونے کی وجہ سے تنگ اور کم چوڑا ہے اور تیز رفتار ہے - جہاز رانی صرف ۸۰ میل تک ہوتی ہے - اس میں ساگوان کی لکڑی بہا کر مولمین میں لائی جاتی ہے - بارش ساحلوں اور پہاڑوں پر بہت ہوتی ہے صرف وسط میں خشک علاقہ ہے جو پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے - اس لئے آب و ہوا بشمت ہائل ہے شان کی سطح مرتفع سرد ہے - پہاڑوں پر ساگوان بانس - ربڑ اور آبنوس کے درخت اگتے ہیں - ساحلوں کے نزدیک چاول - نیشکر - شہتوت اور تمباکو کی کاشت ہوتی ہے - خشک علاقہ میں تل - باجرا - کپاس بوئی جاتی ہے - سطح مرتفع پر چراگاہیں ملتی ہیں *

لوگوں کے پیشے - برما میں بہت سی معدنیات ملتی ہیں - شمال میں موجک مقام پر لعل اور قیمتی پتھر ملتے ہیں - ینگ یانگ میں مٹی کے تیل کے چشمے ہیں - تناسرم میں قلعی - ٹوورے کے نزدیک والفرم دھات ملتی ہے - جو لوہے کو سخت بنانے کے کام آتی ہے - اس لئے بہت سے لوگ کانوں میں کام کرتے ہیں - برما کے جنگلات میں ہاتھی بہت

ہوتے ہیں۔ جن کو سدھا کر درخت اکھاڑنے۔ لکڑی ڈھونے اور دریاؤں میں بہانے کے کام لاتے ہیں اہلِ برما ہاتھی دانت اور لکڑی کے کام میں بہت ماہر ہیں۔ بعض شہروں میں دھان کوٹنے اور لکڑی چیرنے کے کارخانے قائم ہو گئے ہیں۔ اور بعض مقامات پر دیا سلائیاں اور موم بتیاں تیار کی جاتی ہیں ٭

رنگون۔ دریائے ایراوتی پر بندرگاہ ہے۔ شہر میں کئی قوموں کے دوکاندار اور تاجر آباد ہیں۔ یہاں لکڑی چیرنے۔ چاول نکالنے۔ موم بتیاں بنانے اور مٹی کا تیل صاف کرنے کے کارخانے کھلے ہوئے ہیں۔ رنگون سے ایک ریل کی لائن ایراوتی کی وادی میں جاتی ہے ٭

اکیاب۔ مغربی ساحل پر بندرگاہ ہے اور چاولوں کی منڈی ہے ٭

مانڈلے۔ دریائے ایراوتی پر واقع ہے۔ اور برما کا سابق دار الخلافہ ہے۔ یہاں ایک مندر ہے۔ جو بہت خوشنما ہے ٭

بھامو۔ تجارتی منڈی ہے۔ یہاں سے چین کو راستہ جاتا ہے ٭

سوالات

۱ - کیا وجہ ہے - کہ اہل برما ہندوستان کے لوگوں سے زبان - مذہب اور وضع قطع میں مختلف ہیں ؟

۲ - برما کے قدرتی حصے کون کونسے ہیں - ہر ایک کی آب و ہوا - پیداوار بتاؤ ؟

۳ - برما کے لوگوں کے بڑے بڑے پیشے کیا ہیں ؟ اور وہاں کون کونسی معدنیات ملتی ہیں ؟

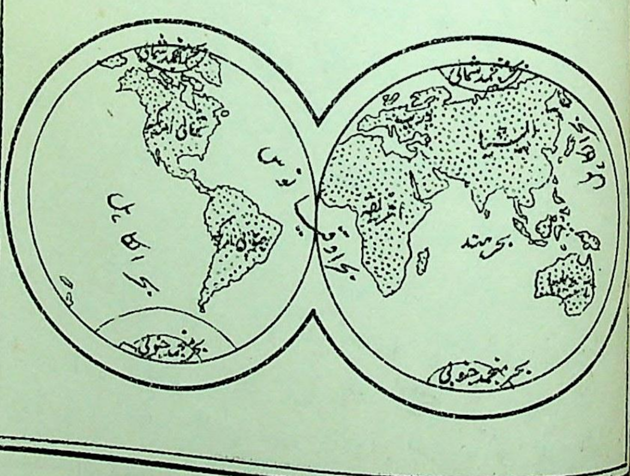
۴ - رنگون - بھامو - اکیاب - مانڈلے کیوں مشہور ہیں ؟

مختصر جغرافیہ دُنیا

(۱)

دُنیا کے قدرتی خطے

تمہاری کتاب میں دُنیا کا نقشہ دیا گیا ہے جس میں خشکی کے بڑے بڑے قطعے ایشیا۔ یورپ۔ افریقہ آسٹریلیا اور امریکہ (شمالی و جنوبی) دکھائے گئے ہیں ان خشکی کے قطعوں کو برّ اعظم کہتے ہیں۔ ان میں



سے پہلے چار تو پرانی دنیا اور امریکہ نئی دنیا میں شامل ہے۔ کوئی چار سو سال کا عرصہ گذرا ہوگا۔ کہ ایک جہاز ران نے اس برّ اعظم کا پتہ لگایا تھا۔

سردی اور گرمی کے لحاظ سے دنیا کو ۳ بڑے بڑے قدرتی حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے:-

(۱) گرم ◆ (۲) معتدل ◆ (۳) سرد علاقے ◆

تم جانتے ہو کہ سورج کی شعاعیں خطِ استوا پر بارہ مہینے تقریباً سیدھی پڑتی ہیں۔ اور یہ خط ہماری زمین کو دو برابر حصّوں میں تقسیم کرتا ہے۔ بتاؤ کن کن خطوں پر سورج کی شعاعیں عموداً پڑتی ہیں خطِ سرطان اور خطِ جدّی پر باری باری ۶ مہینے تک سورج عموداً چمکتا ہے۔ یہ دو تو خط خطِ استوا کے اوپر اور نیچے تقریباً یکساں فاصلے پر کھنچے ہوئے ہیں ان کے درمیان جو ملک آباد ہیں۔ وہ گرم خطّہ یعنی منطقہ حارّہ میں واقع ہیں ◆

تم دیکھتے ہو کہ کبھی دن بڑا ہوتا ہے اور کبھی چھوٹا۔ گرمی کے موسم میں لاہور میں دن $14\frac{1}{2}$ گھنٹے کا ہوتا ہے۔ لیکن جوں جوں ہم اوپر جائیں دن بڑا ہوتا جاتا ہے۔ حتےٰ کہ جہاں ہماری زمین کے شمالی اور جنوبی سرے ہیں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے۔ شمالی سرے کو ہم شمالی

قطب اور جنوبی کو جنوبی قطب کہتے ہیں۔ اسی طرح
قطب شمالی سے جنوب اور قطب جنوبی سے شمال
میں اتنے ہی فاصلے پر خط کھچے ہوئے ہیں۔ جتنے فاصلے
پر خط استوا سے خط سرطان اور خط جدی واقع ہیں
ان خطوں پر گرمیوں میں ۲۴ گھنٹے کا دن ہوتا ہے
اور سردیوں میں ۲۴ گھنٹے کی رات۔ پس یاد رکھو۔ کہ
جو علاقے ان خطوں سے قطب شمالی اور قطب جنوبی
تک واقع ہیں۔ سرد علاقے اور جو علاقے ان خطوں
اور خط سرطان یا جدی کے درمیان ہیں۔ معتدل علاقہ
میں شامل ہیں۔ آؤ اب ہم دیکھیں کہ ان ملکوں میں
لوگ کس طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور وہاں کس قسم
کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں؟

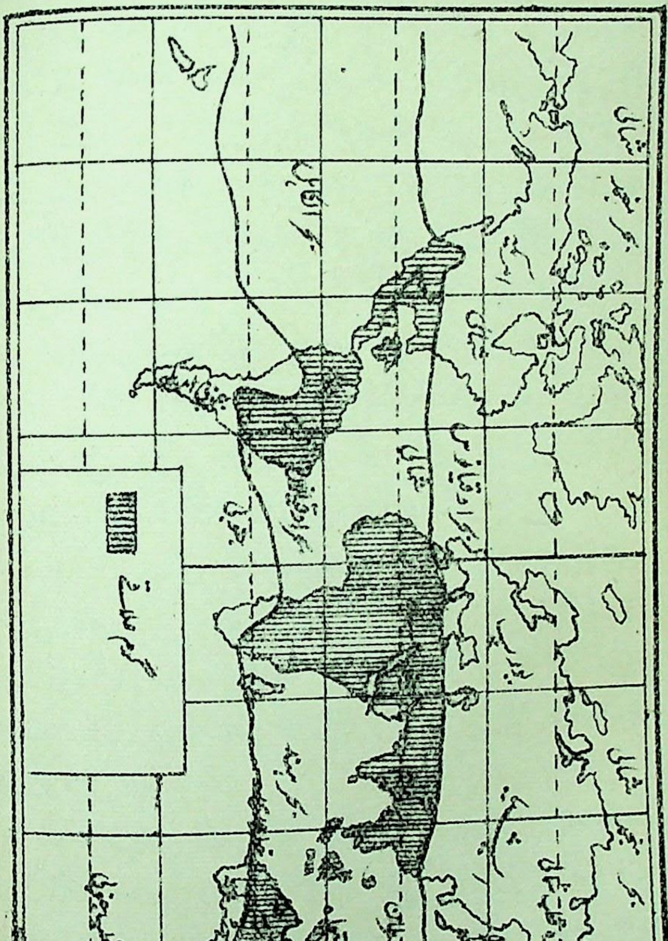
۱۔ گرم علاقے

نقشہ دیکھ کر بتاؤ۔ کہ خطِ استوا کن کن ملکوں میں
سے گذرتا ہے؟ یہاں گرمی بہت پڑتی ہے۔ کیوں؟ تم
پڑھ چکے ہو کہ گرمی کے باعث زمین کی ہوا بھی گرم
ہو جاتی ہے اور وہ ہلکی ہو کر اوپر اٹھتی رہتی ہے
جب یہ ہوا اوپر جاتی ہے تو اس میں پانی کے
جو بخارات ہوتے ہیں ان کو سردی لگتی ہے اور وہ
بھاری ہو کر نیچے گر پڑتے ہیں۔ اس لئے ان ملکوں

ہیں بارہ مہینے بارش ہوتی ہے اور آب و ہوا گرم
مرطوب بنجاتی ہے - ایسی آب و ہوا میں جنگل بہت
ہوتے ہیں - یاد رکھو خط استوا کے اوپر اور نیچے
ساڑھے تین سو میل تک گھن کے جنگل کھڑے
ہیں - جن میں سے گذرنا بہت مشکل ہے - اس حصہ
میں آبنوس - تاڑ - ربڑ - مہاگنی کے درخت ملتے ہیں
درختوں کے نیچے کئی قسم کی بیلیں اگتی ہیں اور
درختوں پر چھا جاتی ہیں - ان جنگلوں میں کئی قسم
کے شکاری جانور ہاتھی - شیر ملتے ہیں - بندر - سانپ
طوطے وغیرہ درختوں پر رہتے ہیں - لیکن روشنی کم
ہے - اس لئے اکثر آنکھوں سے اندھے ہوتے ہیں -
جہاں پیدا ہوتے ہیں وہیں رہتے ہیں اور وہیں
مر جاتے ہیں - ان علاقوں میں حبشی لوگ آباد ہیں -
جن کا رنگ سیاہ - قد چھوٹا اور مردم خور ہیں - لیکن
شکاری اعلٰے درجہ کے - تیر کمان ان کا بڑا ہتھیار ہے
پہلے جانور کو آنکھوں سے اندھا کرتے ہیں - اور بعد میں
بھالوں سے ہلاک کر دیتے ہیں - کیلا ان کی بڑی خوراک
ہے - عام طور پر جنگلوں کی پیداوار اکٹھی کر کے - مچھلیاں
پکڑ کر یا شکار مار کر گذارہ کرتے ہیں - چونکہ ان کو
خوراک بآسانی مل جاتی ہے - اس لئے سست اور
غیر مہذب ہیں ؀

ان جنگلوں کے علاقہ کو پیچھے چھوڑ کر اوپر نیچے جائیں تو ایسے ملک آ جائیں گے۔ جہاں بارش بارہ مہینے کی بجائے صرف گرمی کے موسم میں ہوتی ہے اس لئے اب درختوں کی بجائے لمبی لمبی گھاس ملتی ہے۔ درخت صرف کسی ندی نالہ کے کنارے مل جائیں تو مل جائیں۔ ورنہ جہاں تک نگاہ دوڑاؤ گھاس کے میدان ہی نظر آئینگے۔ لاکھوں بھیڑ بکریں اور مویشیوں کے ریوڑ چرتے ہیں۔ لوگ ان کے دودھ۔ مکھن۔ گوشت۔ کھال اور اون پر گذارہ کرتے ہیں۔ مکی اس علاقہ کی خاص فصل ہے۔ زمیندار پہلے گذشتہ سال کی پیداوار کو جلاتے ہیں۔ اور بعد میں نئی فصل بوتے ہیں۔ گیہوں۔ باجرا۔ کپاس اور نیل بھی پیدا ہوتا ہے۔ جانور عام طور پر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو گھاس کھانے والے اور دوسرے شکاری۔ لیکن یہ تیز رفتار بہت ہوتے ہیں ٭

خطِ سرطان اور خطِ جدی کے نزدیک ایسے علاقے آ جائینگے۔ جہاں بارش بالکل نہیں ہوتی ہے۔ دُنیا کے بڑے بڑے ریگستان اسی حصے میں پھیلے ہوئے ہیں ان علاقوں میں پیداوار بہت کم ہوتی ہے۔ صرف جھاڑیاں اور کانٹے دار درخت۔ جہاں کہیں کوئی

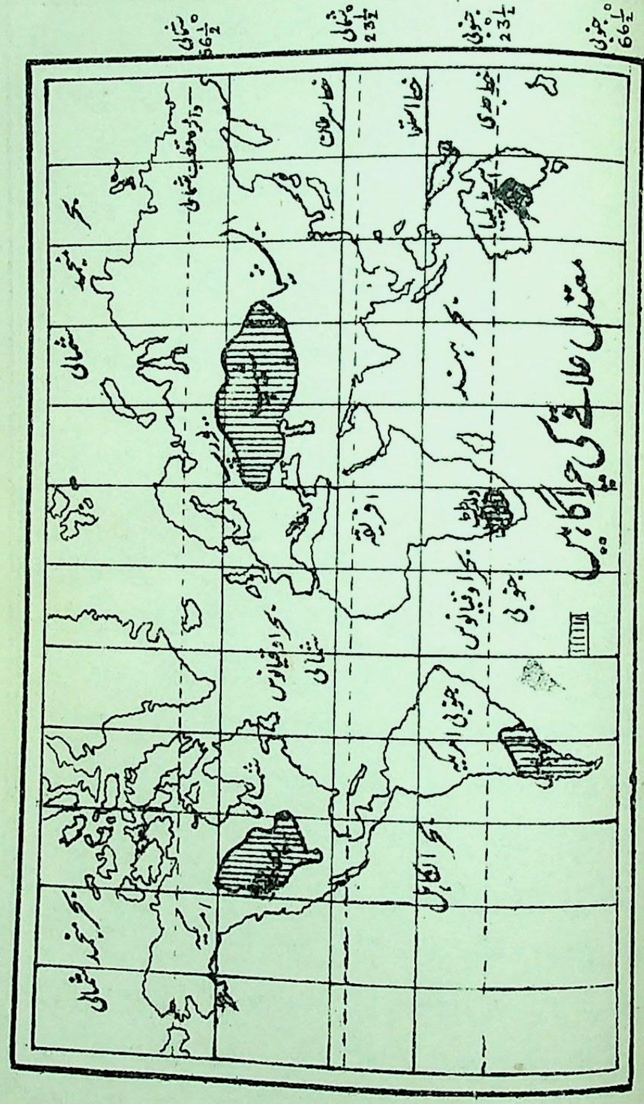

بحر منجمد شمالی
بحر منجمد شمالی
امریکہ
شمالی
بحر اوقیانوس
شمالی
یورپ
ایشیا
دائرہ قطب شمالی
خط سرطان
خط استوا
بحر الکاہل
بحر اوقیانوس
جنوبی
جنوبی امریکہ
بحر ہند
گرم علاقے
دائرہ قطب جنوبی
شمال 66½°
23½°
0°
23½°
جنوب 66½°

چشمہ یا پانی ملتا ہے۔ لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور کھجور کے پتوں کی جھونپڑیاں یا مٹی کے مکان بنا لیتے ہیں۔ ایسی جگہیں نخلستان کہلاتی ہیں۔ جہاں کھجور کے جھنڈ کے جھنڈ اُگتے ہیں۔ جن کا سر تو جلتی ہوئی دھوپ اور پاؤں ٹھنڈی زمین میں ہوتا ہے۔ اونٹ صحرا کا جانور ہے۔ اس کی مدد سے لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ آتے جاتے ہیں ۞

۲۔ معتدل علاقے

صحرائی علاقوں سے نکل کر ہم ایسے علاقہ میں جا پہنچتے ہیں۔ جہاں بارش صرف سردی کے موسم میں ہوتی ہے اور ہوائیں مغرب کی طرف سے چلتی ہیں۔ عام طور پر یہ علاقے خط استوا کے دونو طرف اتنے فاصلے پر ہیں۔ جتنی دُور راولپنڈی خط استوا سے۔ گرمی کا موسم خشک ہوتا ہے۔ اور سردی کا موسم تر اور معتدل بنجاتا ہے۔ اس قسم کی آب و ہوا بحیرہ روم کے ملکوں میں پائی جاتی ہے۔ اس لئے وہ تمام ملک جن میں اس قسم کی آب و ہوا ملتی ہے اسی خطہ میں شامل ہیں۔ ایسی آب و ہوا میں پھل بہت ہوتے ہیں۔ اسپین اور یونان کے انگور اور کشمش سمرنا کے انجیر۔ کیلیفورنیا کے پھل۔ جنوب مغربی آسٹریلیا

اور تسمانیا کے خشک اور تازہ پھل دنیا کی بڑی بڑی منڈیوں میں بکنے کے لئے آتے ہیں۔ ان علاقوں سے اوپر جائیں۔ تو ایسے ملک آ جائینگے۔ جہاں ہوائیں بارہ مہینے مغربی ساحلوں پر پہلے بارش کرتی ہیں۔ اس لئے مشرقی حصے بالکل خشک رہتے ہیں۔ یورپ کا مغربی حصہ اور شمالی امریکہ کے مغربی کنارے اور نیوزیلینڈ اسی خطے میں واقع ہیں۔ ملک کے اندرونی حصوں میں بارش کم ہوتی ہے اس لئے مشرق تک گھاس کے میدان چلے جاتے ہیں۔ سائبیریا اور روس میں ان کا نام سٹیپ۔ کنیڈا میں پریری۔ ارجن ٹائن میں پمپاس۔ جنوبی افریقہ میں ویلڈٹ اور آسٹریلیا میں ڈونز ہے۔ میدان میں ہزاروں مویشی۔ گھوڑے اور بھیڑ بکریاں چرتی ہیں۔ یہ لوگ ان سے کھالیں۔ منجمد گوشت اور اون حاصل کرتے ہیں سٹیپ کے میدان میں لوگوں کو اپنے مویشیوں کے لئے گھاس کی تلاش کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے اکثر خانہ بدوش ہیں۔ ان کے خیمے اور برتن چمڑے کے ہوتے ہیں۔ سردی کا موسم یہاں سرد ہوتا ہے۔ اور بہت سا علاقہ برف سے ڈھک جاتا ہے۔ بہار کا موسم شروع ہوتے ہی تازہ بتازہ پھول نکل آتے ہیں۔ اور سارا علاقہ گلزار بن جاتا ہے۔ ان میدانوں میں گندم۔ جو۔ جئی پیدا ہوتے ہیں۔ پہاڑوں پر صنوبر



شمالی $66\frac{1}{2}^\circ$
شمالی $23\frac{1}{2}^\circ$
جنوبی $23\frac{1}{2}^\circ$
جنوبی $66\frac{1}{2}^\circ$
خط سرطان
خط استوا
خط جدی

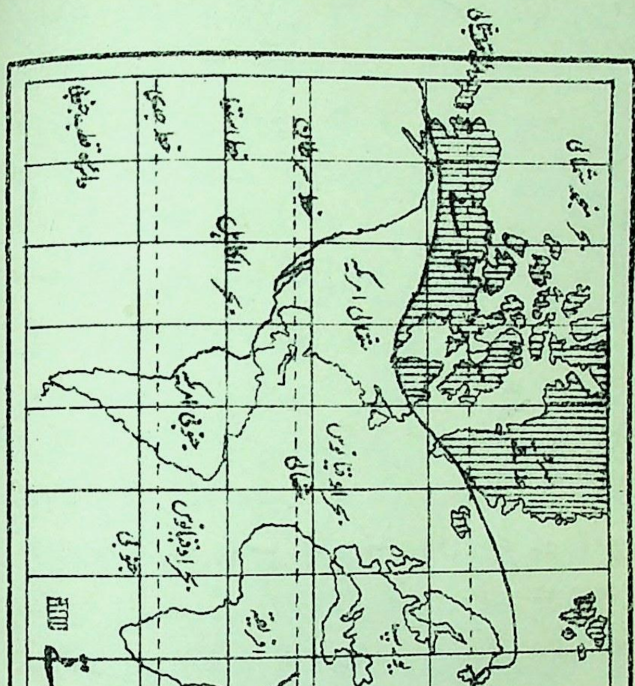
اور بلوط کی قسم کے درخت اُگتے ہیں۔ ان درختوں کی لکڑی باڑ لگانے - تار کے کھمبوں اور مکانات فرش اور چھت میں استعمال ہوتی ہے۔ اور سامان آرائش تیار کیا جاتا ہے*

۳ - سرد علاقے

معتدل علاقوں سے آگے سرد علاقے شروع ہو جاتے ہیں اور شمالی اور جنوبی قطب تک پہنچ جاتے ہیں۔ سائبیریا - روس - سویڈن - ناروے اور کینیڈا کے شمالی حصّے اسی حصّہ میں واقع ہیں - ان ملکوں میں اگرچہ دن گرمی کے موسم میں اٹھارہ گھنٹے سے بھی زیادہ ہوتا ہے - لیکن گرمی کم ہوتی ہے - کیونکہ سورج کی شعاعیں ترچھی پڑتی ہیں - یہاں صرف اتنی گرمی ہوتی ہے - جتنی ہمارے پنجاب میں سردی کے موسم میں - جنوبی حصّوں میں سرد علاقہ کے جنگلات ملتے ہیں یہ درخت سخت سردی کو برداشت کر لیتے ہیں۔ ان کے پتے سبز سوئیوں کی مانند اور پھل گاجر کی شکل کا ہوتا ہے - جو جلانے کے کام آتا ہے - سویڈن اور ناروے میں ان لکڑیوں سے دیا سلائیاں تیار کرتے ہیں - سائبیریا میں ریل کے انجنوں میں برتی جاتی ہے - رُوس اور فن لینڈ کی لکڑی عمارتوں کے کام

آتی ہے۔ اور بندرگاہوں سے باہر بھیجی جاتی ہے۔ ان ملکوں میں بلوط کا درخت بہت ہوتا ہے۔ جس سے بہت سپاری حاصل ہوتی ہے اور روسی سود ان کو بڑی چاہ سے کھاتے ہیں۔ شکاری ان جانوروں کو مار کر چمڑا حاصل کرتے ہیں اور اسے رنگ کر قیمتی چمڑا تیار کر لیتے ہیں۔ کنیڈا میں جنگلات کی ترقی پر بڑا زور دیا جاتا ہے اور وہاں سال میں ایک دن ہر ایک لڑکے اور لڑکی کو ایک نیا درخت لگانا پڑتا ہے۔ تختوں سے ریل کے سلیپر۔ عمارتی سامان۔ آرائش کا سامان تیار ہوتا ہے اور غیر ملکوں کو بھیجا جاتا ہے۔ اس مطلب کے لئے کئی مقامات پر لکڑی چیرنے کے کارخانے قائم ہیں ؎

شمال میں ٹنڈرا کا میدان ہے۔ جس میں گرین لینڈ۔ لیپ لینڈ۔ سائبیریا کا شمالی حصّہ اور جنوبی قطب کے جزیرے شامل ہیں۔ یہ علاقہ نو مہینے برف سے جما رہتا ہے۔ اس لئے سردی کا موسم نہایت غضبناک ہوتا ہے۔ شمالی امریکہ کے اسکیمو۔ لیپ لینڈ کے لیپ اور سائبیریا کے باشندے سردیوں میں برف کے مکانوں میں رہتے ہیں اور دریاؤں سے مچھلیاں پکڑ کر یا سیل یا قطبی ریچھ کا شکار کر کے گذارہ کرتے ہیں۔ قریب گرمی کے موسم میں



اپنی خوراک اکھٹی کر کے رکھ لیتے ہیں۔ اور سردیوں میں کھاتے ہیں۔ ان کا قد چھوٹا۔ دیکھنے میں چکنے اور پوستینوں میں لپٹے رہتے ہیں۔ رینڈیر ان کا مال دولت ہے۔ جو کائی۔ لچن گھاس پر گذارہ کرتا ہے۔ اس کا دودھ پیتے ہیں۔ گوشت کھاتے ہیں۔ کھال پہنتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس کی کھال اتنی گرم ہوتی ہے۔ کہ اگر پہن کر برف پر سو جائیں تو سردی محسوس نہیں ہوتی ہے۔ جب سردی کا موسم ختم ہو جاتا ہے تو لوگ اپنے مکانوں سے نکل کر کھلے میدانوں میں آ جاتے ہیں اور رینڈیر کو برف پر چلنے والی بے پہیہ گاڑیوں میں جوتا جاتا ہے۔ اور وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ اسباب پہنچاتا ہے۔ اس حصّہ میں کئی سمور دار جانور ملتے ہیں۔ جن کی پوستین برف کی وجہ سے بالکل سفید ہوتی ہے۔ اور دنیا کی منڈیوں میں بڑی قیمت پر بکتی ہیں۔ یہ لوگ ان کا شکار کرتے ہیں اور ان کے پر اور پوستین فرنگی تاجروں کے ہاتھ بیچ دیتے ہیں ٭

سوالات

۱۔ گرم علاقے کے جنگلات دنیا کے کس حصّہ میں ملتے ہیں

اور ان سے کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں ؟

۲۔ گھاس کے میدان میں لوگ کس طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور وہاں کیا بڑی بڑی پیداوار ہوتی ہے ؟

۳۔ نخلستان سے کیا مراد ہے۔ اور وہاں کی بڑی پیداوار کیا ہے اس علاقہ میں لوگوں کی آمد و رفت کس طرح ہوتی ہے ؟

۴۔ وہ کونسے ملک ہیں۔ جہاں پھل بکثرت پیدا ہوتے ہیں؟ ایسے ملکوں کی آب و ہوا اور بارش کا ذکر کرو۔

۵۔ سٹیپ۔ پری ریز۔ پمپاز۔ ویلڈٹ اور ڈونز کے علاقے کن ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کا بڑا پیشہ کیا ہے ؟

۶۔ سٹیپ کے میدان میں بسنے والے لوگوں کا ٹنڈرا کے باشندوں سے مقابلہ کرو۔

۷۔ دنیا کے کس کس حصہ میں (۱) دن رات بارہ بارہ گھنٹے کے (۲) ۱۸ گھنٹے (۳) ۲۴ گھنٹے (۴) چھ ماہ کے ہوتے ہیں ؟

۲۔ پرانی دنیا کے ملکوں کا حال

(۱) برّ اعظم ایشیا

ایشیا کا برّ اعظم دنیا کے ایک تہائی حصہ میں پھیلا ہوا ہے۔ اور باقی سب برّ اعظموں سے بڑا ہے

ہندوستان سے کوئی ۹½ گنا بڑا ہے۔ اس کے شمال میں بحر منجمد شمالی۔ مشرق میں بحر الکاہل۔ جنوب میں بحر ہند۔ اور مغرب میں بحیرہ قلزم۔ بحیرہ اسود اور کوہ یورال واقع ہے۔ اس کی چوڑائی کا اندازہ تم اسبات سے بخوبی لگا سکوگے۔ کہ اگر لندن میں دن کے بارہ بجیں تو ایشیا کے مغرب کی طرف شہر سمرنا میں ایک بجکر ۴۸ منٹ۔ کلکتہ میں ۶ بجے شام اور ٹوکیو (جاپان) میں ۹ بجکر ۲۰ منٹ شام کا وقت ہوتا ہے۔ سطح کے لحاظ سے ایشیا کو پانچ حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں (۱) شمالی میدان اعظم (۲) وسطی سطوح مرتفع۔ (۳) جنوبی میدان (۴) دکن اور عرب کی جنوبی سطوح مرتفع (۵) جنوب مشرقی جزائر اور جاپان +

شمالی میدان اعظم۔ اس میں سائبیریا اور توران کے میدان شامل ہیں۔ دریائے اوبے۔ ینسی اور لینا ایشیا کے وسطی پہاڑوں سے نکل کر شمال کو بہتے ہیں اور بحر منجمد شمالی میں گرتے ہیں۔ مگر سال میں آٹھ آٹھ مہینے برف سے جمے رہتے ہیں۔ اس لئے تجارت کے لئے مفید نہیں۔ آب و ہوا نہایت سرد۔ سارا سال شمال کی طرف سے سرد ہوائیں چلتی ہیں۔ اور سورج کی شعاعیں بالکل ترچھی پڑتی ہیں۔ سائبیریا کے شمال میں ٹنڈرا کا میدان۔ وسط میں سرد علاقہ کے جنگلات

اور جنوب مغرب میں سٹیپ کا میدان ہے۔ جہاں سیاہ رنگ کی مٹی میں گیہوں۔ جو۔ جئی پیدا ہوتے ہیں۔ بتاؤ ٹنڈرا کے میدان میں کونسا جانور ملتا ہے؟ سٹیپ کے میدان کے لوگ کیوں خانہ بدوش ہیں۔ اور ان کا بڑا پیشہ کیا ہے؟ جنوبی پہاڑوں میں سونا چاندی سیسہ ملتا ہے +

سائبیریا تین جمہوری حکومتوں میں منقسم ہے:۔ (۱) مشرقی جس کا دار الخلافہ چیتا دریائے امور پر واقع ہے (۲) منگول صوبے۔ جس میں جنگلاتی خطہ شامل ہے۔ ارکٹسک دار الخلافہ ہے (۳) یاکٹ صوبے یعنی شمالی سرد علاقہ جو سمور کی تجارت کے لئے مشہور ہے۔ یاکٹسک دار الخلافہ ہے۔ باقی شہر سائبیرین ریلوے لائن پر واقع ہیں۔ جو ولاڈی واسٹک سے شروع ہو کر یورپ میں ماسکو تک جاتی ہے۔ ریل کے انجنوں میں کوئلہ کی بجائے لکڑی جلائی جاتی ہے۔ اس خیال سے کہ چنگاریاں اڑ اڑ کر ریل کے قریب کی زمین کو آگ نہ لگا دیں +چمنیاں بڑی اور بلند بنائی جاتی ہیں۔ موسم سرما میں پانی ٹھنڈا ہو کر جم جاتا ہے۔ اس لئے انجنوں میں اوپر سے گرم پانی ڈالا جاتا ہے +


نقشہ ایشیا (ملکی تقسیم)
پیمانہ بحساب انگریزی میل
بحیرۂ عرب
خلیج بنگال
ہندوستان
فارس
بحر ہند
بحیرۂ جاپان
جاپان
افریقہ
کراچی
دہلی
بمبئی
مدراس
کلکتہ
بحیرۂ بیرنگ
جزائر انڈمان
بورنیو
سنگاپور
طہران
بغداد

۲ - وسطی سطوح مُرتفع اور سلسلہ ہائے کوہ

یہ پہاڑی سلسلے سطح پامیر سے مغرب کی طرف بحیرہ رُوم اور مشرق میں آبنائے بیرنگ تک پھیلے ہوئے ہیں اور کئی سطوح مرتفع بناتے ہیں۔ تبت۔چینی ترکستان اور منگولیا مشرق میں۔ اور ایشیائے کوچک۔ آرمینیا اور ایران مغرب میں واقع ہیں۔ نقشہ پر کوہ طارس البرز۔ ہندوکش۔کوہ ہمالیہ۔ تھیان شان۔کوہ الطائی اور کیون لون دیکھو۔ یہ پہاڑ بہت بلند ہیں۔سردی کا موسم برف کی وجہ سے بڑا غضبناک ہوتا ہے۔ گرمی کا موسم خشک ہوتا ہے۔کیوں؟ جنوبی پہاڑ سمندری ہواؤں کو ملک کے اندر داخل نہیں ہونے دیتے۔اس لئے بارش کم ہوتی ہے۔اور پیداوار کی کمی کے باعث آبادی بھی کم ہے ؛

سلطنتِ چین

اس سلطنت میں چین خاص۔ منچوریا۔ منگولیا۔ تبت اور مشرقی ترکستان شامل ہیں۔چین خاص کا بہت سا حصّہ اونچا اور پہاڑی ہے۔شمال مشرق

میں بڑا زرخیز اور وسیع میدان ہے اور دریائے چیہو۔ ہوانگ ہو اور یانگسی کیانگ سے سیراب ہوتا ہے۔ گرمی کے موسم میں جب پہاڑوں پر سے برف پگھلتی ہے تو ہوانگ ہو میں یک لخت طغیانی آ جاتی ہے اور پانی ارد گرد کے علاقہ میں پھیل جاتا ہے۔ یہ دریا اکثر اپنے کنارے بدلتا رہتا ہے۔ اس وقت بہت سے گاؤں اور مال مویشی بہہ جاتے ہیں اس لئے اس کا دوسرا نام آفت چین پڑ گیا ہے بعض لوگ اسے زرد دریا کے نام سے پکارتے ہیں کیونکہ یہ دریا ایسے علاقہ میں بہتا ہے۔ جہاں زرد رنگ کی مٹی کی تہ جمی ہوئی ہے۔ دریائے یانگسی کیانگ کے کنارے کئی بڑے بڑے شہر ہیں اور اس میں دہانہ سے لے کر ہانکو تک بڑے بڑے جہاز چلتے ہیں۔ گرمی کے موسم میں بحر الکاہل کی ہوائیں میدان میں بارش برساتی ہیں۔ سردی کے موسم میں ہوائیں شمال کے خشک قطعے سے چلتی ہیں اور یہ موسم نہایت تلخ ہوتا ہے۔ چونکہ ملک میں اُون نہیں ملتی ہے۔ اس لئے چینی لوگ ایسے سوتی کپڑے پہنتے ہیں۔ جن میں رضائی کی طرح روئی بھری ہوتی ہے۔ ان کا لباس ڈھیلا ڈھالا اور خوراک چاول اور مچھلی ہے۔ دسواں حصہ لوگ مچھلیاں پکڑ کر گذارہ کرتے

ہیں۔ چینی کسان بڑے محنتی ہیں۔ دریاؤں کے پانی سے اپنے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ شمالی حصّہ میں گندم - لوبیا - کپاس وسط میں چاول اور چاء اور جنوب میں چاول - مکّی اور گنّا بوتے ہیں - آبادی ۴۰ کروڑ ہے - لوگوں کا مذہب عام طور پر بدھ ہے +

چینی زمانۂ قدیم سے چینی کے برتن - ہاتھی دانت پیتل اور لکڑی کے کام میں خاص شہرت رکھتے ہیں - ریشم پہلے پہل انہوں نے ہی تیار کیا - چاء کی پیداوار بھی یہاں سے شروع ہوئی - مگر دوسری قوموں سے الگ تھلگ رہنے کے باعث چین کی ترقی بند ہو گئی - ان کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ تعلیم کی ہے - کیونکہ چینی زبان میں دوسری زبانوں کی طرح حروفِ تہجی نہیں پائے جاتے بلکہ ان کی لکھائی تصویروں کا ایک سلسلہ معلوم ہوتا ہے - آدمی کو ساری عمر پڑھنے میں گذارنی پڑتی ہے کچھ عرصہ سے چینیوں نے غیر ملکیوں کو اپنے ملک میں آنے کی اجازت دے دی ہے - اور بُری رسموں کو دُور کر رہے ہیں - ۱۹۱۲ء سے ملک میں جمہوری حکومت قائم ہے - نانکن دار الخلافہ ہے - اور ریل کے ذریعے شانگھی بندرگاہ سے ملا ہُوا ہے - پیکن پہلے دار الخلافہ تھا - اس کے پاس سے دیوارِ چین

جو ۱۵۰۰ میل لمبی اور ۳۰ فٹ اونچی ہے گذرتی ہے۔ یہ دیوار چین کو شمالی حملہ آوروں سے بچانے کے لئے بنائی گئی تھی۔ ٹنٹ سن بندرگاہ ہے یہاں سے ایک نہر ۷۰۰ میل لمبی ہانکو تک نکالی گئی ہے اور وہ ہوانگ ہو و ینگسی کیانگ دریاؤں کو ملاتی ہے۔

منچوریا میں ہزاروں چینی اور جاپانی کسان آباد ہیں آب و ہوا شمالی چین سے ملتی ہے۔ لوبیا اور گیہوں کی کاشت ہوتی ہے۔ موکڈن دار الخلافہ اور ریل کا مرکز ہے۔

منگولیا ایک سطح مرتفع ہے۔ وسط میں صحرائے گوبی یا شامو ہے۔ گرمیوں میں جھلس دینے والی گرمی اور سردیوں میں غضب کی سردی پڑتی ہے۔ لوگ خانہ بدوش اور تاتاری نسل سے ہیں۔ اور مویشی۔ گھوڑے۔ اونٹ اور بھیڑ بکریاں پال کر گذارہ کرتے ہیں۔ ارگا دار الخلافہ ہے۔

چینی ترکستان۔ شمال میں سٹیپ کا میدان اور ریگستان ہے۔ جنوب میں دریائے طارم بہتا ہے۔ آب و ہوا منگولیا کی مانند ہے۔ لوگ مویشی پالتے ہیں نخلستانوں میں گیہوں۔ جو۔ کپاس اور پھل پیدا ہوتے ہیں۔ کاشغر دار الخلافہ ہے۔ یارقند سے کشمیر کو راستہ

آتا ہے۔ بتاؤ۔ وہاں سے کیا چیزیں آتی ہیں؟

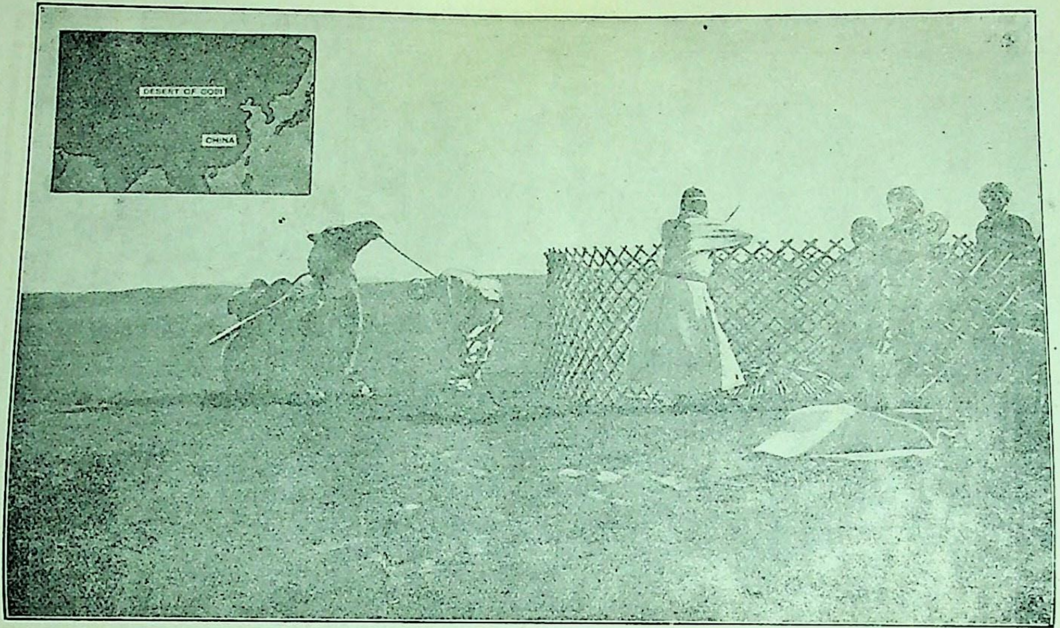
تبت - ہندوستان کے شمال میں دنیا کی بلند سطح مرتفع واقع ہے۔ چاروں طرف بلند پہاڑ ہیں آب و ہوا بلندی کی وجہ سے سخت سرد ہے۔ دریائے سانپو کی وادی میں جو پیدا ہوتے ہیں لاسا دار الخلافہ ہے۔ جہاں بدھ مذہب کا گرو دلائی لاما رہتا ہے۔ بتاؤ اس شہر کی تجارت ہندوستان کے کن شہروں سے ہوتی ہے؟

روسی ترکستان روس کے زیر اثر ہے۔ جہاں سوویٹ طرز کی چھوٹی چھوٹی جمہوری حکومتیں قائم ہیں۔ ان میں سے خیوا اور بخارا مشہور ہیں۔ اس ملک کے دریا سمندر تک نہیں پہنچتے بلکہ یا تو جھیلوں میں گرتے ہیں یا ریگستانوں میں جذب ہو جاتے ہیں۔ نقشہ پر بحیرہ خزر۔ بحیرہ ارال اور جھیل بالکش اور دریائے جیحوں۔ سیحوں دیکھو۔ ان دریاؤں کے کنارے بڑے بڑے تجارتی شہر آباد ہیں۔ سارا علاقہ سٹیپ کا میدان ہے۔ جہاں کرغیز اور ترکمان لوگ آباد ہیں اور بتاؤ یہ لوگ کس طرح اپنی زندگی بسر کرتے ہیں اور ان کی رہائش اور خوراک کا کیا انتظام ہے؟ بخارا سے ریشم۔ اُون۔ کھالیں۔ قالین اور بورے پشاور میں آتے ہیں +

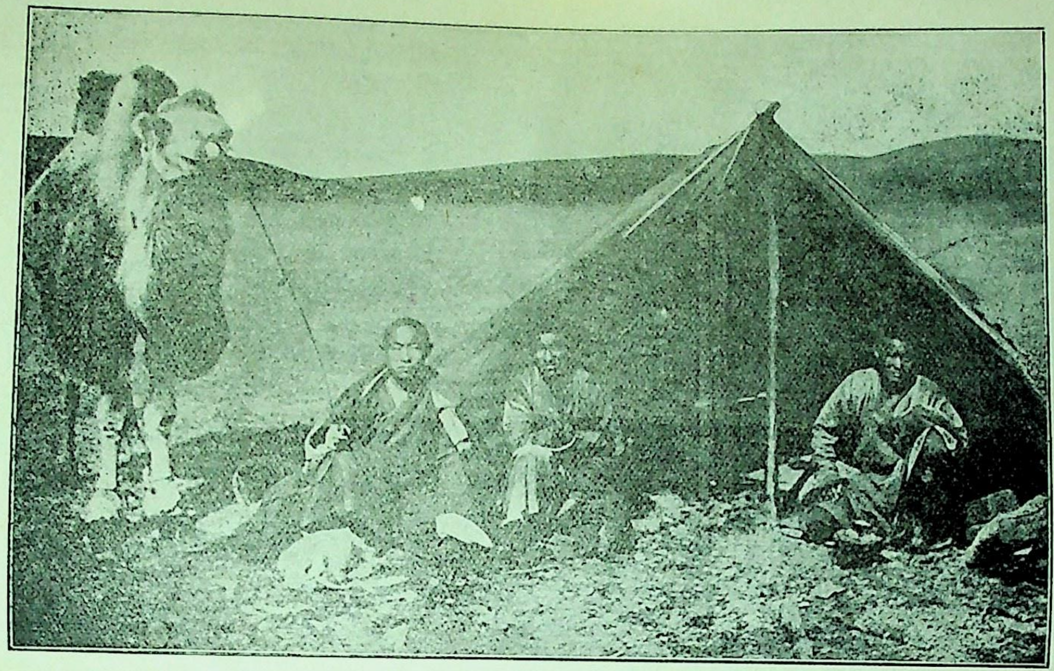
۴۔ بحیرہ رُوم کے خطّہ کے ملک

اس حصّہ میں ایشیائے کوچک۔ شام۔ فلسطین۔ عراق عرب اور ٹرینس کاکیشیا کی جمہوری حکومتیں شامل ہیں۔ بارش سردی کے موسم میں صرف ساحلی میدانوں میں ہوتی ہے۔ اندرونی حصّے سٹیپ کے میدان ہیں جہاں بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں۔ اور اُون سے قالین اور دوشالے تیار کئے جاتے ہیں۔ میدانوں اور وادیوں میں پھل۔ گیہوں۔ جَو۔ تمباکو کی کاشت کی جاتی ہے ۔ انگورا ترکوں کی جمہوری حکومت کا دارالخلافہ ہے اور پشم کے لئے مشہور ہے ۔ سمرنا ایشائے کوچک کی مشہور بندرگاہ ہے۔ جہاں سے اون اور میوے باہر کو جاتے ہیں ۔

شام کا ملک فرانس اور فلسطین انگریزوں کی حکم برداری میں ہیں۔ ان کے مشرقی حصّے ریگستان عرب تک پہنچتے ہیں ۔ دمشق شام کا دارالخلافہ ہے اور تجارت کا مرکز ہے ۔ بیروت بندرگاہ ہے۔ اُون۔ قالین۔ ریشم اور پھل باہر کو جاتے ہیں ۔ یروشلم فلسطین کا دارالخلافہ ہے اور مسلمانوں۔ عیسائیوں اور یہودیوں کا مقدس مقام ہے ۔ عراق عرب۔ ایک گاد والا میدان ہے اور دریائے دجلہ اور فرات کی اس مٹی



صحرائے گوبی میں منگول لوگ اپنا عارضی گھر بنا رہے ہیں - گھر کی بناوٹ او ان کا لباس دیکھو



صحرائے گوبی میں منگول مسافر رات بسر کر رہے ہیں - ان کی شکل و صورت اور اونٹ کا ملاحظہ کرو

سے بنا ہؤا ہے جو وہ مدتوں سے پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر اپنی گذرگاہ میں پھینک رہے ہیں۔ ۱۹۱۹ء سے یہ ملک انگریزوں کی حکم برداری میں آگیا ہے اور دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ چنانچہ زراعت کی ترقی کے لئے ایک شاندار نہر کھولی گئی ہے اور ملک میں ریلیں اور سڑکیں بن گئی ہیں۔ امید ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں یہ ملک پھر اناج گھر بن جائے گا۔ گیہوں۔ کھجور۔ مکی۔ کپاس۔ باجرا اور تربوز پیدا ہوتے ہیں۔ بصرہ کی بندرگاہ دریائے شط العرب پر واقع ہے جہاں سے کھجوریں اور اُون باہر کو جاتی ہے بغداد دار الخلافہ ہے اور تجارتی مرکز ہے۔ موصل بادیکے ململ کے لئے مشہور تھا۔ اس کے نزدیک مٹی کے تیل کے کنوئیں ملتے ہیں۔ ٹرانس کاکیشیا اس میں ۳ جمہوری حکومتیں ہیں۔ باکو آذربائیجان کا دار الخلافہ ہے۔ اور مٹی کے تیل کے کنوؤں کے لئے مشہور ہے۔ یہ تیل باطوم کی بندرگاہ سے باہر بھیجا جاتا ہے۔

عربیا۔ دنیا میں سب سے بڑا جزیرہ نما ہے۔ وسط میں نجد کی سطح مرتفع ہے اور ساحلی حصے نشیب دار میدان ہیں۔ باقی علاقہ ریگستان ہیں۔ جہاں دن کو سخت گرمی اور رات کو سخت سردی پڑتی ہے۔ بعض اوقات ایسی زہریلی ہوا یعنی بادِ

سموم چلتی ہے۔ کہ انسان اور حیوان دونو سر اور منہ ریت میں چھپا لیتے ہیں۔ نخلستان میں بدو لوگ رہتے ہیں۔ تازی گھوڑے۔ اونٹ اور بھیڑ بکریاں ان کی دولت ہے۔ یہ لوگ خانہ بدوش ہیں۔ مگر بڑے بہادر اور مہمان نواز + مکّہ معظمہ عرب کا بڑا شہر ہے۔ حضرت محمدؐ صاحب اس جگہ پیدا ہوئے تھے ہر سال ہزاروں حاجی یہاں حج کے لیئے جاتے ہیں مدینہ بھی مسلمانوں کا مقدس مقام ہے + فارس۔ پہاڑی ملک ہے۔ اندرونی حصے خشک اور ریگستانی ہیں۔ بارش بہت کم ہوتی ہے۔ دریاؤں کی وادیوں میں چاول۔ جَو۔ مکّی۔ باجرہ۔ کپاس اور باغات میں گلاب۔ انگور اور پھل لگائے جاتے ہیں۔ آبپاشی کے لئے پہاڑوں سے پانی زمین کے اندر اندر نہروں میں لایا جاتا ہے۔ جنہیں کاہ ریز کہتے ہیں۔ مٹی کا تیل پہاڑوں میں ملتا ہے اور وہاں سے نلوں کے ذریعے آبادان میں لایا جاتا ہے۔ آمد و رفت اونٹوں اور گھوڑوں کے ذریعے ہوتی ہے۔ طہران پایہ تخت ہے جہاں موٹر کی سڑک جاتی ہے + مشہد شیعوں کا مقدّس مقام ہے۔ اور لنگیوں کے لئے مشہور ہے + شیراز صوبہ فارس کا دار الخلافہ ہے۔ جس کے نام پر سارے ملک کا نام فارس پڑ گیا ہے۔ شیخ سعدی

اور حافظ اسی جگہ پیدا ہوئے تھے۔ شہر میں گلاب اور عطر تیار ہوتا ہے ؂

افغانستان۔ مختلف قبیلوں کا ملک ہے۔ آب و ہوا بشدت مائل ہے۔ اس کی تجارت ہندوستان کے ساتھ درہ خیبر۔ گومل اور بولان کے ذریعے ہوتی ہے۔ بتاؤ وہاں سے کیا چیزیں یہاں آتی ہیں؟ کابل دار الخلافہ ہے۔ حال ہی میں یہاں بارود ہتھیار بنانے اور سوتی کپڑا بننے کے کارخانے کھولے گئے ہیں۔ قندھار کے پھلوں اور ریشم کی تجارت کوئٹہ سے ہوتی ہے ؂

مجمع الجزائر مشرقی

جاوا۔ سماٹرا۔ بورنیو اور فلپائن کے مشہور جزیرے مجمع الجزائر مشرقی میں واقع ہیں۔ بارش سارا سال ہوتی ہے اور آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ گنا۔ قہوہ۔ ساگودانہ۔ گرم مصالح۔ ربڑ۔ ناریل پیدا ہوتا ہے۔ ان کا بہت سا حصہ ہالینڈ کے لوگوں کے ماتحت ہے ؂ جاوا کی کھانڈ مشہور ہے ؂ سماٹرا میں مٹی کا تیل ملتا ہے۔ بورنیو کا شمالی حصہ انگریزوں اور فلپائن کے جزیرے امریکہ کے ماتحت ہیں۔ منیلا فلپائن کا صدر مقام ہے۔ سن۔ سگرٹ اور کھانڈ

باہر کو جاتی ہے۔ سنگاپور جزیرہ نملک ملایا کا بڑا شہر ہے اور بندرگاہ ہے ۔ ہند چینی میں سیام کی خود مختار ریاست انام اور دیگر فرانسیسی مقبوضات شامل ہیں۔ ان کی آب و ہوا اور پیداوار ان جزیروں سے ملتی جاتی ہے ۔

سلطنتِ جاپان

اس سلطنت میں جاپان۔ کوریا۔ فارموسا اور دیگر جزائر شامل ہیں۔ جاپان ایک پہاڑی ملک ہے۔ جس میں بھونچال بکثرت آتے رہتے ہیں۔ اس لئے جاپانی لوگ ایسے مکان بناتے ہیں۔ جن کی بنیادیں نہیں ہوتیں اور ان میں کاغذ اور ہلکا مصالح استعمال کیا جاتا ہے۔ فیوجی یوما متبرک پہاڑ ہے۔ دریا تیز رفتار ہیں ۔ ان سے یا تو بجلی کا کام لیا جاتا ہے۔ یا پہاڑوں سے لکڑی بہا کر لائی جاتی ہے۔ چاروں طرف سمندر واقع ہے۔ اس لئے آب و ہوا معتدل ہے۔ نصف سے زیادہ رقبہ جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے۔ بانس کے درخت اور گووا سے کاغذ اور لکڑی تیار کی جاتی ہے۔ پہاڑوں میں گندھک اور فاسفورس ملتی ہے۔ اس لئے دیا سلائی کے کارخانے ترقی پر ہیں۔ جاپانی لوگ

چینیوں کی طرح بڑے محنتی کسان ہیں۔ کھیتوں میں چاول۔ گندم۔ جو اور چقندر اور پہاڑوں کی ڈھلانوں پر چاء بوئی جاتی ہے ٭

جاپان نے صنعت و حرفت میں بڑی ترقی کی ہے۔ اس وقت ۲۰ لاکھ سے زیادہ گھرانے ریشم کے کیڑے پالنے میں مصروف ہیں۔ اس لئے ریشمی کپڑا بہت تیار ہوتا ہے۔ ٹوکیو دار الخلافہ ہے اور یوکوہاما بندرگاہ ہے۔ جاپانی صفائی اور پھولوں کے بڑے شوقین ہیں۔ ہر ایک گھر میں باغ ضرور لگایا جاتا ہے۔ جس میں طرح طرح کے خوشنما پھول اُگتے ہیں۔ اسی لئے اس کو ایشیا کا باغ کہتے ہیں ٭

سوالات

۱۔ ایشیا کو سطح کے لحاظ سے کتنے حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں ؟

۲۔ ٹنڈرا کے میدان کے لوگوں کا ریگستان کے لوگوں سے مقابلہ کرو ٭ (۱) بلحاظ خوراک (۲) بلحاظ رہائش ٭

۳۔ جاپان میں دیا سلائی ۔ کاغذ اور سوتی کپڑے کے کارخانے کیوں پائے جاتے ہیں؟ اور ہندوستان میں کیا کیا چیزیں آتی ہیں ؟

۴۔ چین کے لوگ جاپانیوں کی نسبت کیوں پیچھے ہیں اور وہاں

کون کونسی صنعتی چیزیں بنتی ہیں ؟

۵ - بحیرہ رُوم کے خطّہ میں کون کونسے ملک ہیں - ان کی آب و ہَوا - پیداوار اور صنعت و حرفت کا ذکر کرو ۔

۶ - عراق عرب کونسے دریاؤں سے سیراب ہوتا ہے ؟ اس کی ترقی کے لئے انگریزوں نے کیا کوششیں کی ہیں ؟

۷ - سائبیریا میں کون کونسی جمہوری حکومتیں قائم ہوئی ہیں ؟ ان کے نام - دار الخلافہ اور پیداوار بتاؤ ۔

۸ - جاپانیوں - چینیوں - تاتاریوں - کرغیزوں اور بدوؤں کی نسبت تم کیا جانتے ہو ؟

۹ - مندرجہ ذیل شہر کیوں مشہور ہیں اور کہاں واقع ہیں ؟ مکّہ معظّمہ - انگورا - نانکن - بخارا - قندھار - منیلا - اوساکا ۔

---

۲ - برّ اعظم یورپ

یورپ آسٹریلیا کے سوا باقی تمام برّ اعظموں سے چھوٹا ہے - اور ایشیا کا تقریباً پانچواں حصّہ ہے - لیکن اس وقت دنیا کے بہت سے ملک اس برّ اعظم میں بسنے والی قوموں کے ماتحت ہیں - اس کی کیا وجہ ہے ؟

ترقی کے اسباب - اس برّ اعظم کا بہت سا حصّہ

ایسے علاقہ میں واقع ہے۔ جس کی آب و ہوا معتدل ہے۔ انسان ایسی آب و ہوا میں تندرست رہتا ہے اور کام کرتا ہوا نہیں تھکتا ہے۔ دوسرے اس کا ساحل بہت شکستہ ہے۔ اور قدرتی بندرگاہیں بہت ہیں۔ یاد رکھو۔ جتنی بندرگاہیں زیادہ ہونگی ۔ اتنی ہی تجارت کو زیادہ ترقی ہوگی۔ تیسرے اس منطقہ میں رہنے والوں نے پہلے پہل کلیں۔ جہاز اور صنعتیں ایجاد کیں اور ان کی بدولت دوسرے ملکوں سے تجارت کرکے خوب دولت کمائی ۔

سطح کے لحاظ سے یورپ کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے (۱) شمال مغربی پہاڑی ملک۔ (۲) وسطی میدان کے ملک (۳) جنوبی جزیرہ نما اور بحیرہ روم کا خطہ ۔

شمالی پہاڑی ملک

اس حصہ میں سکینڈینویا کا ملک ہے۔ جس میں ناروے اور سویڈن واقع ہیں۔ پہاڑوں پر جنگل کھڑے ہیں اور ڈھلانوں پر بھیڑ بکریاں چرتی ہیں۔ دریا تیز رفتار ہیں۔ لوگ لکڑی کاٹ کاٹ کر دریاؤں میں بہا دیتے ہیں اور اس کے گودے سے کاغذ تیار کرتے ہیں یا تختے چیر کر باہر بھیجتے ہیں۔ گندھک اور

فاسفورس کی زیادتی کے سبب ملک میں دیا سلائیوں کے کارخانے عام ہیں جو بجلی کی طاقت سے چلتے ہیں۔ سویڈن سے لوہے کی کچی دھات باہر جاتی ہے سٹاک ہالم دار الخلافہ ہے۔ ناروے کا ساحل بہت شکستہ ہے۔ اور اس میں آرہ کے دندانوں کی طرح گہری کھاڑیاں ہیں۔ جن میں سے ایک کھاڑی پر ناروے کا دار الخلافہ آسلو واقع ہے۔ ساحل کے نزدیک ماہی گیری بڑا پیشہ ہے۔ اور برگن اس صنعت کا مرکز ہے۔ شمال میں سخت سردی ہوتی ہے اور رینڈیر جانور پایا جاتا ہے۔

۲۔ وسطی میدان کے ملک

اس میدان میں روس۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ ہنگری۔ بلجیم۔ ہالینڈ۔ فرانس اور برطانیہ کے ملک شامل ہیں مغربی حصّہ میں بارش زیادہ ہوتی ہے۔ آب و ہوا معتدل ہے۔ مشرق میں بارش کم رہ جاتی ہے۔ اس لئے یہ حصّہ زیادہ خشک ہے۔ اور سٹیپ کا میدان بن جاتا ہے۔ لوگوں کا بڑا پیشہ زراعت ہے۔ گندم۔ جو۔ جئی۔ چقندر پیدا ہوتے ہیں۔ بعض ملکوں میں صنعت و حرفت کا کام بھی ترقی پر ہے روس میدانی ملک ہے۔ مشرق میں کوہ یورال اور

درمیان میں ویلڈائی کی پہاڑیاں ہیں۔ وولگا۔ نیپر۔ نیسٹر اور کئی دریا بہتے ہیں۔ سائبیریا کی طرح شمال میں ٹنڈرا کا میدان۔ اس کے نیچے جنگلات کا خطہ اور جنوب مغرب میں سٹیپ کا میدان ہے۔ سائبیریا کا حال دہراؤ۔ ماسکو سوویٹ روس کا دارالخلافہ ہے۔ اس ملک میں حکومت کمیٹیوں کی مدد سے کی جاتی ہے۔ استرخان سٹیپ کے میدان میں گندم کا بڑا مرکز ہے۔ فن لینڈ کا علاقہ اب آزاد ریاست بن گیا ہے۔

جرمنی۔ شمالی حصہ میدانی ہے۔ جس میں پانچ دریا بہتے ہیں۔ نقشہ پر یہ دریا دیکھو۔ ان دریاؤں کو نہروں کے ذریعے آپس میں ملایا گیا ہے۔ اور تجارت میں بڑی سہولت ہو گئی ہے۔ اس حصہ کی زمین پہلے بنجر تھی۔ لیکن اب کیمیاوی کھادوں سے طاقتور بنا لیا گیا ہے۔ چقندر۔ جئی۔ گندم۔ آلو کی فصل بہت ہوتی ہے۔ جنوبی حصہ میں پہاڑ اور جنگل ہیں۔ اور لکڑی سے کھلونے تیار کئے جاتے ہیں۔ ڈھلانوں پر مویشیوں کے ریوڑ چرتے ہیں۔ اس لئے مکھن۔ پنیر اور منجمد دودھ کافی مقدار میں غیر ملکوں کو جاتا ہے۔ دریائے رائن کے نچلے حصہ میں کوئلہ اور لوہا

بہت ملتا ہے اور ملک میں ریشمی - اونی کپڑے - لوہے کی کلیں - بھاری توپیں - موٹریں اور ہوائی جہاز تیار ہوتے ہیں - اہل جرمن نے کول تار سے رنگ، چقندر سے دانہ دار کھانڈ اور شیشے سے نفیس چیزیں بنا کر بہت دولت کمائی - اور ۱۹۱۴ء میں تمام دنیا کے ساتھ لڑائی شروع کر دی - نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی تمام بستیوں پر انگریزوں اور فرانسیسیوں نے قبضہ کر لیا - اور شمالی حصے میں پولینڈ کی آزاد ریاست بن گئی - جس کا صدر مقام وارسا ہے ؛ برلن جرمنی کا دار الخلافہ ہے اور ریل کے ذریعے پیرس - ماسکو سے ملا ہوا ہے ؛ ہیمبرگ دنیا میں تیسرے درجہ کی بندرگاہ ہے ؛

آسٹریا - ہنگری - چیکو سلاویہ

جنگ عظیم ۱۹۱۴ء سے پہلے یہ علاقے آسٹریا کی سلطنت میں شامل تھے - مگر اب اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں اور تین آزاد حکومتیں قائم ہو گئی ہیں - آسٹریا سطح مرتفع ہے - ہنگری زراعتی میدان ہے - جس کو دریائے ڈینیوب سیراب کرتا ہے - یہ دریا جرمنی کے پہاڑوں سے نکل کر آسٹریا ہنگری اور جنوبی ملکوں میں سے بہ کر بحیرہ اسود میں


نقشہ یورپ
ملکی تقسیم
آئس لینڈ
بحر منجمد شمالی
ہیمرفسٹ
آرکینجل
فن لینڈ
اسٹاک ہالم
لینن گراڈ
بحیرۂ شمالی
جزائر برطانیہ
آئرلینڈ
ڈبلن
لورپول
انگلینڈ
لندن
ایڈنبرا
ڈنمارک
کوپن ہیگن
ایستھونیا
ریگا
لیتھوینیا
ماسکو
روس
والگا
جرمنی
برلن
ڈانزگ
وارسا
پولینڈ
پیرس
فرانس
آسٹریا
ہنگری
رومانیہ
بخارسٹ
بلغاریہ
صوفیہ
قسطنطنیہ
بحیرۂ اسود
ایشیائی روم
استرخان
سپین
لزبن
پورٹو
جبرالٹر
روما
نیپلز
پلرمو
مالٹا
سارڈینیا
کارسیکا
مارسیلز
جنیوا
ٹیورن
کریٹ
بحیرۂ روم
افریقہ

گرتا ہے۔ اور جنوبی حصّے کی بڑی شاہراہ ہے۔ اس میدان میں گندم اور مکّی کی کاشت ہوتی ہے۔ چیکوسلاویہ میں چقندر کی کاشت ہوتی ہے۔ جس سے کھانڈ بنائی جاتی ہے اور سوروں کی خوراک ہے۔ پریگ دار الخلافہ ہے اور صنعتی شہر ہے۔ دی آنا آسٹریا کا صدر مقام دریائے ڈینیوب پر واقع ہے۔ یہاں کی عمارتیں اور سیر گاہیں بہت نفیس ہیں بوڈاپسٹ ہنگری کا دار الخلافہ دریائے ڈینیوب کے دونو طرف واقع ہے اور ایک پل کے ذریعے ملا ہوا ہے۔

ڈنمارک

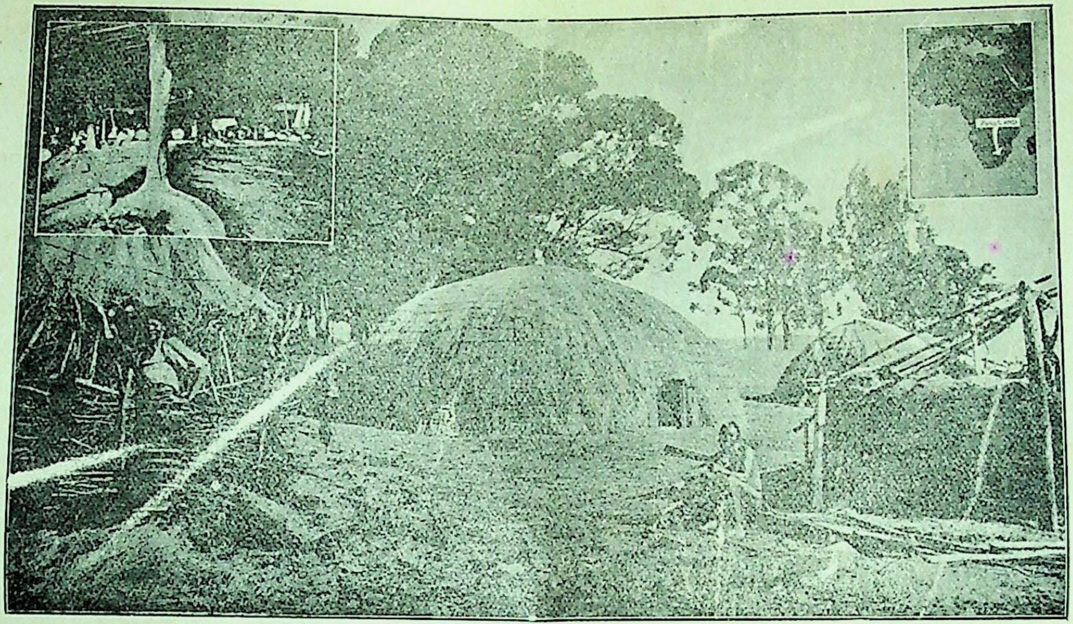
چھوٹا سا جزیرہ نما ہے۔ ملک کا بہت سا حصّہ بنجر تھا۔ لیکن یہاں کے کسانوں نے زراعتی انجمنیں بنا کر اس ملک کو بہت ترقی دی ہے۔ اور اس وقت دودھ۔ مکھن اور پنیر کے کارخانوں اور انڈوں کی تجارت سے مالا مال ہو گیا ہے۔ برطانیہ ان چیزوں کا بڑا گاہک ہے ہر سال کروڑوں روپوں کا مال خریدتا ہے۔ انگلستان میں مرغی کا ایک انڈا تقریباً دو آنے کو بکتا ہے۔ اس سے تم ڈنمارک کی دولت کا اندازہ لگا سکتے ہو۔ کوپن ہیگن دار الخلافہ ہے۔

بلجیم

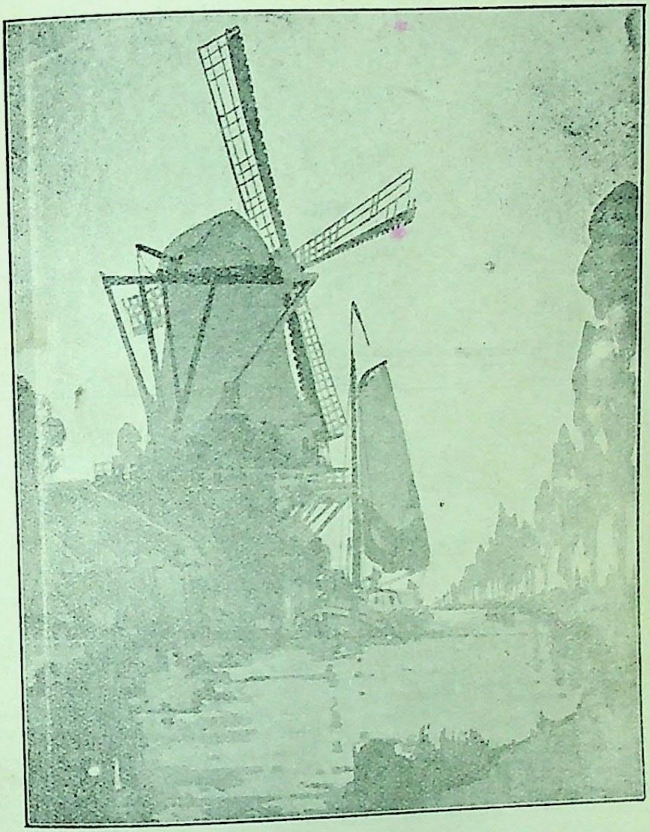
یہ ملک اتنا پست اور ہموار ہے کہ سمندر کے پانی کی روک کے لئے ساحلی حصوں کے نزدیک بند باندھے گئے ہیں - جنوب مشرق میں سطح مرتفع ہے - جہاں کوئلہ اور لوہا ملتا ہے ٭ برسلز پایہ تخت ہے ٭ انٹورپ تجارتی بندرگاہ ہے اور یہاں کا قلعہ مضبوط ہے - پچھلی جنگ میں جرمنی فرانس پر حملہ کرنے کے لئے اس ملک میں سے گذرنا چاہتا تھا - لیکن بلجیم کے انکار پر اس نے انٹورپ کے قلعہ پر چڑھائی کر دی اور اس ملک کو سخت نقصان پہنچایا

ہالینڈ

ہالینڈ ایک ہموار میدان ہے - جہاں ہوائیں بڑے زور سے چلتی ہیں - اس لئے لوگ ان پن چکیوں سے لکڑی چیرنے - آٹا پیسنے اور پانی نکالنے کا کام لیتے ہیں - بعض مقام پر ساحلی حصے سطح سمندر سے بھی نیچے ہیں - اور بلجیم کی مانند ملک کی حفاظت کے لئے بڑے بڑے مضبوط بند باندھے گئے ہیں - لیکن جب کوئی بند ٹوٹ جاتا ہے - یا کیڑے کوڑے ان میں سوراخ کر دیتے ہیں - تو پانی کھیتوں میں بھر



جنوبی افریقہ میں کافر لوگوں کے گھر (شہد کی مکھی کے چھتہ) کی مانند ہوتے ہیں -



هالینڈ میں پن چکیاں هوا کے زور سے چلتی هیں۔
تصویر میں پن چکی اور نهر کو دیکھو۔

جاتا ہے۔ اس زائد پانی کو پن چکیوں کی مدد سے چھوٹی چھوٹی نالیوں کے ذریعے نہروں میں ڈالا جاتا ہے۔ اور کیڑے مکوڑوں کی حفاظت کے لئے سارس جانور پالا جاتا ہے۔ ان نہروں میں کشتیاں چلتی ہیں اور کسان اپنی چیزوں کو بڑی بڑی منڈیوں میں لے جاتے ہیں۔ سردی کے موسم میں پانی جم جاتا ہے اور لوگ برف پر چلتے ہیں۔ اس حصہ میں چراگاہیں بہت ہیں اور لوگ مویشی پالتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہالینڈ سے منجمد دودھ۔ مکھن اور پنیر کافی مقدار میں باہر کو جاتا ہے۔ بتاؤ مجمع الجزائر مشرقی میں کون کونسے جزیرے ہالینڈ کے ماتحت ہیں وہاں سے کیا کیا چیزیں یہاں آتی ہیں؟ ہیگ دارالخلافہ ہے۔ ایمسٹرڈم بندرگاہ ہے۔ یہاں ہیرے تراشے جاتے ہیں۔

سوئٹزرلینڈ

پہاڑی ملک ہے۔ جس میں کوہ الپس کی بلند چوٹیاں اور اس کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں۔ جن پر بارہ مہینے برف جمی رہتی ہے۔ یہ پہاڑ بھی سطح مرتفع پامیر کی طرح وسطی یورپ میں ریڑھ کی ہڈی کا کام دیتے ہیں۔ دریا تیز رفتار ہیں اور سطح مرتفع سے نیچے

گرتے وقت آبشاریں بناتے ہیں۔ چونکہ اس ملک میں کوئلہ اور لوہا نہیں ملتا۔ اس لئے دریاؤں سے بجلی کی طاقت حاصل کی جاتی ہے۔ اور لوگ ایسی چیزیں تیار کرتے ہیں جن میں خرچ کم آئے۔ اور نفع زیادہ ہو۔ عام طور پر گھڑیاں۔ گھنٹے۔ دستانے بنائے جاتے ہیں۔ پہاڑوں کی ڈھلانوں پر چراگاہیں بہت ہیں۔ گرمی کے موسم میں کسان اپنے مویشیوں کو وہاں لے جاتے ہیں۔ اور سردی کے اترتے ہی وادیوں میں واپس لے آتے ہیں۔ کھیتوں میں ہی مشینوں کے ذریعے دُود دُوہ لیتے ہیں۔ پنیر۔ مکھن۔ اور منجمد دُود کے کارخانے بہت ہیں۔ باسل اس صنعت کے لئے مشہور ہے۔

سوئٹزرلینڈ سیرگاہ فرنگ کہلاتا ہے۔ کشمیر کی مانند یہاں کے پہاڑوں۔ جھیلوں۔ وادیوں۔ ڈھکی ہوئی چوٹیوں اور تودوں کا نظارہ نہایت دلفریب ہے۔ ہزاروں سیاح ان نظاروں کے دیکھنے اور تفریح طبع کے لئے آتے ہیں۔ ان کی رہائش اور خوراک کے لئے جا بجا ہوٹل بنے ہوئے ہیں۔ بعض لوگ سردیوں میں یہاں آتے ہیں۔ برف پر دوڑیں لگاتے ہیں۔ مختلف کھیلیں کھیلتے ہیں۔ اور اپنا دل بہلاتے ہیں۔ پہاڑوں کے باعث ذرائع آمد و رفت کم ہیں۔ ریل کی سڑکیں

بنانے میں خرچ بہت آتا ہے۔ پھر بھی الپس پہاڑ میں سے ایک سڑک نکالی گئی ہے ٭ جینوا جھیل جینوا کے کنارے مشہور شہر ہے۔ یہاں گھڑیاں اور کلاک بنتے ہیں ٭ برن دار الخلافہ ہے اور سوتی و ریشمی کپڑے کے کارخانوں کے لئے مشہور ہے۔ یہ کارخانے بجلی کی طاقت سے چلتے ہیں ٭

فرانس

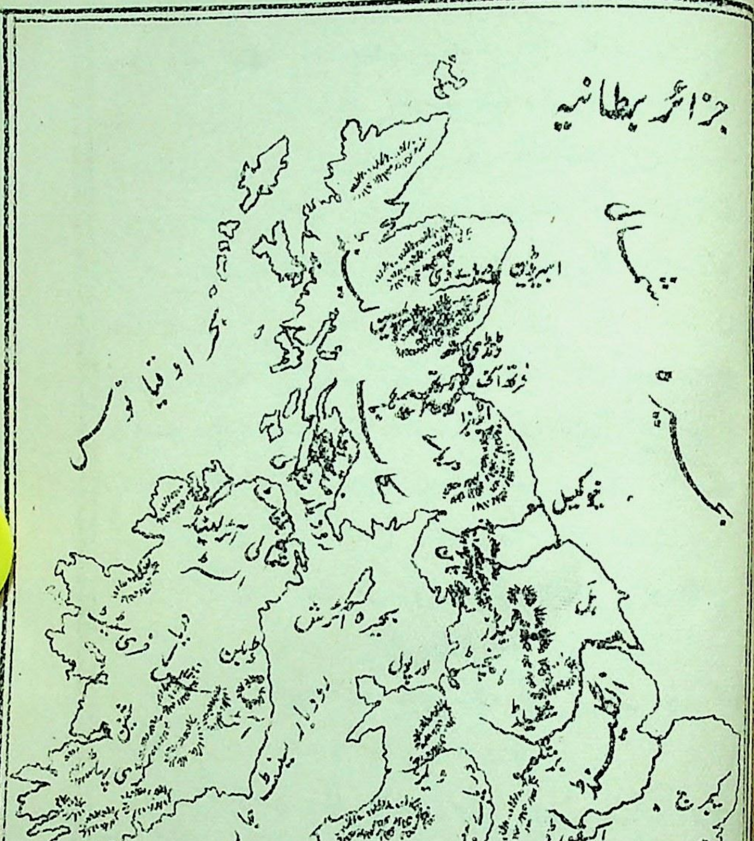
فرانس بڑی تجارتی اور جنگی طاقت ہے۔ اور یورپ میں دوسرے درجہ پر ہے۔ اس کی مشرقی حد مضبوط نہیں۔ اس لئے اکثر جرمنی کے ساتھ لڑائی رہتی ہے۔ ۱۹۱۴ء کی جنگ میں فرانس نے اپنے دو مشرقی صوبے جن پر جرمنی نے قبضہ کیا ہوا تھا۔ پچاس سال کے بعد واپس لئے۔ اس کا جنوب مشرقی حصہ پہاڑی ہے۔ جہاں انگور کی کاشت بہت ہوتی ہے اور انگوری شراب بنائی جاتی ہے۔ شمال اور شمال مغربی حصہ میدانی ہے۔ اور گندم کے بڑے بڑے کھیت ملتے ہیں۔ خاص کر پیرس کے گرد و نواح کی گندم بہت مشہور ہے ٭ سین۔ رون اور لوائر مشہور دریا ہیں اور جہاز رانی کے لئے مفید ہیں۔ لوائر کی وادی کا نظارہ بہت عمدہ ہے۔ یہ

علاقہ فرانس کا باغ کہلاتا ہے - اور کئی خاص پیداوار ہے - جنوبی حصہ میں شہتوت کے درخت بکثرت اگتے ہیں اور ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں - دریائے رون کا پانی بھی ریشم رنگنے کے کام میں مفید ہے فرانسیسی لوگ نہایت عمدہ باغبان اور کاشتکار ہیں اور بڑے صفائی پسند اور خوش خلق ہیں - ان کی زبان نہایت شیریں ہے - پیرس دار الخلافہ ہے - جو دریائے سین پر واقع ہے اور نہایت خوبصورت شہر ہے - مارسیلز جنوب میں بندرگاہ ہے ٭

برطانیہ کلاں

برطانیہ چھوٹے چھوٹے جزیروں کا مجموعہ ہے - اور انگریز قوم کا وطن ہے - لیکن دنیا میں بڑی زبردست طاقت شمار ہوتی ہے - اس میں انگلینڈ - ویلز - سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ شامل ہیں - اگرچہ رقبہ میں پنجاب کے برابر ہے - مگر آبادی بہت گنجان ہے اور چار کروڑ انسان بستے ہیں - اس کی ترقی کی وجوہ حسب ذیل ہیں :-

(۱) برطانیہ ایک جزیرہ ہے - اس لئے اسے باہر کے حملوں کا ڈر نہیں - ملک اور مقبوضات کی حفاظت


جزائر برطانیہ
ابیرڈین
ڈنڈی
ایڈنبرا
نیوکیسل
بحر اوقیانوس
آئرلینڈ
بحیرۂ آئرش
ڈبلن
لورپول
کیمبرج
آکسفورڈ
لنڈن
برسٹل
آبنائے ڈوور
رودبار انگلستان

کے لئے بحری بیڑا موجود ہے +

(۲) اس کا ساحل شکستہ ہے - اور اس پر قدرتی بندرگاہیں بہت ہیں - اس لئے تجارت میں بڑی آسانی ہے - لوگوں کو اپنی ضروریات کے لئے سمندر کو عبور کرنا پڑتا ہے - گویا سمندر ان کا دوسرا گھر ہے +

(۳) منطقہ معتدلہ میں واقع ہے اور آب و ہوا معتدل ہے - لوگ سارا سال کام کر سکتے ہیں +

(۴) ملک میں لوہے اور کوئلے کی کثرت ہے - اور کارخانوں کی زیادتی ہے - تمام مقبوضات اور تجارتی منڈیوں میں مال کی کھپت جلدی ہو جاتی ہے +

(۵) انگریز قوم بہت محنتی ہے اور ہر ایک کام کرنے کو تیار رہتی ہے +

(۶) انگریزوں نے باقی قوموں سے دو سو سال پہلے کلیں - جہاز اور دیگر صنعتیں ایجاد کیں - اور ان کی تجارت سے اپنے ملک کو مالا مال کر دیا +

انگلستان کا شمال مغربی حصّہ پہاڑی ہے - جس میں کوئلے اور لوہے کے بڑے بڑے کھیت پائے جاتے ہیں - پہاڑوں پر چراگاہیں بکثرت ہیں اور بھیڑیں پالی جاتی ہیں - جنوب مشرقی حصّہ میدانی ہے - جہاں گندم

پیدا ہوتی ہے۔ لیکن آبادی کے لئے ناکافی ہے۔ اس لئے ہندوستان اور کینیڈا سے منگوائی جاتی ہے۔ روئی ہندوستان - امریکہ - مصر سے - اُون آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ سے آتی ہے - مانچسٹر روئی کے کپڑوں ۔ اور لیڈز اونی کپڑوں کے مرکز ہیں + برمنگھم میں لوہے کا کام ہوتا ہے - گلاسگو - نیوکیسل میں جہاز بنتے ہیں اس کے علاوہ بائیسکل - کلیں - موٹریں - ریلیں اور مٹی کے برتن بھی تیار ہوتے ہیں - لندن دریائے ٹیمز پر واقع ہے اور پایہ تخت ہے - ہمارے بادشاہ سلامت یہیں رہتے ہیں - دنیا میں سب سے بڑا شہر ہے - اور آبادی ۷۵ لاکھ ہے +

آئرلینڈ کے دو حصّے ہیں (۱) شمالی جس کا تعلق انگلستان سے ہے (۲) جنوبی جس میں آزاد حکومت قائم ہے اور سلطنت انگریزی کا ایک حصّہ ہے - آئرلینڈ ایک میدانی ملک ہے - جس کے کناروں پر پہاڑ ملتے ہیں - میدانی حصّہ میں مویشی پالے جاتے ہیں - آلو کی فصل بڑی ہوتی ہے + ڈبلن دار الخلافہ ہے +

سکاٹ لینڈ پہاڑی ملک ہے - میدان صرف وسطی حصّہ میں ہے + ایڈنبرا دار الخلافہ ہے - گلاسکو کے نزدیک کوئلہ ملتا ہے - اور اس کے گرد و نواح میں

کارخانے قائم ہیں ؛

۳ - بحیرۂ رُوم کے خطّے کے مُلک

سپین اور پرتگال کے ملک جزیرہ نما آئی بیریا کے نام سے مشہور ہیں - سپین بلند سطح مرتفع ہے اور چاروں طرف پہاڑوں سے گھری ہوئی ہے - (حقیقت سے مقابلہ کرو) - کوہ پیرنیز مشہور پہاڑ ہے جسے صرف دونو سروں سے ہی عبور کر سکتے ہیں آب و ہوا نہایت خشک ہے - کیوں ؟ پہاڑ سمندری ہواؤں کو ملک کے اندر نہیں جانے دیتے - ساحلی حصّوں میں بارش سردیوں میں ہوتی ہے اور سنگترے زیتون - انگور اور دیگر میوے پیدا ہوتے ہیں - دریا تیز رفتار ہیں - ان سے آبپاشی کا کام لیا جاتا ہے لوگ کاہل اور سست ہیں - پیداوار کم ہوتی ہے - دونو ملکوں میں شراب تیار کی جاتی ہے - میڈرڈ سپین کا دار الخلافہ ہے ؛ لزبن پرتگال کا دار الخلافہ اور بندرگاہ ہے - جنوب میں جبرالٹر کی بندرگاہ انگریزوں کے قبضے میں ہے - بتاؤ اس کا کیا فائدہ ہے ؟

اٹلی

شمال میں لمبارڈی کا میدان واقع ہے - جسے
دریائے پو سیراب کرتا ہے - یہ میدان گنگا کے
میدان کی طرح دریاؤں کی لائی ہوئی مٹی سے بنا
ہوا ہے - اور بڑا زرخیز ہے - کوہ الپس اس کے
شمال میں ہے اور اس میدان کو شمالی سرد ہواؤں
سے بچاتا ہے (ہمالیہ سے مقابلہ کرو) وسط میں پہاڑ
شمالاً جنوباً چلے گئے ہیں اور ساحلوں کے نزدیک
میدان پھیلے ہوئے ہیں - مکی اور چاول زیادہ پیدا
ہوتے ہیں - اور شہتوت کے درخت بہت اُگتے
ہیں - یہی وجہ ہے کہ یہاں سے ریشمی کپڑا اور
کمبل بن کر ہمارے ملک میں آتے ہیں ؛

اٹلی بڑا خوبصورت ملک ہے اور آب و ہوا نہایت
عمدہ ہے - موسم سرما میں دنیا کے ہر ایک حصہ سے
سیاح آتے ہیں ؛ روما دار الخلافہ ہے - پوپ کے
محلات اور دیگر عمارتیں قابلدید ہیں ؛ وینس اور
نیپلز مشہور بندرگاہیں ہیں - اور تجارتی منڈیاں ہیں
وینس کے گلی کوچوں میں نہریں بہتی ہیں (سرینگر
سے مقابلہ کرو) ؛

جزیرہ نما بلقان - یہ پہاڑی علاقہ ہے - دریا تیز

رفتار ہیں - جن کے کنارے ریل کی سڑکیں بنائی گئی ہیں - اس حصّہ میں یونانی - ترک - سلائی کئی نسلیں آباد ہیں - شمال مغرب کی طرف یوگوسلاویہ شمال مشرق میں بلگیریا - مغربی ساحل پر البانیا - جنوب میں یونان اور قسطنطنیہ کے ارد گرد ٹرکی کے علاقے ہیں - ایتھنز یونان کا پایہ تخت ہے - اسکندر اعظم - ارسطو - افلاطون مشہور اشخاص اسی ملک میں پیدا ہوئے تھے - قسطنطنیہ ترکوں کے قبضے میں ہے - بلگریڈ قدیم سرویا اور موجودہ یوگوسلاویہ کا پایہ تخت ہے +

سوالات

۱ - یورپ کی ترقی کے اسباب بیان کرو +

۲ - سویڈن اور ناروے کی سطح کیسی ہے اور یہاں کس قسم کے کارخانے پائے جاتے ہیں - کیوں ؟

۳ - جرمنی میں کون کونسے صنعت و حرفت کے کام ہوتے ہیں - بتاؤ ۱۹۱۴ء کے جنگ عظیم کا اس پر کیا اثر پڑا ؟

۴ - سطح اور پیداوار کے لحاظ سے روس کتنے حصوں میں منقسم ہے ؟ ہر ایک حصے کا حال بیان کرو +

۵ - ہالینڈ اور بلجیم کے لوگوں نے سمندر کی حفاظت کے لئے کیا انتظام کیا ہوا ہے - اور ہالینڈ میں کیوں زیادہ نہریں ملتی ہیں

کسان ان سے کیا فائدہ اٹھاتے ہیں؟

۶ - کیا وجہ ہے کہ انگلستان دنیا میں اوّل درجہ کی جنگی اور بحری طاقت ہے - بتاؤ یہاں کس قسم کے کارخانے ملتے ہیں؟

۷ - سوئٹزرلینڈ سیرگاہ فرنگ کہلاتا ہے - کیوں؟ یہاں کے لوگوں کے کیا پیشے ہیں؟

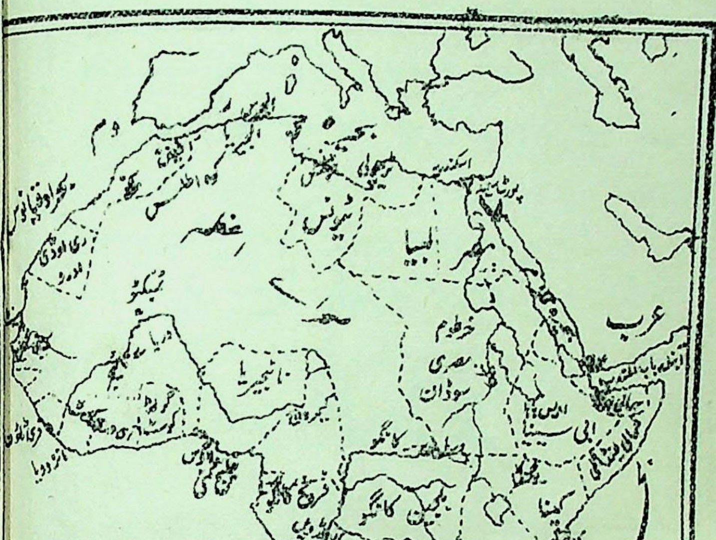
۸ - مندرجہ ذیل شہر کیوں مشہور ہیں؟

لنڈن - وینس - پیرس - برلن - برمنگھم - کوپن ہیگن - استرخاں *

برّاعظم افریقہ

بہت عرصہ تک اس برّاعظم کا حال لوگوں کو معلوم نہیں ہو سکا - کیوں؟ افریقہ کے دریا بلند سطوح مرتفع پر سے نیچے اترتے وقت چادریں اور آبشاریں بناتے ہیں - اور جہاز رانی کے ناقابل ہیں - وسط میں گھنے جنگل اور لق و دق صحرا پھیلے ہوئے ہیں - آب و ہوا ناقص اور باشندے جاہل اور مردم خور ہیں اس لئے افریقہ تاریک برّاعظم کے نام سے مشہور ہے *

سطح - افریقہ سطوح مرتفع کا گھر ہے - ساحلوں کے ساتھ ایک تنگ میدان چلا گیا ہے - شمالی حصّہ میں



افریقہ ملکی تقسیم

کوہ اطلس کا سلسلہ ہے۔ جس کے درمیان نمکین پانی کی جھیلیں ہیں۔ خط استوا پر کلیمان جارو۔ کنیا پہاڑ ہیں جو ہمیشہ برف سے ڈھکے رہتے ہیں۔ اس حصّہ میں جھیل وکٹوریا نائنزا اور کئی میٹھے پانی کی جھیلیں ہیں +

دریا۔ افریقہ کے دریاؤں میں کیا خاصیتیں پائی جاتی ہیں؟ دریائے نیل شمال کی طرف مصر میں سے بہ کر بحیرہ روم میں گرتا ہے۔ دریائے کانگو خط استوائی حصّہ میں بہتا ہے۔ اس کے نزدیک ہی زمبیزی دریا ہے۔ جس کی آبشار وکٹوریا بہت مشہور ہے۔ دریائے نائیجر شمالی گھاس کے میدان سے گذرتا ہے۔ ٹمبکٹو اس پر بڑا شہر ہے۔ جو صحرا میں مشہور تجارتی منڈی ہے +

قدرتی حصّے اور باشندے۔ افریقہ ایک ایسا برّ اعظم ہے۔ جس میں سے خطِ سرطان۔ خط استوا۔ اور خط جدی تینوں گذرتے ہیں۔ اس کا ⅔ حصہ منطقہ حارہ میں واقع ہے۔ اس لئے آب و ہوا گرم ہے شمال مغرب اور جنوب مغرب میں بحیرہ روم کے خطّہ کی آب و ہوا ملتی ہے۔ صحرائی حصّے بالکل خشک ہیں +

(۱) خط استوائی حصّہ۔ اس میں کانگو کی ریاست اور

خلیج گنی کے ساحلی ملک واقع ہیں۔ جن میں سے گیمبیا۔ سی آرالیون۔ گولڈ کوسٹ اور نائیجیریا انگریزوں کے ماتحت ہیں۔ اس حصّہ کی آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ گنی کا ساحل خراب آب و ہوا کے باعث گورِ اہلِ فرنگ کہلاتا ہے۔ بارش سارا سال ہوتی ہے۔ کیوں؟ گھنے جنگلوں میں آبنوس۔ ربڑ۔ تاڑ کا درخت پایا جاتا ہے کیلا حبشیوں کی خوراک ہے۔ باشندوں کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟ فری ٹاون۔ ایکرا اور لاگوس نقشہ پر دیکھو۔ ان بندرگاہوں سے کیا چیزیں باہر کو جاتی ہیں؟

گھاس کے میدان۔ شمال میں سوڈان۔ مصری سوڈان۔ اور جنوب میں کینیا۔ ٹانگانیکا اور روڈیشیا واقع ہیں۔ بتاؤ۔ بارش کس موسم میں ہوتی ہے؟ اس حصّہ میں دو قسم کے جانور ملتے ہیں:۔

(۱) مویشی (۲) شکاری مثلاً شیر۔ زرافہ۔ ہرن۔ ہاتھی بہت سے شکاری ان ملکوں میں آتے رہتے ہیں۔ لوگوں کا بڑا پیشہ مویشی پالنا ہے۔ مکی۔ باجرہ۔ کپاس اور نیل کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔ حبشی لوگ جن کا رنگ سیاہ۔ ہونٹ موٹے اور بال گھونگر دار ہوتے ہیں ان ملکوں میں آباد ہیں۔ جنوبی بستیوں میں انگریز آبادکار رہتے ہیں۔ ہزاروں ہندوستانی ان

ملکوں میں سخت مزدوری اور تجارت کا کام کرتے ہیں۔ پہاڑوں سے سونا۔ کوئلہ اور ہیرے نکالے جاتے ہیں ؎

(۳) **صحرا**۔ شمال میں صحرائے اعظم اور جنوب میں صحرائے کالاہاری پھیلا ہؤا ہے۔ گرمیوں میں سخت گرمی اور سردیوں میں سخت سردی۔ چٹانیں ٹوٹ ٹوٹ کر ریت میں تبدیل ہو رہی ہیں۔ بارش کئی کئی سال کے بعد۔ پانی صرف نخلستانوں میں ملتا ہے اور وہاں لوگ آباد ہیں۔ فرانسیسیوں نے صحرا میں کئی مقامات پر زمین دوز کنوئیں کھود کر نئے نخلستان بنائے ہیں اور موٹر کی سڑک کے ذریعے ان کو ملا دیا ہے۔ صحرا کے شمال میں مراکو۔ الجیریا۔ ٹیونس کی ریاستیں فرانس کے ماتحت ہیں۔ ان کی آب و ہوا بحیرہ روم کے خطّہ کی ہے اور پھل بہت پیدا ہوتے ہیں۔ الجیرس اور فیض مشہور شہر ہیں ؎

(۴) **برٹش جنوبی افریقہ**۔ اس میں نٹال۔ ٹرینسوال۔ اورنج فری سٹیٹ۔ کیپ کالونی اور دیگر ریاستیں واقع ہیں۔ یہ علاقے انگریزی سلطنت کے حصّے ہیں۔ نٹال کے مشرق میں بحرِ ہند کی سمندری ہوائیں دسمبر اور جنوری میں بارش کرتی ہیں۔ ان مہینوں میں یہاں گرمی کا موسم ہوتا ہے۔ مکی۔ نیشکر اور چاول پیدا

خلیج گنی کے ساحلی ملک واقع ہیں۔ جن میں سے گیمبیا۔ سی آرالیون۔ گولڈ کوسٹ اور نائیجیریا انگریزوں کے ماتحت ہیں۔ اس حصّہ کی آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ گنی کا ساحل خراب آب و ہوا کے باعث گورِ اہل فرنگ کہلاتا ہے۔ بارش سارا سال ہوتی ہے۔ کیوں؟ گھنے جنگلوں میں آبنوس۔ ربڑ۔ تاڑ کا درخت پایا جاتا ہے۔ کیلا حبشیوں کی خوراک ہے۔ باشندوں کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟ فری ٹاون۔ اکرا اور لاگوس نقشہ پر دیکھو۔ ان بندرگاہوں سے کیا چیزیں باہر کو جاتی ہیں؟

گھاس کے میدان۔ شمال میں سوڈان۔ مصری سوڈان۔ اور جنوب میں کینیا۔ ٹانگانیکا اور روڈیشیا واقع ہیں۔ بتاؤ۔ بارش کس موسم میں ہوتی ہے؟ اس حصّہ میں دو قسم کے جانور ملتے ہیں:۔
(۱) مویشی (۲) شکاری مثلاً شیر۔ زرافہ۔ ہرن۔ ہاتھی بہت سے شکاری ان ملکوں میں آتے رہتے ہیں۔ لوگوں کا بڑا پیشہ مویشی پالنا ہے۔ مکی۔ باجرہ۔ کپاس اور نیل کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔ حبشی لوگ جن کا رنگ سیاہ۔ ہونٹ موٹے اور بال گھونگر دار ہوتے ہیں ان ملکوں میں آباد ہیں۔ جنوبی بستیوں میں انگریز آبادکار رہتے ہیں۔ ہزاروں ہندوستانی ان

ملکوں میں محنت مزدوری اور تجارت کا کام کرتے ہیں - پہاڑوں سے سونا - کوئلہ اور ہیرے نکالے جاتے ہیں ٭

(۳) **صحرا** - شمال میں صحرائے اعظم اور جنوب میں صحرائے کالاہاری پھیلا ہُوا ہے - گرمیوں میں سخت گرمی اور سردیوں میں سخت سردی - چٹانیں ٹوٹ ٹوٹ کر ریت میں تبدیل ہو رہی ہیں - بارش کئی کئی سال کے بعد - پانی صرف نخلستانوں میں ملتا ہے اور وہاں لوگ آباد ہیں - فرانسیسیوں نے صحرا میں کئی مقامات پر زمین دوز کنوئیں کھود کر نئے نخلستان بنائے ہیں اور موٹر کی سڑک کے ذریعے ان کو ملا دیا ہے - صحرا کے شمال میں مراکو - الجیریا - ٹیونس کی ریاستیں فرانس کے ماتحت ہیں - ان کی آب و ہوا بحیرہ روم کے خطّہ کی ہے اور پھل بہت پیدا ہوتے ہیں - الجیرس اور فیض مشہور شہر ہیں ٭

(۴) **برٹش جنوبی افریقہ** - اس میں نٹال - ٹرینسوال - اورنج فری سٹیٹ - کیپ کالونی اور دیگر ریاستیں واقع ہیں - یہ علاقے انگریزی سلطنت کے حصّے ہیں - نٹال کے مشرق میں بحر ہند کی سمندری ہوائیں دسمبر اور جنوری میں بارش کرتی ہیں - ان مہینوں میں یہاں گرمی کا موسم ہوتا ہے - مکی - نیشکر اور چاول پیدا

ہوتے ہیں - ٹرنسوال سونے کے لئے مشہور ہے ؛
جوہنس برگ مشہور شہر ہے جو ریڈ کی سونے کی
کانوں کے نزدیک واقع ہے - صحرا کے نزدیک شتر مرغ
پالے جاتے ہیں - اور ان کے پر ٹوپیوں میں لگانے
کے لئے باہر بھیجے جاتے ہیں - کیپ کالونی میں گادہ
کی سطح پہ ہزاروں بھیڑ بکریاں چرتی ہیں - اون جنوبی
افریقہ کی بڑی دولت ہے - ساحلی حصّہ میں پھل اور
مکی پیدا ہوتے ہیں - کمبرلے کا علاقہ ہیروں کے لئے
مشہور ہے ؛ کیپ ٹوئن دارالخلافہ اور بندرگاہ ہے ؛
(۵) مصر - زمانہ قدیم سے مشہور چلا آتا ہے یہاں
کے مخروطی میناروں کی ساخت کو دیکھ کر عقل حیران
رہ جاتی ہے - ان کے بنانے میں بڑے بڑے بھاری
پتھر استعمال کئے گئے ہیں - کہا جاتا ہے کہ یہ مینار
مصری بادشاہوں کے دفن کرنے کے لئے بنائے گئے
ہیں اور ان کے نیچے عجیب و غریب اور بیش قیمت
اشیا رکھی گئی تھیں - کچھ عرصہ ہوا کہ توتن خامن
(فرعون مصر) کے مقبرہ کی کھدائی کی گئی وہاں سے
سونے - چاندی - قیمتی پتھروں کے علاوہ بادشاہ کی
لاش جو مصالحوں سے بھری ہوئی تھی برآمد ہوئی -
اندازہ کیا گیا تھا کہ صرف سونے کے ایک کفن
کی قیمت ۷½ لاکھ روپیہ تھی - ان باتوں سے ظاہر

ہوتا ہے کہ کس طرح مصریوں نے بُت سازی - مرصع کاری - سنگ تراشی اور دیگر فنون میں ترقی کی ہوئی تھی - لیکن یہ سب کچھ دریائے نیل کے طفیل ہے - کیونکہ مصر ایک ریگستانی ملک ہے - جہاں بارش بہت ہی کم ہوتی ہے - صرف اتنے حصّہ میں پیداوار ہوتی ہے - جس کو نیل سیراب کرتا ہے - اسی لئے مصر کو تحفہ نیل کہتے ہیں ۞

دریائے نیل خط استوائی حصّہ سے نکلتا ہے - اور اپنا تمام کیچڑ اور مٹی جھیل وکٹوریا نائنزا میں پھینک کر مصری سوڈان کے گھاس کے میدان میں داخل ہوتا ہے - خرطوم کے مقام پر نیل ازرق ابی سینیا کے پہاڑوں سے نکل کر اس میں آ ملتا ہے - یہ شہر مصری سوڈان کا دارالخلافہ ہے - یہاں ایک بڑا بھاری بند لگا کر پانی اکٹھا کیا گیا ہے - امید ہے کہ مصری سوڈان میں روئی کی پیداوار بہت بڑھ جائیگی - نیل کا فالتو پانی اسوان کے نزدیک اکٹھا کیا گیا ہے - جن سے نہریں نکال کر آبپاشی کی جاتی ہے - اور گنا - گندم - چاول کی پیداوار اُٹھائی جاتی ہے ۞ مصر کا سب سے زیادہ زرخیز اور آباد حصّہ نیل کا ڈیلٹا ہے - جس میں قاہرہ شہر واقع ہے - جہاں کی ازہر یونیورسٹی اور سگریٹ مشہور ہیں -

پورٹ سعید بحیرہ روم کے کنارے بندرگاہ ہے۔ اس شہر کو اسکندر اعظم نے بسایا تھا ؞

سوالات

۱۔ افریقہ کو تاریک برِاعظم کیوں کہتے ہیں ؟

۲۔ تمہارا قاہرہ والا دوست ایک کشتی میں بیٹھ کر دریائے نیل کی سیر دہانہ سے منبع تک کرنا چاہتا ہے۔ اس کی غلطی درست کرو ؞

۳۔ برٹش جنوبی افریقہ میں کون کون سے علاقے شامل ہیں۔ ان کی آب و ہوا۔ پیداوار اور مشہور شہر بتاؤ ؞

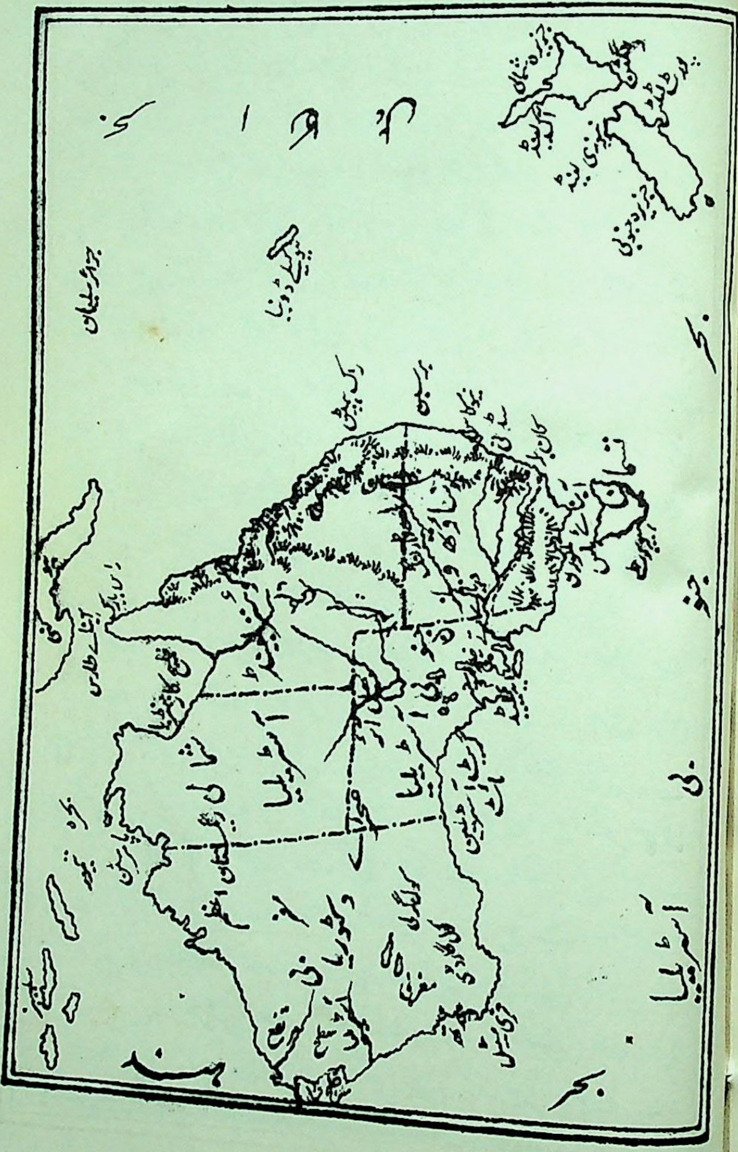
۴۔ مصر کو تحفہ نیل کیوں کہتے ہیں۔ اور وہاں کے میناروں کا حال بیان کرو ؞

۵۔ مصری سوڈان اور مصر کو سیراب کرنے کے لئے کیا کارروائی کی گئی ہے۔ اور اس کا مصر پر کیا اثر پڑا ہے ؟

۶۔ ایک بنیا گندم کی پیداوار کے لئے بہت سی زمین صحرائے کالاہاری میں لے بیٹھا۔ اس سودے میں اسے نفع ہوگا یا نقصان ؟

۴۔ آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ

دنیا میں یہ سب سے چھوٹا برّاعظم اور سب سے


جزائر سلیمان
نیوزی لینڈ
تسمانیہ
آسٹریلیا

بڑا جزیرہ ہے - آجکل اس میں انگریز آباد کار بستے ہیں - اصل باشندے جو رنگ کے کالے اور جاہل تھے - دن بدن کم ہو رہے ہیں - ان نئے آباد کاروں نے نئے زراعتی طریقے اختیار کر کے آسٹریلیا کو گندم پیدا کرنے والا ملک بنا دیا ہے - اور وسطی خشک علاقہ میں گہرے کوئیں کھود کر مویشیوں اور بھیڑوں کے لئے عمدہ چراگاہیں بنالی ہیں - یہی وجہ ہے - کہ آسٹریلیا میں لاکھوں کی تعداد میں بھیڑیں پالی جاتی ہیں اور اون اور گندم بہت زیادہ مقدار میں انگلستان بھیجی جاتی ہے - امید ہے کہ جس وقت سارا رقبہ زیر کاشت آجائے گا - تو آسٹریلیا بھی بحرالکاہل میں ایک زبردست طاقت بن جائے گا ؎

مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ کوہ فاصل اعظم چلا گیا ہے - جو مختلف ناموں سے مشہور ہے - سمندری ہوائیں بارش برساتی ہیں - اس لئے ڈھلانوں پر یوکلپٹس (سپیدہ) کے درخت اُگتے ہیں - جس کے پتوں پہ آسٹریلیا کا ریچھ پرورش پاتا ہے - اس کی سمور بہت نرم ہوتی ہے - وسط میں میدان ہے - جس کے مشرقی حصّے کو دریائے مرے اور مرم بجیّ سیراب کرتے ہیں - مغربی حصّہ خشک ہے - نمکین جھاڑی جو بھیڑوں کے لئے نہایت اعلیٰ غذا ثابت ہوئی ہے -

اس حصّہ میں بہت پھلتی پھولتی ہے۔ اسی لئے آسٹریلیا میں بھیڑیں پالنا لوگوں کا بڑا پیشہ ہے۔ آسٹریلین بھیڑوں کی نسل کی ترقی کے لئے مینڈھے انگلستان سے منگواتے ہیں۔ کیونکہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ گرم آب و ہوا میں جانوروں کا قد چھوٹا ہو جاتا ہے۔ مشرقی حصّہ میں گھوڑوں اور مویشیوں کی چراگاہیں ہیں۔ چرواہے اکثر گھوڑوں پر سوار ہو کر ان جانوروں کی رکھوالی کرتے ہیں ؂

مغربی سطح مرتفع۔ صرف ساحلی حصّہ زرخیز ہے باقی صحرا ہے۔ اس حصّہ میں کول گرلی اور کول گارڈی کے مقام پر سونے کی کانیں ملتی ہیں اور لوگ سونے کے لالچ کی وجہ سے یہاں آکر آباد ہو گئے۔ ریگستان میں پانی تک نہیں ملتا۔ بارش کئی کئی سالوں کے بعد ہوتی ہے ؂

آب و ہوا۔ بارش۔ آسٹریلیا ایک ایسا برّاعظم ہے۔ جس کے موسم ہندوستان کے برعکس ہیں۔ موسم گرما دسمبر اور جنوری میں ہوتا ہے۔ شمالی ریاست کوئینزلینڈ میں بحرِ ہند کی مون سون ہوائیں ان مہینوں میں بارش کرتی ہیں۔ یہاں کی آب و ہوا لنکا سے ملتی ہے۔ گندم۔ چاول۔ گنا۔ روئی اور مکی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن انگریز آباد کار گرم مرطوب

آب و ہوا میں کام نہیں کر سکتے اور باہر کے مزدوروں کو اپنے ملک میں آنے نہیں دیتے۔ اس لئے کم آباد ہے۔ چراگاہوں میں مویشی پالے جاتے ہیں۔ وکٹوریا اور نیو ساؤتھ ویلز کی ریاستوں میں گندم اور پھل بہت پیدا ہوتے ہیں۔ اور بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں۔ لیکن آسٹریلیا کی گندم سخت ہوتی ہے۔ کینبرا ۱۹۲۸ء سے سلطنت آسٹریلیا کا دارالخلافہ ہے۔ بتاؤ ملبورن۔ سڈنی۔ برسبن۔ ایڈی لیڈ اور پرتھ کیوں مشہور ہیں؟

حیوانات۔ آسٹریلیا کے جانور دنیا بھر کے جانوروں سے نرالے ہیں۔ کیونکہ یہ براعظم بہت مدّت تک دوسرے برّاعظموں سے جُدا رہا ہے۔ کنگرو ایک ایسا جانور ہے۔ جو چوپایہ ہے۔ مگر انڈے دیتا ہے اور اپنے بچوں کو چھاتی سے دودھ پلاتا ہے۔ اس کے پیٹ کے آگے ایک تھیلی ہوتی ہے جس میں بچّہ کو لئے پھرتا ہے۔ انگریز آبادکاروں نے یہاں بھیڑیں۔ مویشی۔ گھوڑے اور ریبٹ (خرگوش) پالنے شروع کئے۔ اس وقت آسٹریلیا میں نو کروڑ کے قریب بھیڑیں ملتی ہیں۔ ویلر نسل کا گھوڑا بہت قیمتی ہوتا ہے۔ ریبٹ یعنی خرگوش کی سمور باہر بھیجی جاتی ہے ٭

نیوزیلینڈ آسٹریلیا سے ۱۲۰۰ میل کے فاصلے پر جنوب کی طرف واقع ہے۔ اور جزیزوں کا مجموعہ ہے۔ آب و ہوا برطانیہ سے ملتی جلتی ہے۔ مشرق میں خشک میدان ہے۔ بارش مغربی پہاڑوں پر بہت ہوتی ہے۔ جس کی ڈھلانیں یوکلپٹس کے درختوں سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ بعض مقامات پر گرم پانی کے چشمے بھی ہیں۔ جن کا پانی گزوں اوپر اُچھلتا ہے۔ ایسے پانی میں نہانے سے جلد کی کئی بیماریاں دُور ہو جاتی ہیں۔ میدان میں گندم پیدا ہوتی ہے اور ڈھلانوں پر بھیڑوں کے ریوڑ چرتے ہیں ولنگٹن دارالخلافہ ہے ÷ آک لینڈ بندرگاہ ہے÷

سوالات

۱۔ آسٹریلیا بھیڑوں کا ملک کہلاتا ہے۔ اس کی تشریح کرو ÷

۲۔ کوئینز لینڈ کی آب و ہوا اور پیداوار کس ملک سے ملتی ہے۔ اور کیوں ؟

۳۔ کیا وجہ ہے کہ آسٹریلیا کا بہت سا علاقہ بے آباد پڑا ہوا ہے ؟

۴۔ آسٹریلیا سے انگلستان کو کیا فائدہ ہے۔ اور یہاں سے کیا کیا چیزیں باہر کو جاتی ہیں ؟

۵۔ نیوزی لینڈ کن باتوں میں برطانیہ سے ملتا جلتا ہے۔ اس کا مختصر

حال بیان کرو ٭

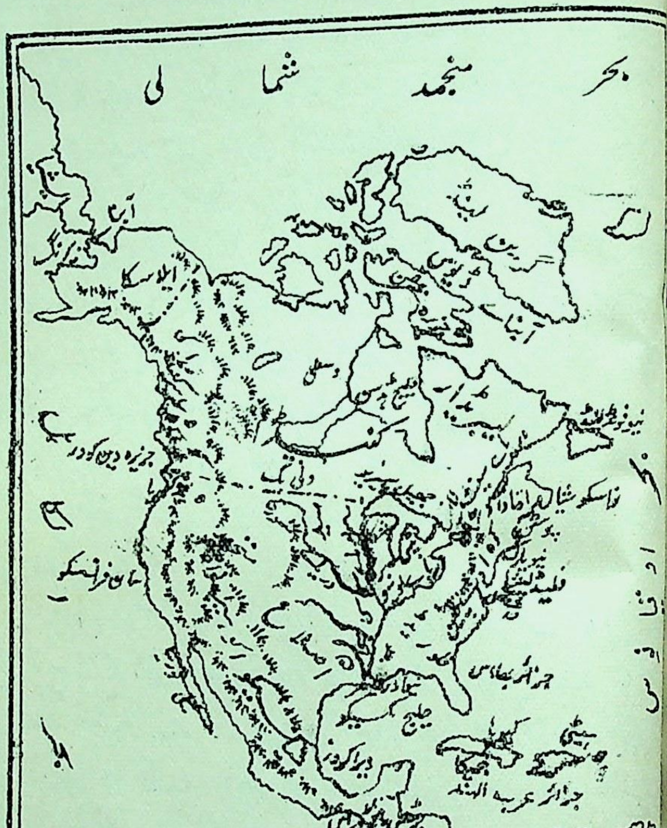
۴۔ نئی دنیا کے مُلک

۱۔ شمالی امریکہ

شمالی امریکہ میں ان لوگوں کی اولاد آباد ہے۔ جو یورپ کے مختلف ملکوں سے نکل کر یہاں آئے تھے آج کل وہ امریکی کہلاتے ہیں۔ اس برِّاعظم میں کینیڈا اور اضلاع متحدہ امریکہ دو بڑی نو آبادیاں ہیں۔ جو دن بدن ترقی کر رہی ہیں۔ ان میں سے پہلی تو انگریزی سلطنت کا ایک حِصّہ ہے اور دوسری میں لوگوں کی اپنی حکومت ہے ٭

ساحل۔ شمالی امریکہ کا مشرقی ساحل بہت سکستہ ہے اور یورپ کے نزدیک ہونے کی وجہ سے زیادہ آباد ہے۔ شمال میں بحرِ منجمد شمالی ہے۔ جو سردی کے موسم میں برف سے منجمد رہتا ہے۔ اس کے نزدیک گرین لینڈ کا جزیرہ ڈنمارک کے ماتحت ہے۔ یہاں اسکیمو لوگ آباد ہیں۔ شمالی سائبیریا کے لوگوں کا ان سے مقابلہ کرو ٭

سطح (۱) کوہستان راکی کا سلسلہ۔ ان پہاڑوں کا سلسلہ



نقشہ شمالی امریکہ

شمال سے جنوب تک چلا جاتا ہے - مشرقی حصّہ راکی
کہلاتا ہے - پہاڑوں کے درمیان سطح مرتفع ہے ساحل
کے نزدیک عالی شان جنگلات اور پھل ملتے ہیں -
خاص کر کو لمبیا اور وین کوور میں - جوں جوں ملک کے
اندر جائیں بارش کم ہوتی جاتی ہے - اور گھاس کے
میدان آ جاتے ہیں - لاکھوں بھیڑ بکریاں اور مویشی
چرتے ہیں - سال میں نَو مہینے مویشی باہر پڑے رہتے
ہیں - جنوب میں کولوریڈو کی سطح مرتفع ہے جس پر
کولوریڈو دریا ایک میل گہرے غار میں بہتا ہے -
اس کے شمال میں گریٹ بیسن کا خشک اور صحرائی
علاقہ ہے ؁

(۲) **وسطی میدان** - یہ میدان بحر منجمد شمالی سے
خلیج مکسیکو تک پھیلا ہوا ہے - اور پری ریز کے نام
سے مشہور ہے - اس میں کینیڈا اور صوبجات متحدہ
امریکہ دو ملک واقع ہیں - ہزاروں میل تک گھاس
کے میدان چلے گئے ہیں ؟ نقشہ پر سپیریر اور دوسری
جھیلیں دیکھو - دریائے سینٹ لارنس ان میں بہتا
ہے - اس کا ایک معاون نیاگرا جھیل ایری اور انٹریو
کو ملاتا ہے اور مشہور نیاگرا آبشار بناتا ہے - یہاں بجلی
کا بڑا بھاری کارخانہ ہے - جس کی بدولت اضلاع متحدہ
امریکہ کے کارخانے چلتے ہیں - جنوبی حصّہ میں دنیا کا

لمبا دریا مس سس سپی اپنے معاونوں سمیت بنتا ہے۔ یہ دونو دریا امریکہ کے اندرونی حصّوں کے لئے آبی راستے کا کام دیتے ہیں ×

آب و ہوا۔ بحر منجمد شمالی کے نزدیک ٹنڈرا کا سرد میدان ہے۔ اس حصّہ میں ایلاسکا کا ملک جو اضلاع متحدہ امریکہ کے ماتحت ہے واقع ہے۔ اس کے نزدیک سونا ملتا ہے۔ اِس لئے خاصی آبادی ہے ×

ٹنڈرا کے جنوب میں سرد علاقے کے جنگلات کا خطّہ ہے۔ بتاؤ لکڑی کس طرح منڈیوں میں لائی جاتی ہے۔ اٹاوہ میں لکڑی چیرنے کے کارخانے ہیں لکڑی کے تختے اور سلیپر جہازوں اور ریلوں کے کام آتے ہیں اور لکڑی کے گودہ سے کاغذ تیار ہوتا ہے۔ ان جنگلات میں سموردار جانور ملتے ہیں۔ جن کی سمور بڑی بڑی منڈیوں میں بکتی ہے۔ جنگلات کے جنوب میں پری ریز کے میدان ہیں۔ آب و ہوا گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں سرد ہے۔ مشرقی حصّہ میں گندم کے بڑے بڑے کھیت ہیں۔ اس ملک میں اناج کاٹنے کے لئے لوہے کی بڑی بڑی کلوں سے کام لیا جاتا ہے۔ مغربی حصّہ میں مویشی پالے جاتے ہیں۔ دُودھ مکھن۔ پنیر کے علاوہ منجمد گوشت اور گوشت کا ست حاصل کرکے باہر بھیجا جاتا ہے۔ اضلاع متحدہ امریکہ

کا جنوبی حصّہ منطقہ حارہ اور سمندر کے نزدیک ہے اور آب و ہوا گرم مرطوب ہے - مکی - کپاس اور نیشکر بوئے جاتے ہیں - ہمارے ملک میں چند پادری آلو اور مکی اکبر بادشاہ کے زمانہ میں لائے تھے - ان دونو جنسوں کا وطن امریکہ ہی ہے - نیو اورلینز اس حصّہ میں روئی کی منڈی ہے ؎

(۳) مشرقی پہاڑ - شمال میں لیبرے ڈور کی سرد سطح مرتفع اور جنوب میں اپلے چین پہاڑ ہے - ان پہاڑوں میں دھاتیں بکثرت ملتی ہیں - خصوصاً کوئلہ لوہا اور مٹی کا تیل - اضلاع متحدہ بڑا دولتمند ملک ہے - کئی اشخاص اربوں روپوں کے مالک ہیں دُنیا کی بڑی بڑی حکومتوں نے امریکہ سے روپیہ قرض لیا ہُوا ہے - ہندوستان سے ہزاروں آدمی یہاں مزدوری کے لئے گئے ہوئے ہیں - لیکن اب ہندوستانی مزدوروں کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے - پٹس برگ لوہے کی کلوں اور کارخانوں کے لئے بہت مشہور ہے ؎

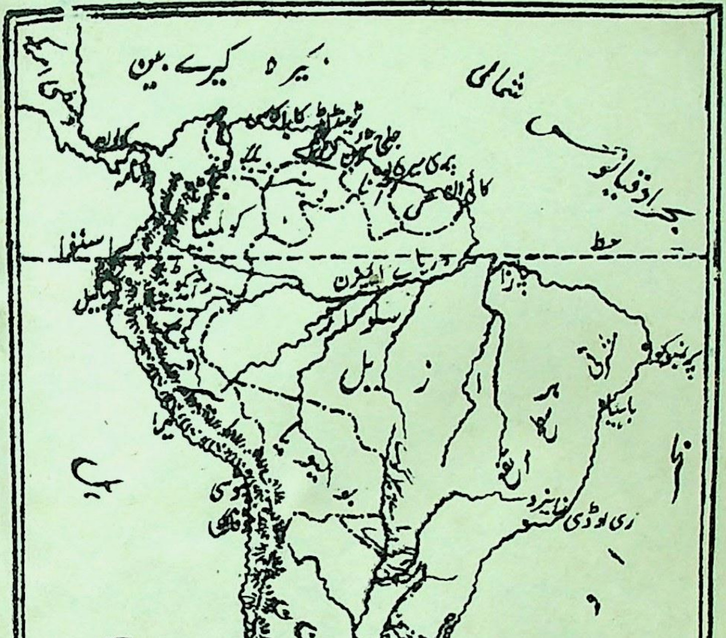
(۴) مشرقی ساحلی میدان - مشرقی ساحل پر عمارتی لکڑی ملتی ہے - اس سے سامان آرائش - گاڑیاں کھلونے بنتے ہیں اور چیڑ کے درخت سے گندہ بیروزہ حاصل ہوتا ہے - نیو یارک بندرگاہ ہے - اور ملک کے

اندرونی شہروں سے بذریعہ ریل ملی ہوئی ہے۔ گندم گوشت۔ کلیں اور دیگر چیزیں باہر جاتی ہیں۔ واشنگٹن دارالخلافہ ہے۔ خلیج مکسیکو کے نزدیک مکسیکو کی جمہوری حکومت ہے۔ جس میں چاندی بہت ملتی ہے ؛

(۲) وسطی امریکہ۔ پانچ جمہوری حکومتوں کا مجموعہ ہے۔ برٹش ہانڈوراس انگریزوں کے ماتحت ہے۔ آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ کیونکہ منطقہ حارہ میں واقع ہے۔ اور سمندر نزدیک ہے۔ گھنے جنگلوں میں ربڑ مہاگنی اور آبنوس کی لکڑی اگتی ہے۔ میدانوں میں کپاس اور نیشکر پیدا ہوتے ہیں۔ بحر اوقیانوس میں جزائر غرب الہند کا مجموعہ ہے۔ ان جزیروں کی آب و ہوا اور پیداوار تباؤ۔ کیوبا کا جزیرہ اضلاع متحدہ امریکہ کے ماتحت ہے۔ اور ہوانا دارالخلافہ ہے ؛

۳۔ جنوبی امریکہ

اس برّاعظم میں صرف گی آنا کا ملک انگریزوں فرانسیسیوں اور ولندیزوں کے ماتحت ہے۔ باقی سب ریاستوں میں لوگوں کی اپنی حکومت ہے۔ باشندے عام طور پر اصلی باشندوں اور سپین کے آبادکاروں کی اولاد سے ہیں۔ مغرب میں کوہ اینڈیز کا سلسلہ



جنوبی امریکہ

ہے۔ جو لمبائی میں ہمالیہ سے بہت بڑے ہیں۔ لیکن چوڑائی میں کم ہیں۔ چلی۔ بولیویا اور پیرو کے ملک پہاڑی حصّہ میں ہیں۔ بولیویا کی سطح مرتفع تبت کی طرح خشک ہے۔ چاندی کی کانیں بہت ہیں۔ پٹوسی کی کان سے چاندی لاما جانور (اُونٹ سے ملتا ہے) پر لاد کر ساحل کے نزدیک لائی جاتی ہے۔ اور باہر بھیجی جاتی ہے۔ چلی کے شمالی اور پیرو کے جنوبی حصّہ میں صحرا ہے۔ جہاں شورہ اکٹھا کرکے یورپ کے ملکوں میں مصنوعی کھاد کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ صحرا میں پانی نہیں ملتا۔ تصویر میں دیکھو۔ کہ کس طرح بندرگاہ انٹو فگاسٹا سے پانی بڑے بڑے کنستروں میں بھیجا جاتا ہے۔ چلی کے وسط میں پھل اور جنوبی حصّہ میں جنگلات ملتے ہیں۔ والپریزو بندرگاہ ہے اور سینٹ یاگو دارالخلافہ ہے ؂

وسطی میدان۔ شمال میں دریائے اوری نوکو کا بیسن ہے۔ جو لے نوز کے نام سے پکارا جاتا ہے یہ علاقہ گھاس کا گرم میدان ہے۔ بارش گرمیوں میں ہوتی ہے۔ لوگ مویشی پالتے ہیں۔ ساحلوں پر گنا اور کوکو پیدا ہوتا ہے۔ وسط میں سلواز کا علاقہ ہے۔ اور دریائے ایمزان اس میں بہتا ہے۔ اس حصّہ میں گرم علاقے کے گھنے جنگل پھیلے ہوئے

ہیں۔ آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ گرمی اور تری کے سبب پودے بڑی تیزی سے بڑھتے ہیں۔ اس لئے زراعت نہیں ہو سکتی ہے۔ گرم علاقے کے جنگلات کا حال دہراؤ۔ ایمزان دریا ۴۰۰۰ میل لمبا ہے اور جنوبی امریکہ میں اندرونی بحیرہ کا کام دیتا ہے ماناؤس اس کے کنارے پر ربڑ کا مرکز ہے۔ برازیل کا شمالی حصہ اسی خطہ میں واقع ہے۔ جنوب میں پمپاس کا میدان ہے۔ جس میں نو نو فٹ اونچی گھاس اُگتی ہے۔ چرواہے گھوڑے کی پیٹھ پر کھڑے ہوکر راستے کا کھوج لگاتے ہیں۔ چراگاہوں میں لاکھوں بھیڑ بکریاں اور مویشی چرتے نظر آتے ہیں۔ ارجن ٹائن کی ریاست اسی حصہ میں ہے۔ جہاں گندم بہت پیدا ہوتی ہے۔ بیونس ایرز کیوں مشہور ہے۔ اور یہاں سے کیا چیزیں باہر کو جاتی ہیں

(۳) **مشرقی سطح مرتفع**۔ برازیل کے پہاڑ مشرقی سطح مرتفع بناتے ہیں۔ یہ پہاڑ دکن کے پہاڑوں کی طرح بہت پرانے ہیں۔ دُنیا میں جتنا قہوہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کا $\frac{5}{6}$ برازیل کی سطح مرتفع پر اُگتا ہے۔ پہاڑوں پر گھنے جنگل ہیں۔ ریو ڈی جنیرو اس ملک کا دارالخلافہ ہے۔ گی آنا بھی سطح مرتفع ہے۔

آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ ساحلی حصّوں میں گنا اور کوکو پیدا ہوتا ہے۔ اس ملک میں ہندوستانی مزدور کھیتوں میں کام کرتے ہیں۔ اور بعض تجارت کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے مدرسے کھولے ہوئے ہیں۔ اور اُن کی طرف سے کچھ ممبر گی آنا کی کونسل میں بھیجے جاتے ہیں ؎

سوالات

۱۔ پیری رینز۔ پمپاس۔ سلواز اور لے نوز کا مختصر حال بیان کرو؎
۲۔ دریائے سینٹ لارنس اور ایزان کا حال بیان کرو۔ اور ان سے کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں؟
۳۔ شمالی امریکہ اور جنوبی امریکہ کی سطح کا مقابلہ کرو؎
۴ جنوبی امریکہ کے صحرا سے کیا چیز باہر کو جاتی ہے۔ اور وہاں پانی کا کیا انتظام کیا گیا ہے؟
۵۔ ایزان کے بیسن اور کانگو بیسن کا مقابلہ کرو؎
۶ نہر پانامہ کا مختصر حال بیان کرو۔ اور اضلاع متحدہ امریکہ کی تجارت پر کیا اثر پڑا؟
۷ کینیڈا اور اضلاع متحدہ امریکہ کے لوگوں کے کیا پیشے ہیں؟

58